ماہنامہ

احمدیہ گزٹ

کینیڈا

جون 2018ء

لیلۃ القدر انسان کے لئے اس کا وقتِ اصفیٰ ہے۔
۔۔۔ جتنا جتنا انسان خدا کے قریب آتا ہے یہ وقت
اسے زیادہ میسّر آتا ہے۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود۔ جلد 4، صفحہ 673، تفسیر سورۃ القدر)

جلسہ سالانہ پر آنے کا مقصد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک ارشاد

جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمان ایک نیک مقصد لے کر آتے ہیں اور اس نیک مقصد کے ساتھ ہی آنا چاہئے اور وہ مقصد یہ ہے کہ دین کی حقیقت کا علم حاصل کریں ۔دین سیکھیں ۔روحانیت میں ترقی کرنے کی کوشش کریں۔

حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ پیدا کریں۔ اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے تر کرنے اور تر رکھنے کی کوشش کریں۔عبادتوں کی طرف توجہ دیں۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔۱۹ستمبر ۲۰۱۴ء ،صفحہ ۵)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

جون 2018ء　جلد نمبر 47　شمارہ 6

فہرست مضامین

☆	قرآن مجید	2
☆	حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	2
☆	ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
☆	جلسہ سالانہ کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند ارشادات	4
☆	روزوں کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ	6
☆	جلسوں کا مقصد عملی اصلاح: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودات سے انتخاب	7
☆	جلسہ سالانہ اور ہماری ذمہ داریاں　از مکرم ملک لال خاں صاحب	11
☆	جلسہ سالانہ ۔ بارانِ رحمتِ ایزدی　از مکرم مولانا عبدالرشید انور صاحب	13
☆	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا 2016ء　از مکرم مولانا عبدالماجد طاہر صاحب	18
☆	جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام کی چند تقریبات	31
☆	رمضان شریف میں مالی قربانیوں کی تحریک　از مکرم خالد محمود نعیم صاحب	33
☆	بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	36
☆	شعبہ تصاویر کینیڈا	

نگران

ملک لال خاں
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

مولانا ہادی علی چوہدری
نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

مسعود ناصر، فوزیہ بٹ، غلام احمد عابدؔ

تزئین وزیبائش

شفیق اللہ

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca
Tel: 905-303-4000 ext. 2241
www.ahmadiyyagazette.ca

قرآن مجید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ ○

وَمَاۤ اَدۡرٰٮکَ مَا لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ○

لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ۙ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَہۡرٍ ○

تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوۡحُ فِیۡہَا بِاِذۡنِ رَبِّہِمۡ ۚ مِنۡ کُلِّ اَمۡرٍ ○

سَلٰمٌ ۛ ہِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ○

(سورۃ القدر 97:1-6)

1۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

2۔ یقیناً ہم نے اسے قدر کی رات میں اُتارا ہے۔

3۔ اور تجھے کیا سمجھائے کہ قدر کی رات کیا ہے۔

4۔ قدر کی رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

5۔ بکثرت نازل ہوتے ہیں اُس میں فرشتے اور روح القدس اپنے ربّ کے حُکم سے۔ ہر معاملہ میں۔

6۔ سلام ہے۔ یہ (سلسلہ) طلوعِ فجر تک جاری رہتا ہے۔

حدیث النبی ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رِجَالاً مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ اُرُوْا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِی الْمَنَامِ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَرٰی رُؤْیَاکُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ، فَمَنْ کَانَ مُتَحَرِّیْھَا فَلْیَتَحَرَّھَا فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الصوم، باب التمسوا لیلۃ القدر فی السبع الاواخر)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعض صحابہؓ کو لیلۃ القدر خواب میں رمضان کے آخری سات دنوں میں دکھائی گئی۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب رمضان کے آخری ہفتہ پر متفق ہیں۔ اس لئے جو شخص لیلۃ القدر تلاش کرنا چاہے وہ رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔

ایک لیلۃ القدر ایک مستعد مصلح کی خواہاں تھی

لیلۃ القدر کے تین معانی

’’ایک لیلۃ القدر تو وہ ہے جو پچھلے حصّہ رات میں ہوتی ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ تجلّی فرماتا ہے اور ہاتھ پھیلاتا ہے کہ کوئی دعا کرنے والا اور استغفار کرنے والا ہے جو میں اس کو قبول کروں۔ لیکن ایک معنے اس کے اور ہیں جس سے بدقسمتی سے علماء مخالف اور منکر ہیں۔ اور وہ یہ ہیں کہ ہم نے قرآن کو ایسی رات میں اتارا ہے جو تاریک و تار تھی اور وہ ایک مستعد مصلح کی خواہاں تھی۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے جبکہ اس نے فرمایا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔ پھر جب انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے یہ ہو نہیں سکتا کہ وہ تاریکی ہی میں پڑا رہے۔ ایسے زمانے میں بالطبع اس کی ذات جوش مارتی ہے کہ کوئی مصلح پیدا ہو۔ پس اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اس زمانہ ضرورتِ بعثتِ آنحضرت ﷺ کی ایک اور دلیل ہے۔‘‘

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ جلد 4، صفحہ 672-671، تفسیر سورۃ القدر)

’’قرآن شریف میں جو لیلۃ القدر کا ذکر آیا ہے کہ وہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ یہاں لیلۃ القدر کے تین معنے ہیں۔

اوّل تو یہ کہ رمضان میں ایک رات لیلۃ القدر کی ہوتی ہے۔

دوم یہ کہ رسول اللہ ﷺ کا زمانہ بھی ایک لیلۃ القدر تھا۔ یعنی سخت جہالت اور بے ایمانی کی تاریکی کے زمانہ میں وہ آیا جب کہ ملائکہ کا نزول ہوا۔ کیونکہ نبی دنیا میں اکیلا نہیں آتا بلکہ وہ بادشاہ ہوتا ہے اور اس کے ساتھ لاکھوں کروڑوں ملائکہ کا لشکر ہوتا ہے جو ملائک اپنے کام میں لگ جاتے ہیں اور لوگوں کے دلوں کو نیکی کی طرف کھینچتے ہیں۔

سوم لیلۃ القدر انسان کے لئے اس کا وقتِ اصفیٰ ہے۔ ... جتنا جتنا انسان خدا کے قریب آتا ہے یہ وقت اسے زیادہ میسّر آتا ہے۔‘‘

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ جلد 4، صفحہ 673-672، تفسیر سورۃ القدر)

اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔

اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔

ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے۔

1۔ جلسہ سالانہ کی عظمت

''اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔''

(مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 341)

2۔ ایمان اور معرفت میں ترقی

'' اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔'' (آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 352)

'' تا ہر یک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کی معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔''

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل، صفحہ 340)

3۔ روحانی فوائد اور ثواب

'' سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زاد راہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔''

'' اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر یک قدم پر ثواب دیتا ہے۔ اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی۔''

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل، صفحہ 341)

''اور بھی کئی فوائد اور منافع ہوں گے جو وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔'' (آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 352)

4۔ اخلاق فاضلہ اور دینی مہمات میں سرگرمی

'' اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کریں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور زہد و تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔'' (شہادۃ القرآن۔ روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 394)

5۔ صالحین کی صحبت سے فیض

'' ... غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول ﷺ کی محبت دل پر غالب آجائے۔ اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے۔... کبھی کبھی ضرور ملنا چاہئے کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔''

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن۔ جلد 4، صفحہ 351)

6۔ دینی ہمدردی کے لئے تدابیرحسنہ

’’اس جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اورامریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیرحسنہ پیش کی جائیں کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اورامریکہ کے سعید لوگ اسلام کے قبول کرنے کے لئے طیار ہورہے ہیں ۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ۔جلداوّل ،صفحہ 340-341)

7۔ نئے احباب سے تعارف

’’اورایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے۔ وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوکر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اورروشناسی ہوکر آپس میں رشتہ تودد وتعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔‘‘ (آسمانی فیصلہ۔روحانی خزائن ،جلد 4 ،صفحہ 352)

8۔ رنجشیں اوراجنبیت مٹانے کا ذریعہ

’’اورتمام بھائیوں کوروحانی طور پرایک کرنے کے لئے اوران کی خشکی اوراجنبیت اورنفاق کودرمیان سے اٹھادینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جل شانہ کوشش کی جائے گی ۔‘‘ (آسمانی فیصلہ۔روحانی خزائن ،جلد4،صفحہ 352)

9۔ وفات پاجانے والوں کے لئے اجتماعی دعائے مغفرت

’’اورجو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کرجائے گا۔اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی ۔‘‘ (آسمانی فیصلہ۔روحانی خزائن ،جلد4،صفحہ 352)

10۔ بیعت کی ایک غرض اورجلسہ سالانہ

’’تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تادنیا کی محبت ٹھنڈی ہواوراپنے مولا کریم اوررسول مقبول ﷺ کی محبت دل پر غالب آجائے اورایسی حالت انقطاع پیدا ہوجائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اورایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدائے تعالیٰ چاہے توکسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اورضعف اورکسل دور ہو۔اوریقین کامل پیدا ہوکر ذوق اورشوق اورولولہ عشق پیدا ہوجائے۔سواس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہئے اوردعا کرنا چاہئے کہ خدائے تعالیٰ یہ توفیق بخشے اورجب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہئے ۔کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہوکر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اورصرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔اورچونکہ ہر یک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھاکر ملاقات کے لئے آوے۔کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اوربڑے بڑے حرجوں کو اپنے پرروا رکھ سکیں لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت وفرصت وعدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوسکیں۔‘‘ (آسمانی فیصلہ۔روحانی خزائن ،جلد4 ،صفحہ 351)

11۔ جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والوں کے لئے حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں

’’اے خدا اے ذوالمجد والعطاء ہر یک صاحب جو اس للہی جلسہ کے لئے سفراختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اوران کو اجرعظیم بخشے اوران پر رحم کرے اوران کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کردیوے اوران کے ہم وغم دور فرمادے اوران کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اوران کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اورروز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل ورحم ہے اورتا اختتام سفران کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اوررحیم اورمشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کراورہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت وطاقت تجھ ہی کو ہے۔آمین ثم آمین ۔‘‘

(اشتہار 7 دسمبر 1882ء،مجموعہ اشتہارات ۔جلداوّل ،صفحہ 342)

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے

جمعہ کی اہمیت وفضیلت اور رمضان کے فیوض و برکات کو زندگیوں کا حصہ بنانے کی تلقین

روزانہ پانچ نمازیں، جمعہ اگلے جمعہ تک اور رمضان اگلے رمضان تک گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں

یہ رمضان، یہ جمعے اور عبادتیں اس طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئیں کہ ہم تقویٰ میں قدم آگے بڑھاتے چلے جائیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جولائی 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے شروع میں سورۃ الجمعہ کی آیات 10 اور 11 کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد فرمایا کہ رمضان کا مہینہ اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ ہم میں سے بہت سے لوگوں نے ان دنوں سے فیض اُٹھایا ہوگا۔ بعض کو نئے تجربات ہوئے ہوں گے۔ اب یہ کوشش کرنی چاہئے کہ یہ فیض، برکات روحانی اور تجربات ہماری زندگیوں کا حصہ بن جائیں۔ آج رمضان کا آخری جمعہ بھی ہے۔ بعض لوگ رمضان کے آخری جمعہ کو بہت اہمیت دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ جمعۃ الوداع ہے اور جو اس میں شامل ہوجاتا ہے، اس کی گزشتہ کمزوریاں دُور ہوجاتی ہیں، اور سارے سال کی عبادت کا حق اس کو پڑھ کر ادا ہوجائے گا۔ فرمایا کہ ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس جمعہ میں شامل ہوجانے کی وجہ سے ہماری زندگی کا حق ادا نہیں ہوجاتا۔ رمضان کا آخری جمعہ پڑھ لینا نجات کا ذریعہ نہیں بن جاتا اور نہ یہ کہیں ثابت ہے۔ ہاں اگر ہر جمعہ میں اہتمام سے شامل ہونے والے کے دل میں یہ خیال آجاتا ہے کہ آج سے مَیں یہ عہد کرتا ہوں کہ کمزوری کو دُور کروں گا اور آئندہ ہمیشہ جمعہ پر اہتمام سے شامل ہوں گا تو پھر اس جمعہ اور اس دن کی اہمیت ہے بلکہ اس پاک تبدیلی کی وجہ سے یہ لمحہ جس نے ایک پکا اِرادہ اس کے دل میں پیدا کردیا اس کے لئے یہ دن اور لمحہ لیلۃ القدر بن جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ شروع میں تلاوت کی گئی آیات میں ہے کہ جب جمعہ کے روز نماز کے لئے بلایا جائے تو تجارت کو چھوڑ کر نماز کی طرف آؤ اور جب نماز ادا ہوجائے تو پھر زمین میں منتشر ہوجاؤ اور اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرو۔ ان میں اللہ تعالیٰ نے جمعہ پر آنے اور دنیاوی معاملات کو پس پشت ڈال کر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ دل میں پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس میں صرف جمعۃ الوداع کی طرف نہیں بلکہ ہر جمعہ کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ ایمان کی ضروری شرط ہر جمعہ میں شامل ہونا ہے۔ پھر فرمایا کہ جمعہ پر دیر سے نہیں آنا چاہئے۔ آنحضرت ﷺ نے جمعہ پر پہلے آنے والے کو ثواب کا مستحق ٹھہرایا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ بغیر جائز عذر کے صرف سستی کی بنا پر جمعہ چھوڑنا گناہ ہے۔ ہر مومن پر جماعت کے ساتھ جمعہ ادا کرنا فرض ہے سوائے چار استثناء کے غلام، عورت، بچہ اور مریض۔ مجبور اور جائز عذر رکھنے والوں کو چھوٹ دی۔ حضور انور نے ان چاروں استثناء کی علیحدہ علیحدہ وضاحت بیان فرمائی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پانچ نمازیں، جمعہ اگلے جمعہ تک اور رمضان اگلے رمضان تک درمیان میں گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں، جب تک انسان بڑے بڑے گناہوں سے بچتا رہے۔ فرمایا کہ جب کوئی دوسروں کے حقوق دباتا ہے تو پھر اس کی نمازیں بھی ہلاکت کا موجب بن جاتی ہیں۔ پس ہر آنے والا جمعہ ہمارے لئے گواہی دینے والا ہو کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے دن گزارے اور کوئی ایسا عمل نہیں کیا جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنائے۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بہتر دن جمعہ کا دن ہے اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ اس دن درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ نماز جمعہ کی ادائیگی سے مادی ترقی بھی ملے گی، کاروبار کرو اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو تلاش کرو تو یقیناً برکت ڈالی جائے گی۔ خدا تعالیٰ کے لئے کچھ دیر کام کا حرج کروگے تو تمہارے تمام نقصانات کو پورا کرنے والا وہی ہے، گویا یہ بھی فرمادیا کہ ایک مومن کا دنیا کمانا بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ہے۔ پس ان دنیاداری کے کاموں کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ کو نہ بھولو بلکہ اپنی زبانوں کو ذکرِ الٰہی سے تر رکھو۔ پس آج کا دن اگر اہم بنانا ہے تو یہ سوچ اپنے دل و دماغ میں رکھیں کہ اگلا جمعہ بھی اسی طرح اہم ہے اور جو کمزوریاں تھیں وہ دُور کرنے کا ہم عہد کرتے ہیں۔ یہ سوچ ہوگی تو اپنی برائیوں، کمزوریوں اور کوتاہیوں سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی کوشش کر رہے ہوں گے۔ جن نیکیوں کی ہم کو رمضان میں توفیق ملی ہے ان پر قائم رہتے ہوئے اگلے رمضان کا استقبال کرنے والے ہوں۔ پس ہمیں یہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم نے تقویٰ کو حاصل کرلیا ہے کہ نہیں کیا ہم نے کچھ قدم بڑھائے ہیں کہ نہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ بار بار قرآن کریم کو پڑھو اور برے کاموں کی تفصیل لکھتے جاؤ اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل اور تائید سے کوشش کرکے ان سے بچو۔ یہ تقویٰ کا پہلا مرحلہ ہے اور تقویٰ نیکیوں کی وجہ سے ملے گا۔ بدیوں کو مکمل طور پر چھوڑنے اور نیکیوں کو پورے اخلاص کے ساتھ کرنے کا نام دین ہے۔ پس یہ رمضان اور جمعہ اور عبادتیں اس طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئیں کہ ہم تقویٰ میں بڑھتے چلے جائیں۔

حضور انور نے آخر میں مشکلات میں گھرے ہوئے احمدیوں کے لئے عمومی طور پر دعا کی تحریک فرمائی۔

(روزنامہ الفضل ربوہ، 22 جولائی 2015ء)

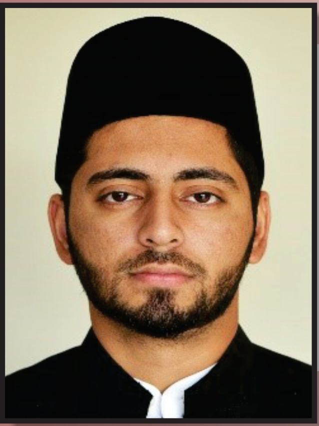

جلسوں کا مقصد عملی اصلاح

جلسہ سالانہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودات سے انتخاب

مرتبہ: مکرم ہاشم عثمان صاحب، طالبِ علم جامعہ احمدیہ کینیڈا

نفس کی اصلاح

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کی جو اغراض بیان فرمائی ہیں وہ حقیقتاً انہی تین باتوں کے گرد گھومتی ہیں کہ ہمیں اپنی اصلاح کا موقع ملے۔ اپنے نفس کی اصلاح ہو۔ فضولیات سے پرہیز ہو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ پیدا ہو۔ اور اس کے حکموں پر کامل اطاعت سے چلنے کی طرف خاص توجہ پیدا ہو۔ اور اپنے بھائیوں سے خاص رشتہ محبت اور بھائی چارے کا قائم ہو۔ اور ہر قسم کی خودغرضی اور جھگڑے کو ختم کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب ایک سال یہ دیکھا کہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں دے رہے اور خودغرضی بعض لوگوں پر غالب آ گئی ہے اور بعض چھوٹی چھوٹی باتوں پر بحث مباحثہ اور جھگڑے کی صورت بنی ہے تو آپ نے ناراضگی کا اظہار فرماتے ہوئے ایک سال جلسہ ہی منعقد نہیں فرمایا تھا۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 23 ستمبر 2016ء، صفحہ 6)

جلسوں کا مقصد عملی اصلاح

آپ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے یہ بھی دعا دی کہ خدا تعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے۔ پس ہماری عملی اصلاح کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعائیں ہیں۔ یہ دلی جذبات ہیں۔ یہ درد ہے۔ اور ان جلسوں کا مقصد بھی یہی عملی اصلاح ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہ موقع عطا فرمایا ہے کہ ان تین دنوں میں اپنی عملی اصلاح کے جائزے بھی لیتے رہیں اور اس طرف توجہ بھی دیں۔ ہمارے یہ معیار اس وقت قائم ہوں گے جب ہم ایک فکر کے ساتھ اس کی کوشش کریں گے۔ آپ علیہ السلام کا ایک ایک فقرہ اور ایک ایک لفظ درد انگیز اور ہمیں ہلا دینے والا ہے۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 04 جولائی 2014ء، صفحہ 6)

دنیا سے بالکل قطع تعلق

یہاں آنے والا ہر احمدی یہ بات مدّنظر رکھے کہ ان تین دنوں میں دنیا سے بالکل قطع تعلق کر لے اور اس کے بعد بھی دنیا میں رہنے کے باوجود، دنیاوی کاموں میں پڑنے کے باوجود کہ یہ بھی ضروری چیز ہے، دنیاوی کام، روزگار ہے، کاروبار ہے، ضروری ہے۔ لیکن اس کے باوجود ان نیکیوں کو جاری رکھنے کی کوشش کرنے کا عہد کر کے جائیں جو یہاں آپ میں پیدا ہوئیں تا کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنتے رہیں۔ ان دنوں میں فرض اور نفل عبادتوں کے علاوہ ذکر الٰہی بھی کرتے رہیں۔ ذکر الٰہی سے خیالات پاک رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ رہتی ہے اور انسان برائیوں سے بچا رہتا ہے۔ یہی مقصد عبادات کا ہے۔ اور ذکر الٰہی لازمی عبادات کی طرف بھی توجہ دلاتی رہتی ہے۔ اور پھر اگر انسان حقیقی عبادات، صحیح عبادت کر رہا ہے تو پھر اس کی وجہ سے ذکر الٰہی کی طرف توجہ رہتی ہے۔ پس اس بات کو ہر ایک کو یاد رکھنا چاہئے۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 23 ستمبر 2016ء، صفحہ 6)

ٹریننگ کیمپ

جلسہ ایک عبادت تو نہیں لیکن ٹریننگ کیمپ ضرور ہے جو روحانیت میں ترقی کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ اس میں ہم اگر بد کلامی، گالیاں دینے، گندی اور بیہودہ باتیں کرنے، قصے سنانے کے کام کریں گے تو مقصد پورا نہیں ہو سکتا۔ تو اس میں ہمیں ان سب چیزوں سے بچنا ہے۔ اگر ہم لغو باتوں سے بچیں گے اور لغو گفتگو سے بچیں گے تو یقیناً ایک پُرسکون اور پُرامن اور نیکیاں بکھیرنے والا ماحول پیدا ہو گا اور جلسے کا مقصد پورا ہو گا۔ پھر فسوق جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے باہر نکلنے کا گناہ ہے اس سے بچنا ہے۔ یہ ضروری چیز ہے کہ ہم کامل طور پر جب دینی مقصد کے لئے آئے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر ہمیشہ ڈالے رکھیں۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 23 ستمبر 2016ء، صفحہ 6)

صبر کے ساتھ دین کو تلاش کرنا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ کا مقصد صبر کے ساتھ دین کو تلاش کرنا اور فقط دین کو چاہنا بتایا ہے۔ یعنی ہر شخص جو جلسہ میں شامل ہوتا ہے اس نیت سے شامل ہونے کے لئے آئے کہ تھوڑی بہت مشکلات، تکلیفیں اگر برداشت بھی کرنی پڑیں تو کر لیں گے اور کوئی بے صبری کا کلمہ منہ سے نہیں نکالیں گے کہ ہم سے یہ سلوک ہوا اور وہ سلوک ہوا۔ اول تو عموماً یہاں ڈیوٹی دینے والے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے فرائض ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جن میں کمی ہے انہیں میں دوبارہ یاد دہانی کروا دیتا ہوں کہ صبر سے اور برداشت سے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنے فرائض ادا کریں اور ساتھ ہی شاملین جلسہ سے بھی میں کہوں گا کہ یہاں جلسہ پر آنا صرف اس مقصد کے لئے ہونا چاہئے کہ اس نے یا آپ نے دین سیکھنا ہے اور اس ماحول میں اپنی روحانی ترقی کے سامان کرنے ہیں۔ اور پھر اس روحانی ترقی میں اپنی نسلوں کو بھی شامل کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس درد کو ہمیشہ محسوس کرتے رہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ: میں بار بار کہتا ہوں کہ آنکھوں کو پاک کرو اور ان کو روحانیت کے طور سے ایسا ہی روشن کرو جیسا کہ وہ ظاہری طور پر روشن ہیں۔ فرمایا: انسان اس وقت سوجاکھا کہلا سکتا ہے جب کہ باطنی رویت یعنی نیک و بد کی شناخت کا اس کو حصہ ملے اور پھر نیکی کی طرف جھک جائے۔

فرمایا: نجات انہیں کو ہے کہ جو دنیا کے جذبات سے بیزار اور بری اور صاف دل تھے۔ فرمایا کہ: جب تک دل فروتنی کا سجدہ نہ کرے صرف ظاہری سجدوں پر امید رکھنا طمع خام ہے۔ جیسا کہ قربانیوں کا خون اور گوشت خدا تک نہیں پہنچتا صرف تقویٰ پہنچتی ہے ایسا ہی جسمانی رکوع و سجود بھی ہیچ ہے جب تک دل کا رکوع و سجود و قیام نہ ہو۔

فرمایا: کہ دل کا قیام یہ ہے کہ اس کے حکموں پر قائم ہو اور

رکوع یہ کہ اس کی طرف جھکے اور سجود یہ کہ اس کے لئے اپنے وجود سے دست بردار ہو۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔04 جولائی 2014ء، صفحہ 6)

دین کی حقیقت کا علم حاصل کریں

جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمان ایک نیک مقصد لے کر آتے ہیں اور اس نیک مقصد کے ساتھ ہی آنا چاہئے اور وہ مقصد یہ ہے کہ دین کی حقیقت کا علم حاصل کریں۔ دین سیکھیں۔ روحانیت میں ترقی کرنے کی کوشش کریں۔ نیک ماحول کے زیر اثر اپنی فطری نیکی کو پہلے سے بہتر کرنے کی کوشش کریں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو ہم نے عہد کیا ہوا ہے اس عہد کو پورا کرنے کے اعلیٰ سے اعلیٰ راستوں کی نشاندہی کرکے علم پا کر پھر ان پر چلنے کی کوشش کریں۔ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ پیدا کریں۔ اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے تر کرنے اور تر رکھنے کی کوشش کریں۔ اگر پہلے سے اس پر عمل ہو رہا ہے تو پہلے سے بڑھ کر اس کے لئے کوشش کریں۔ عبادتوں کی طرف توجہ دیں اور انہیں اس معیار پر لانے کی کوشش کریں جو معیار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہم سے چاہتے ہیں۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔19 ستمبر 2014ء، صفحہ 5)

وقت ضائع نہ کریں

آپس کی مجلسوں اور خوش گپیوں میں وقت نہیں گزارنا چاہئے۔ نہ ہی اپنے وقت کا زیادہ حصہ بازاروں میں گزار کر وقت ضائع کریں۔ کچھ عرصے کے لئے جانا ہے تو جائیں لیکن بعضوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ مستقل باہر پھرتے رہیں گے یا اِدھر اُدھر کی باتیں کرتے رہیں گے۔ جلسے میں شامل ہونے والوں کو اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ جلسہ کے پروگراموں کے علاوہ بعد میں بھی یعنی یہ جو جلسے کے مین سیشن ہوتے ہیں اس کے علاوہ بھی بعض پروگرام ہوتے ہیں۔ جلسے کے پروگراموں کے علاوہ جو وقت باقی بچے اپنا وہ وقت دینی باتوں یا ذکر الٰہی میں گزاریں یا جو دوسرے پروگرام ہیں ان کو دیکھیں۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 11 ستمبر 2015ء، صفحہ 6)

جلسہ کا تمام پروگرام سننا ہے

جلسہ میں شامل ہونے والے ہر شخص کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس نے جہاں ان دنوں میں ہر چھوٹی سے چھوٹی بات میں اپنے نفس کی اصلاح کی طرف توجہ دینی ہے، اپنا وقت اِدھر اُدھر ضائع کرنے کی بجائے جلسہ میں شامل ہونے کے مقصد کو پورا کرتے ہوئے جلسہ کا تمام پروگرام سننا چاہئے۔ ہر مقرر کی تقریر میں اصلاح اور نیکی کی باتیں مل جاتی ہیں۔ یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ہمیں کچھ نہیں ملا یا ہم بہت بڑے عالم ہیں۔ جتنے مرضی بڑے عالم ہوں کوئی نہ کوئی بات مل جاتی ہے یا کم از کم یاد دہانی ہو جاتی ہے۔ اس لئے انہیں غور سے سننا چاہئے۔ اپنی روحانیت کو بڑھانے کے لئے اللہ کی عبادت کا حق ادا کریں اور پھر حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ رہنی چاہئے۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔23 ستمبر 2016ء، صفحہ 6)

مقرر کی لفاظی اور خطابت کو ہی نہ دیکھا جائے

آپ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام) نے ایک جگہ فرمایا کہ: ”میں اس بات کو سخت ناپسند کرتا ہوں کہ صرف مقرر کی لفاظی اور خطابت کو ہی دیکھا جائے۔“ آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں میں ادبار اور زوال اور ذلت صرف اس لئے ہوئی ہے کہ مغز کو نہیں دیکھا جاتا، جو اصل چیز ہے اس کو نہیں دیکھا جاتا۔ صرف ظاہری خوبصورتی اور کھوکھلے پن کو دیکھا جاتا ہے۔ نفس مضمون کو نہیں دیکھا جاتا۔ جو باتیں ہوتی ہیں ان پر غور نہیں کیا جاتا، ان پر عمل کرنے کے لئے کوشش نہیں کی جاتی۔ صرف یہ دیکھا جاتا ہے کہ فلاں مقرر بہت اچھا بولا، فلاں اس طرح مجمع پر چھا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ سب باتیں ایسی ہیں جو بے فائدہ ہیں اور بے مقصد ہیں۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔11 ستمبر 2015ء، صفحہ 6-7)

ہر شخص مبلغ ہوتا ہے

جلسے میں شامل ہونے والا ہر شخص مبلغ ہوتا ہے، دوسروں کو متاثر کر رہا ہوتا ہے۔ پس (جلسہ میں) شامل ہونے والے ہر فرد، مرد عورت بچے بوڑھے کا فرض ہے کہ اپنے نمونے ایسے بنائے کہ توجہ کھینچنے والے ہوں اور یہ نمونے عارضی نہ ہوں بلکہ ہمیں اپنی حالتوں میں، اپنے اندر مستقل ایسی تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جو ہمیں حقیقی مسلمان بنائے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو اپنی اہمیت اور ذمہ داری کا احساس پیدا کرنے کی ضرورت ہے تا کہ ہم جلسے سے حقیقی فیض اٹھا سکیں۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔19 ستمبر 2014ء، صفحہ 7)

جلسے کا صحیح فائدہ اٹھائیں

اسی طرح شکایتیں ہوتی ہیں کہ عورتیں بھی جلسہ کی کارروائی سننے کی بجائے باہر بیٹھ کر باتیں کرتی رہتی ہیں۔ انہیں بھی چاہئے کہ جلسے کی تقریریں سنیں کیونکہ ہر مقرر جو یہاں تقریر کرتا ہے اس کی تقریر علم اور روحانیت کے بڑھانے میں مددگار ہوتی ہے۔ کوئی احمدی مقرر قرآن حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام سے باہر کوئی بات نہیں کرتا اور یہی آج وقت کی ضرورت ہے۔ پس اس بات کی اہمیت کو سمجھیں اور جلسے کی حاضری کو صرف شامل ہو کے نہ بڑھائیں بلکہ اندر بیٹھ کر، سن کر اس جلسے کا صحیح فائدہ اٹھائیں۔ پس یہ بھی نہیں کہنا چاہئے جو بعض کہہ دیتے ہیں کہ فلاں کی تقریر سنی گئی اور فلاں کی نہیں۔ یا ہم نے پہلے سن لی۔ یہ سب باتیں غلط ہیں۔ ہر مقرر تیاری کرکے آتا ہے، ان تقریروں کو سننا چاہئے۔ جلسے پر آئے ہیں تو جلسے کی مکمل کارروائی سننے کی کوشش کریں۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔19 ستمبر 2014ء، صفحہ 7)

دینی مجلس کا تقدس

جلسہ پر آنے والوں کو جلسہ کے پروگراموں کو جلسہ کے اوقات میں جلسہ کی مارکی میں (یہ جلسہ گاہ جو ہے، اس میں) خاموشی سے بیٹھ کر سننے کو یقینی بنانا چاہئے۔ بعض دفعہ مردوں کی طرف سے اور عموماً عورتوں کی طرف سے یہ شکایت آتی ہے کہ بجائے خاموشی سے جلسہ گاہ میں بیٹھ کر جلسہ کی کارروائی سنیں بعض لوگ جلسہ کی مارکی کے باہر ٹولیوں میں بیٹھ کر خوش گپیوں میں وقت گزار رہے ہوتے ہیں اور بچوں کو کھیل کود کا سامان دے کر جلسہ کی مارکی کے ساتھ ہی انہیں کھیلنے کا موقع دیا جا رہا ہوتا ہے۔ اس سے تو بچوں کو بھی احساس نہیں ہوگا کہ دینی مجلس کا تقدس کیا ہے۔ اگر بچے اتنے چھوٹے ہیں کہ کھیل کود کی عمر ہے اور ان کو بہلانے کے لئے ضروری ہے کچھ دیا جائے تو پھر بچوں کی مارکی میں بچوں کو لے جائیں۔ وہاں بچے کھیلتے رہیں وہاں سامان مہیا ہے۔ لیکن جو مین مارکیاں ہیں عورتوں کی بھی اور مردوں کی بھی، اس کے ساتھ بچوں کا کھیل کود میں مصروف ہونا اور ماں باپ کا ان کے قریب ہی بیٹھ کر ٹولیاں بنا کر باتیں کرنا کسی بھی لحاظ سے مناسب نہیں ہے۔ اور جب کارکنان اس بات سے منع کرتے ہیں تو بعض برا بھی مناتے ہیں کہ کیوں ہمیں روکا گیا۔ حالانکہ یہ غلطی مہمانوں کی ہوتی ہے کام کرنے والوں کی نہیں۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔02 ستمبر 2016ء، صفحہ 6)

(باقی صفحہ 34)

اعتکاف کے چند مسائل اور اُن کا حل

از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خطبہ جمعہ فرمودہ 29 اکتوبر 2004ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اعتکاف کے بارے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں ۔ اعتکاف کے ضمن میں کچھ باتیں اس کے مسائل کے بارے میں اور کچھ باتیں انتظامی لحاظ سے ہیں ۔ کچھ بیٹھنے والوں کے لئے ہیں اور کچھ دوسرے لوگوں کے لئے ہیں جن کا ہر احمدی کو خیال رکھنا چاہئے۔

اعتکاف کے لئے جگہ مختص کروانا غلط طریق ہے

پہلی بات تو یہ یاد رکھیں کہ اعتکاف رمضان کی ایک نفلی عبادت ہے اِس لئے جگہ کی مناسبت سے، اُس کی گنجائش کے مطابق جو مرکزی مساجد ہیں اُن میں یا جو بھی اپنے شہر کی مسجد ہو اُس میں بھی حالات کے مطابق اعتکاف بیٹھنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ بعض لوگوں کا زور ہوتا ہے ہم نے ضرور اعتکاف بیٹھنا ہے اور فلاں مسجد میں ہی ضرور بیٹھنا ہے۔ مثلاً ربوہ میں مسجد مبارک میں یا مسجد اقصیٰ میں بیٹھنا ہے یا یہاں مسجد فضل میں بیٹھنا یا مسجد بیت الفتوح میں بیٹھنا ہے۔ اور پھر اُس کے لئے زور بھی دیا جاتا ہے، خط پہ خط لکھے جاتے ہیں اور سفارش کرنے کی درخواستیں کی جاتی ہیں، تو یہ طریق غلط ہے۔ دعا کی قبولیت تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہو تو کہیں بھی ہو سکتی ہے۔ یہ تو نہیں فرمایا کہ جو اعتکاف بیٹھیں گے اُن کو لیلۃ القدر حاصل ہو گی اور باقیوں کو نہیں ہو گی۔ کسی خاص جگہ سے تو مخصوص نہیں ہے۔ ہاں بعض جگہوں کی ایک اہمیت ہے اور اُن کے قرب کی وجہ سے بعض دفعہ جذبات میں خاص کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ سوچ بہرحال غلط ہے کہ ہم نے فلاں جگہ ضرور بیٹھنا ہے ۔ بعض دفعہ لوگوں کو صرف یہ خیال ہوتا ہے کہ پچھلے سال فلاں بیٹھا تھا اس لئے اس سال ہمیں باری دی جائے۔ یا اِس سال ہم نے ضرور بیٹھنا ہے۔ یہ دیکھا دیکھی والی بات ہو جاتی ہے۔ نیکیوں میں بڑھنے والی بات نہیں رہتی۔

دیکھا دیکھی والی نیکیاں بدعات بن جاتی ہیں

ایک روایت میں آتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر رمضان میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ ایک رمضان میں نماز فجر کی ادائیگی کے بعد آپؐ اپنے خیمہ میں داخل ہوئے تو حضرت عائشہؓ نے اعتکاف بیٹھنے کی اجازت مانگی تو آپؐ نے اُن کو اجازت دے دی۔ اُنہوں نے بھی اعتکاف کے لئے خیمہ لگا لیا۔ حضرت حفصہؓ نے حضرت عائشہؓ کے اعتکاف کرنے کا سنا تو انہوں نے بھی اعتکاف کے لئے خیمہ لگا لیا حضرت زینبؓ نے یہ خبر سنی تو اُنہوں نے بھی اعتکاف کے لئے خیمہ لگا لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے جب اگلی صبح دیکھا تو چار خیمے لگے ہوئے تھے۔ اِس پر آپؐ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ اِس پر آپؐ کو اُمہات المومنین کا حال بتایا گیا (کہ ہر ایک نے ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی خیمہ لگا لیا ہے، اِس لحاظ سے کہ آنحضرت ﷺ کا قرب حاصل ہو جائے گا)۔ اِس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اُن کو ایسا کرنے پر کس چیز نے مجبور کیا ہے، کیا نیکی نے؟ اِن خیموں کو اُٹھا لو میں ان کو نہ دیکھوں۔ چنانچہ وہ خیمے اُکھاڑ دیئے گئے۔ پھر آنحضور ﷺ نے اس سال رمضان میں اعتکاف نہ کیا۔ اپنا خیمہ بھی اُٹھا لیا۔ البتہ (اس سال) آپؐ نے (روایت کے مطابق) آخری عشرہ شوال میں اعتکاف کیا۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی شوال)

یہ دیکھا دیکھی والی نیکیاں بدعات بن جاتی ہیں ۔ آپؐ برداشت نہ کر سکتے تھے کہ بدعات پھیلیں۔ نیکیوں کی خواہش تو دل سے پھوٹنی چاہئے۔ اس کا اظہار اس طرح ہو کہ لگے کہ نیکی کی خواہش دل سے نکل رہی ہے۔ یہ نہ ہو کہ لگ رہا ہو دیکھا دیکھی سب کام ہو رہے ہیں۔ اُمہات المومنینؓ بھی یقیناً نیکی کی وجہ سے ہی اعتکاف بیٹھی ہوں گی کہ آنحضرت ﷺ کے قرب میں ان برکات سے ہم بھی حصہ لے لیں جو اُن دنوں میں ہونی ہیں۔ لیکن آپؐ کو یہ برداشت نہ تھا کہ کسی نیکی سے دکھاوے کا ذرا سا بھی اظہار ہوتا ہو، ذرا سا بھی شبہ ہوتا ہو۔ چنانچہ آپؐ نے سب کے خیمے اُکھڑوا دیئے۔

معتکفین کی عبادت میں کسی طرح بھی مخل نہ ہوں

پھر آپؐ نے ہمیں یہ بھی بتایا کہ اعتکاف کس طرح بیٹھنا چاہئے، بیٹھنے والوں اور دوسروں کے لئے کیا کیا پابندیاں ہیں۔ روایت میں آتا ہے کہ آپؐ نے رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا۔ آپؐ کے لئے کھجور کی خشک شاخوں کا حجرہ بنایا گیا۔ ایک دن آپؐ نے باہر جھانکتے ہوئے فرمایا کہ نمازی اپنے رب سے راز و نیاز میں مگن ہوتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ایک دوسرے کو سنانے کے لئے قرأت بالجہر نہ کرو۔

(مسند احمد بن حنبل۔ جلد 2۔ صفحہ 67۔ مطبوعہ بیروت)

یعنی مسجد میں اور بھی لوگ اعتکاف بیٹھے ہوں گے اس لئے فرمایا:

معتکف اپنے اللہ سے راز و نیاز کر رہا ہوتا ہے، دعائیں کر رہا ہوتا ہے۔ قرآن شریف بھی اگر تم نماز میں پڑھ رہے ہو یا ویسے تلاوت کر رہے ہو تو اُونچی آواز میں نہ کرو تاکہ دوسرے ڈسٹرب نہ ہوں۔ ہلکی آواز میں تلاوت کرنی چاہئے سوائے اس کے کہ اب مثلاً جماعتی نظام کے تحت بعض مساجد میں خاص وقت کے لئے درس کا انتظام ہوتا ہے وہ ایک جماعتی نظام کے تحت ہے۔ اس کے علاوہ ہر ایک معتکف کو نہیں چاہئے کہ اُونچی آواز میں تلاوت بھی کرے یا نماز ہی پڑھے کیونکہ اس طرح دوسرے ڈسٹرب ہوتے ہیں۔ تو یہ ہیں احتیاطیں جو آنحضرت ﷺ نے فرمائیں۔ کہاں یہ احتیاطیں اور کہاں اب یہ حال ہے کہ بعض دفعہ پہلے ربوہ میں بھی ہوتا تھا لیکن دوسرے شہروں میں ابھی بھی باہر ہوتا ہے، شاید یہاں بھی یہی صورتِ حال ہو، معتکف کے لئے بڑی تکلیف دہ صورت حال ہوتی ہے کہ وہ اپنی عبادت میں مصروف ہوتا ہے، پردہ کے لئے ایک

چادر ہی ٹانگی ہوتی ہے نا، پردہ کے پیچھے سے ایک ہاتھ اندر داخل ہوتا ہے جس میں مٹھائی اور ساتھ پرچی ہوتی ہے کہ میرے لئے دعا کرو یا نمازی سجدے میں پڑا ہوا ہے اُوپر سے پردہ خالی ہوتا ہے تو اُوپر سے کاغذ آ کر اُس کے اُوپر گر جاتا ہے، (ساتھ نام ہوتا ہے) کہ میرے لئے دعا کرو۔ یا ایک پُر اسرار آواز پردے کے پیچھے سے آتی ہے آہستہ سے کہ میں فلاں ہوں میرے لئے دعا کرو۔ یہ سب غلط طریقے ہیں۔

دکھاوے کی افطاریاں فخر ومباہات کے زمرے میں آتی ہیں

پھر شام کو افطاریوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ افطاریاں بڑی بڑی آتی ہیں، ٹرے لگ کے، بھر کے، جو معتکف تو کھا نہیں سکتا لیکن مسجد میں ایک شور بھی پڑ جاتا ہے اور گند بھی ہو رہا ہوتا ہے۔ اور پھر جو لوگ افطاریاں بھیج رہے ہوتے ہیں بعض بڑے فخر سے بتاتے بھی ہیں کہ آج میں نے افطاری کا انتظام کیا ہوا تھا، کیسی تھی، کیا تھا؟ یا دوسروں کو بتا رہے ہیں کہ یہ کچھ تھا، میری افطاری بڑی پسند کی گئی۔ پھر اگلے دن دوسرا شخص اس سے بڑھ کر افطاری کا اہتمام کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو یہ سب فخر و مباہات کے زمرے میں چیزیں آتی ہیں۔ بجائے اِس کے کہ خدمت کی جائے یہ دکھاوے کی چیزیں بن جاتی ہیں۔ اِس لئے یا تو اعتکاف بیٹھنے والا اپنے گھر سے سحری اور افطاری منگوائے یا جماعتی نظام کے تحت مہیا ہو۔ ناموں کے ساتھ ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ افطاریاں آنی غلط طریق کار ہے۔ یہ کہیں بھی جماعت کی مساجد میں نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اس سے آگے اور بدعتیں بھی پھیلتی چلی جائیں گی۔ ربوہ میں بھی دارالضیافت سے جو مرکزی مساجد میں بیٹھے ہوتے ہیں اُن کے لئے اور میرا خیال ہے دوسری جگہوں پہ بھی (اگر نہیں ہے تو جانی چاہئیں) افطاری وسحری وہیں سے تیار ہو کر جاتی ہے اور سارے ایک جگہ بیٹھ کر کھا لیتے ہیں۔

اعتکاف میں دُنیاداری کے کام کرنا غلط طریق ہے

پھر بعض لوگ اعتکاف بیٹھ کر بھی کچھ وقت کے لئے دُنیا داری کے کام کر لیتے ہیں۔ مثلاً بیٹے کو کہہ دیا، یا اپنے کام کرنے والے کارندے کو کہہ دیا کہ کام کی رپورٹ فلاں وقت مجھ کو دے جایا کرو۔ کاروباری مشورے لینے ہوں تو فلاں وقت آ جایا کرو، کاروباری مشورے دیا کروں گا۔ یہ طریق بھی غلط ہے۔ سوائے اشد مجبوری کے یہ کام نہیں ہونا چاہئے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اِس بارے میں سوال ہوا کہ آدمی جب اعتکاف میں ہو تو اپنے دُنیوی کاروبار سے متعلق بات کر سکتا ہے یا نہیں؟ آپؑ نے فرمایا کہ سخت ضرورت کے سبب کر سکتا ہے اور بیمار کی عیادت کے لئے اور حوائج ضروریہ کے واسطے باہر جا سکتا ہے۔

فرمایا کہ سخت ضرورت کے تحت یہ نہیں ہے کہ جیسا میں نے پہلے کہا کہ روزانہ کوئی وقت مقرر کر لیا، فلاں وقت آ جایا کرو اور بیٹھ کر کاروباری باتیں ہو جایا کریں گی۔ اگر اتفاق سے کوئی ایسی صورت پیش آ گئی ہے، کسی سرکاری کاغذ پہ دستخط کرنے ہیں، تاریخ گزر رہی ہے یا کسی ضروری معاہدے پر دستخط کرنے ہیں، تاریخ گزر رہی ہے یا کوئی اور ضروری کاغذ ہے، ایسے کام تو ہو سکتے ہیں لیکن ہر وقت، روزانہ نہیں۔ (بدر قادیان۔ 21 فروری 1907ء، صفحہ 5)

اعتکاف میں اپنی حالت سنوار کر رکھنی چاہئے

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف فرماتے تو آپؐ سر میرے قریب کر دیتے تو میں آپؐ کو کنگھی کر دیتی اور آپؐ گھر صرف حوائج ضروریہ کے لئے آتے۔

(سنن ابوداؤد۔ کتاب الام، باب المعتکف یدخل البیت لحاجۃ)

تو بعض لوگ اتنے سخت ہوتے ہیں کہ اُن کا خیال ہے کہ اعتکاف میں اگر عورت کا، بیوی کا ہاتھ بھی لگ جائے تو پتہ نہیں کتنا بڑا گناہ ہو جائے گا۔ اور دوسرے یہ کہ حالت ایسی بنا لی جائے، ایسا بگڑا ہوا حلیہ ہو کہ جب چہرے پر جب تک سنجیدگی طاری نہ ہو، حالت بھی بری نہ ہو اُس وقت تک لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ دوسروں کو پتہ نہیں لگ سکتا کہ یہ آدمی عبادت کر رہا ہے تو یہ غلط طریق کار ہے۔ تو یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ اعتکاف میں اپنی حالت بھی سنوار کے رکھنی چاہئے اور تیار ہو کے رہنا چاہئے۔

(ماخوذ از خطبات مسرور۔ جلد دوم، صفحہ 775-795)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی تمام ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

احمدیہ گزٹ کینیڈا میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
اشتہارات کے لئے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ کریں۔
مبشر احمد خالد
فون نمبر: 647-988 3494
ای میل: manager@ahmadiyyagazette.ca

نویدِ رحمت

مکرم مرزا محمود احمد صاحب

ماہ رمضاں نویدِ رحمت ہے
آیۂ خیر وجہ برکت ہے

زندگی میں یہ ماہ پھر آیا
خوش نصیبی ہے اور سعادت ہے

بند ہیں سارے در جہنم کے
اور وا ہر ایک باب جنت ہے

اس میں قرآن کا نزول ہوا
ماہِ رمضاں کی یہ فضیلت ہے

ماہِ رمضاں کا آخری عشرہ
یاد رکھئے کلید جنت ہے

تم ہو کمزور پر تمہارا خدا
قادر و مقتدر ہے قوت ہے

اس کے آگے جھکو بہ شب۔ بہ نیاز
کہ یہی بہتریں انابت ہے

ہر گھڑی عرش سے پیام سکوں
ہر گھڑی غیب سے بشارت ہے

ہم پہ اللہ کا ہے کرم محمودؔ
ہم پہ سایہ فگن خلافت ہے

روح کے واسطے پیامِ نشاط
بہرِ دل موجب مسرت ہے

"چل رہی ہے نسیم رحمت کی"
رنگ پر شانِ استجابت ہے

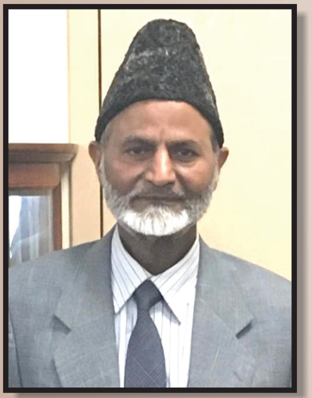

جلسہ سالانہ اور ہماری ذمہ داریاں

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

جلسہ سالانہ کینیڈا 2018ء کی آمد آمد ہے اور کینیڈا کے طول و عرض میں پھیلے تمام احمدی مرد و زن اور بچے اس کا شدت سے انتظار کر رہے ہیں۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں سے جلسہ سالانہ کا یہ نظام 1891ء میں قادیان میں قائم ہوا تھا جواب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری دنیا میں پھیل چکا ہے۔ کیا ایشیا، کیا افریقہ، کیا آسٹریلیا، کیا یورپ اور کیا براعظم امریکہ، دنیا کا کون سا خطہ ہے جہاں جلسہ ہائے سالانہ نہ ہوتے ہوں۔ ان جلسوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل، اس کے رحم اور اسی کی بے پناہ عنایتوں کے طفیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس جلسہ کو قائم کرنے کے مقاصد بڑی شان کے ساتھ پورے ہو رہے ہیں۔

احباب جماعت پورا سال ان جلسوں کا شدت سے انتظار کرتے ہیں۔ پورے جوش و خروش سے ان میں شرکت کرتے ہیں اور ان جلسوں سے مقدور بھر فوائد حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے آقا و مطاع حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے وارث بنتے ہیں۔ الحمدللہ!

میں احباب جماعت کو جلسہ سالانہ کی مناسبت سے اُن ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں جو اُن پر عائد ہوتی ہیں۔

جلسہ سالانہ سے متعلق ہدایات

☆ سب سے پہلے احباب جماعت جلسہ میں شمولیت کے اپنے اولین مقصد کو نہ بھولیں۔ یہ جلسہ سالانہ جسے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس غرض سے قائم فرمایا کہ:

’’اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔‘‘

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 352)

پھر فرمایا: ’’ہر یک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کی معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 340)

اس لئے احباب جماعت ان اغراض و مقاصد کو یاد رکھیں اور جس حد تک ممکن ہو سکے جلسہ کے ان ایام میں برکات اور رحمتِ خداوندی سمیٹیں۔ جلسہ سالانہ کے مقررین کے خطابات اس جلسہ کی برکات کے حصول کا اہم ذریعہ روح ہیں۔ ان کو غور سے سننا اور ان پر عمل کرنا ہر احمدی مرد و زن کا فرض ہے۔

یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرکز سے ازراہِ شفقت مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب مفتی سلسلہ اور مکرم سید طاہر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اشاعت (ایم ٹی اے پاکستان) کو جلسہ سالانہ کینیڈا میں شرکت کا ارشاد فرمایا ہے۔

اس جلسہ میں بدعات اور بد رسومات کے خلاف جہاد، برکاتِ نظامِ خلافت، نماز اور دعا کی برکات، صحابہؓ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عدل کامل کا اعلیٰ معیار، توکل علی اللہ، تعلق باللہ، اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح وغیرہ کے موضوعات پر علمائے سلسلہ خطاب فرمائیں گے۔

آپ سے درخواست ہے ان تمام تقاریر کو پورے اخلاص اور توجہ کے ساتھ سنیں اور اسلام/احمدیت کی حقیقی تعلیمات جو ان میں بیان کی جائیں گی، ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

☆ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی فرمایا کہ:

’’حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف اُن کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی اُن میں بخشے۔‘‘

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 352)

اس پاک تبدیلی کو اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے جلسہ سالانہ کے دنوں میں خصوصیت کے ساتھ نمازوں کی پابندی کریں، درود شریف اور دوسری دعائیں ورد زبان رکھیں تاکہ ہم میں سے ہر ایک پہلے سے بڑھ کر نیکیوں میں آگے بڑھنے والا ہو اور اپنے اندر مثبت تبدیلی پیدا کرنے والا ہو۔

☆ خلفائے سلسلہ عالیہ احمدیہ خصوصاً حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسوں کے متعلق جو ہدایات ارشاد فرمائی ہیں ان کا غور سے مطالعہ کریں اور ان پر عمل کرنے کی کماحقہ کوشش کریں۔

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ:

’’اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 341)

لہٰذا یہ ایک بہت ہی اہم موقع ہے جو ہمیں اپنے اندر نیک اور پاک تبدیلی پیدا کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اس لئے وقت کو ضائع کرنا یا عام دنیاوی باتوں میں وقت صرف کرنا، تقاریر اور جلسے کے پروگراموں کی طرف توجہ نہ دینا کسی بھی احمدی کو زیب نہیں دیتا۔ مجھے امید ہے کہ آپ جلسہ کی اصل غرض کو ہی مدنظر رکھتے ہوئے جوق در جوق تشریف لائیں گے اور کماحقہ فائدہ اٹھائیں گے۔ انشاءاللہ۔

☆ آج کل کے حالات کے پیشِ نظر حفاظتی اقدامات کے حوالہ سے بھی خصوصی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت ہے کہ:

’’اپنے دائیں بائیں اپنے ساتھیوں پر بہر حال نظر رکھیں، جن کو آپ جانتے نہ ہوں۔ تو جماعت احمدیہ کی یہی بہت بڑی سیکورٹی ہے۔‘‘

لہٰذا احباب جماعت اس بات کو خاص طور پر مدنظر رکھیں۔

اسی طرح جماعت کے رجسٹریشن بیجز لے کر آئیں۔ سیکورٹی کے کارکنان سے تعاون کریں خواہ اس کے لئے آپ کو تکلیف ہی

اٹھانی پڑے۔ یہ تمام انتظامات آپ سب کی حفاظت کی غرض سے کئے جاتے ہیں، اس لئے آپ ہی کے تعاون سے کامیاب ہوسکتے ہیں۔

☆ حفاظتی اقدامات کے علاوہ بھی جلسہ سالانہ کے تمام کارکنان سے بھرپور تعاون کریں۔ جماعت احمدیہ کی یہ امتیازی شان ہے کہ اگر کوئی بچہ بھی ڈیوٹی پر کھڑا ہو تو اس سے تعاون کیا جاتا ہے۔ یہی ہمارے نظام کا حسن ہے۔

☆ اتنے وسیع انتظامات میں بعض اوقات کچھ کمیاں، خامیاں اور کوتاہیاں رہ جاتی ہیں۔ لیکن اس میں غصہ کرنے یا کارکنان جلسہ سے الجھنے کی کوشش نہ کریں۔ یہ صرف کارکنان یا رضا کاروں کا جلسہ نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کا جلسہ ہے اور اس کو کامیاب بنانا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ اگر آپ خود اُس کمی کو مناسب طور پر دور کرسکیں تو ضرور کیجئے ورنہ مناسب انداز میں متعلقہ کارکنان کو توجہ دلادیں۔ اگر آئندہ کے لئے کوئی بہتر تجویز آپ کے ذہن میں ہو تو جلسہ کے بعد تحریری طور پر مجھے مطلع کردیں۔

☆ اس جلسہ میں کثیر تعداد میں غیر از جماعت مہمان بھی شرکت کرتے ہیں ان پر ہر لحاظ سے اچھا اثر پڑنا چاہئے۔ ہمارے اخلاق، ہمارا لباس، ہمارا کردار، ہماری جلسے میں حاضری، ہمارا چلنے، پھرنے، اُٹھنے، بیٹھنے کا انداز، الغرض ہر پہلو باوقار ہونا چاہئے۔

☆ خواتین پردے کی پوری طرح سے پابندی کریں اور اس سلسلہ میں اسلامی اقدار اور ارشادات خلفائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ملحوظ رکھیں۔

☆ جلسہ کے موقع پر جلسہ گاہ میں اور مسجد بیت الاسلام اور دیگر نمازوں کے مراکز میں باجماعت نمازیں ادا کریں۔

☆ ہم سب پر بڑی ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے مہمانوں سے حسن خلق سے پیش آئیں اور ان کی میزبانی کا حق ادا کرنے والے ہوں۔

☆ دعاؤں پر زور دیں کہ جلسہ سالانہ ہر لحاظ سے کامیاب ہو۔ جماعت احمدیہ عالمگیر کی ترقی، جماعت کینیڈا کی ہر لحاظ سے ترقی، احباب جماعت میں روحانی ترقی، تمام پروگراموں کی کامیابی اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کا واحد ذریعہ دعائیں ہیں۔

عمومی ذمہ داریاں

جلسہ سالانہ کے ایام میں پیس ولیج میں احباب جماعت کا نمازوں اور دوسرے پروگراموں میں آنا جانا بڑھ جاتا ہے۔ اس لئے درج ذیل امور کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

☆ اپنے کسی عمل سے اردگرد کے رہائشیوں کو تکلیف نہ دیں۔

☆ ٹریفک کے اصولوں کی پابندی کریں۔ پارکنگ بھی صرف مقررہ جگہوں پر کریں اور کسی کے لئے تکلیف یا پریشانی کا باعث نہ بنیں۔

☆ پیدل چلنے والے بھی سڑک پار کرتے وقت اشارے کا انتظار کریں اور ٹریفک میں خلل کا باعث نہ بنیں۔

☆ صفائی کا نہ صرف خود خیال رکھیں بلکہ اگر راستے میں کوئی گند نظر آئے تو اٹھا کر کوڑے والے ڈبے میں ڈال دیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اپنی ذمہ داریاں اور فرائض احسن رنگ میں ادا کرنے اور مقبول خدمت کی توفیق دے۔ ہمارا ہر فعل و عمل خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو اور جماعت کینیڈا ہر لحاظ سے دنیا میں ایک نمایاں اور صفِ اول کی جماعت کے طور پر ابھرے جس سے خلیفہ وقت کی آنکھیں ہم سے ہمیشہ ٹھنڈی رہیں۔ آمین

خدمت کا انمول موقع

جیسا کہ احباب جماعت کو معلوم ہے کہ ہمارا جلسہ سالانہ مورخہ چھ، سات، آٹھ جولائی 2018ء کو انٹرنیشنل سینٹر مسی ساگا میں منعقد ہو رہا ہے اور جلسہ سالانہ کے وسیع ترین انتظامات کے لئے غیر معمولی تعداد میں رضا کاروں کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے اس خدمت کو معمولی خدمت نہ سمجھیں۔ یہ سعادت بڑی برکتوں والی ہے۔ اس خدمت کے نتیجہ میں آپ پر اللہ تعالیٰ کی اس قدر رحمتیں اور برکتیں نازل ہونے والی ہیں جس کا آپ تصور بھی نہیں کرسکتے۔ جن کا آپ نے وارث بننا ہے۔

پس ہماری آپ سے درخواست ہے کہ ان بابرکت ایّام کو سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت میں گزار کر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں اور اس کے ان گنت فضلوں سے حصہ پانے والے بنیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

رضوان مسعود میاں
افسر جلسہ سالانہ

کلام الامام امام الکلام

کلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میں تھا غریب و بے کس و گم نام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی

اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

دیکھو! خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا!
گم نام پا کے شہرہ عالم بنا دیا!

جو کچھ مری مراد تھی سب کچھ دکھا دیا
میں اک غریب تھا مجھے بے انتہا دیا

دنیا کی نعمتوں سے کوئی بھی نہیں رہی
جو اس نے مجھ کو اپنی عنایات سے نہ دی

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا

(درثمین)

جلسہ سالانہ: بارانِ رحمتِ ایزدی

مکرم مولانا عبدالرشید انور صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا

خدا تعالیٰ کے فرستادہ جب اس دنیا میں ظہور فرماتے ہیں تو اس وقت کے لوگ مائدہ دنیا پر ٹوٹے پڑے ہوتے ہیں۔ رنگا رنگ کے ذائقہ دار اور مرغوب سمجھے جانے والے پکوان دنیا والوں کا مقصدِ حیات ہوجاتے ہیں۔ حُبِ جاہ والے حقوق اللہ اور حقوق العباد کو تج دیتے اور دنیا کی محبت ، رنگینی اور شان وشوکت اُن کے قلب ونظر میں ڈیرے لگا لیتی ہے۔ اور پھر خدائے واحد کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے دنیا کے رب بننے کی آرزو دل میں لے کر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ یوں وہ فرستادہ جس کے لئے یہ دنیا سوائے ایک مُردار کے کچھ نہیں ہوتی اُس پر احسان کرکے اپنے دستر خوانوں کے کچھ ٹکڑے اُس خدا کے پیارے کے سامنے ڈال دیتے ہیں۔ یہ دنیا پرست اپنا پس خوردہ اپنے زعم میں احسان کرکے دنیا کے اس نافع الناس اور خدا کے پیارے بندے کے لئے رکھ چھوڑتے ہیں۔ جب کہ خدا کے بندوں کو اِن میں ذرہ بھر بھی رغبت نہیں ہوتی۔ لیکن کائنات کا مالک غیور خدا اپنے اِس پیارے کو جسے دنیا حقیر، فقیر اور ناکارہ خیال کرتی تھی ایسا مائدہ عطا کرتا ہے کہ قومیں بلکہ قوموں کی نسلیں اس مائدہ سے جسمانی اور روحانی انداز میں سیر ہوتی چلی جاتی ہیں اور اس مائدہ میں کوئی کمی آنے کی بجائے دن بدن اس مائدہ کی جود وسخاوت میں ناقابلِ یقین انداز میں اضافہ ہی ہوتا چلا جاتا ہے۔ اِس کیفیت کا ذکر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک شعر میں کچھ اس طرح فرماتے ہیں۔

لفاظات الموائدِ کان اکلِی
فصِرت الیوم مِطعام الاھالِی

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن، جلد 5 ،صفحہ 596)

ترجمہ: (ایک وہ دن تھا کہ جب) لوگوں کا پس خوردہ میرے کھانے کے طور پر رکھ لیا جاتا تھا۔ (ذرا رب کائنات کا احسان تو دیکھو کہ کیسے اب یہ دن ہیں کہ) آج میں ایک زمانے کی شکم سیری کا موجب ہوگیا ہوں۔

اس دور کو یاد کرکے آپؑ فرماتے ہیں کہ یہ وہ زمانہ تھا جب:

کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

(نصرۃ الحق۔ روحانی خزائن، جلد21، صفحہ 20)

دُور کی دنیا کی تو بات ہی کیا خود اس ملک کی نگاہ سے قادیان اور یہ فرستادہ الٰہی اوجھل اور چھپا ہوا تھا۔ خدا اس گمنامی میں راضی رہنے والے وجود کا اپنی قدرت کی زندہ تجلیات کے لئے انتخاب کرتا ہے اور اس کو عظیم بشارت سے نوازتا ہے جس کا ذکر حضرت خلیفة المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اپنے خطبہ جمعہ 26 نومبر 1965ء میں ان الفاظ میں فرمایا:

”ہم تجھے کثیر جماعت دیں گے، دنیا تیری مخالفت کرے گی، تجھے مٹانے کے درپے ہوجائے گی۔ ہر تدبیر اور حربہ اختیار کیا جائے گا کہ تو مغلوب اور ناکام رہے، لیکن ہم تجھ سے وعدہ کرتے ہیں اور تجھے بشارت دیتے ہیں کہ غلبہ آخر کار تجھ ہی کو حاصل ہوگا اور مخلصین اور فدائیوں کی ایک کثیر جماعت تجھے عطا کی جائے گی۔“

کیا خدا کا یہ وعدہ پورا ہوا؟ یقیناً ہوا۔ تیز آندھیوں، مخالفتوں کے طوفانوں کے باوجود پورا ہوا۔ اس کے پرکھنے کا ایک ذریعہ آج اِس Global World کے ہر کس وناکس کو خدائے رحمان اور رحیم نے عطا فرمادیا ہے اور وہ ہے ہمارا جلسہ سالانہ۔ دنیا کی کسی قوم کا فرد، کسی بھی رنگ یا نسل کا ہو، کسی بھی مذہب سے اس کا تعلق ہو۔ غریب ہو یا امیر۔ آج اس عظیم خدائی نشان اور خدا کے کئے ہوئے وعدہ کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے۔ اس روحانی لذت کو بنفس نفیس محسوس اور چکھ سکتا ہے۔

اس جلسہ کی بنیاد خود خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے 30 دسمبر 1891ء کو رکھوائی۔ دنیا کے سینکڑوں ملکوں میں یہ جلسہ منعقد ہوتا ہے۔ افریقہ کے غریب بھی اس نشان سے محروم نہیں۔ ایشیا کے تیسری دنیا میں شمار کئے جانے والے ممالک بھی اس کی برکات سے استفادہ کررہے ہیں۔ امریکہ ہو یا آسٹریلیا ہو یا براعظم یورپ کے امیر ممالک کے تشنہ باسی ہوں سب ہی پر تو یہ بارانِ رحمتِ ایزدی موسلا دھار انداز میں برس رہی ہے اور جب تک لِیظھِرہ علی الدِینِ کلِہ (سورۃ التوبہ : 33) کا وعدہ اپنی کامل آب وتاب سے پورا نہیں ہوجاتا۔ جلسہ سالانہ کی برکات کی یہ بادِنسیم چلتی رہے گی اور مخلص روحوں کو سیراب کرتی ہوئی ان کی دنیا کی محبت کو ٹھنڈا کرنے کا موجب بنتی چلی جائے گی۔ ان کے مولیٰ کریم اور رسول مقبول ﷺ کی محبت اُن کے قلب ونظر کو لپیٹ لے گی۔ یہ مخلصین دنیا سے ایسے کٹ جائیں گے کہ اُن کو آخرت کا سفر مکروہ معلوم نہ ہوگا۔ اس مقصد کے حصول کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

”قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت وفرصت وعدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوسکیں۔“

پھر فرماتے ہیں:

”حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کو سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے۔ اور اس جلسہ میں ایسے حقائق ومعارف کے سننے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔“

مزید فرماتے ہیں:

”ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوکر پہلے بھائیوں کا منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہوکر آپس میں رشتہ تودد وتعارف پذیر ہوتا رہے گا۔“

(باقی صفحہ 34)

مہمان نوازی۔ایک عظیم الشان خلق

مہمان نوازی اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے اور اُس کی رضا کے حصول کا باعث بنتی ہے

مکرم مولانا محمد مقصود احمد منیبؔ صاحب مربی سلسلہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ہمارے نبی کریم ﷺ کی شان میں فرماتا ہے کہ اے محمد ﷺ! یقیناً تو عظیم الشان اخلاق پر قائم ہے۔ خود اپنی بعثت کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”مجھے اعلیٰ ترین اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث کیا گیا ہے۔“

مکارم اخلاق میں جہاں اور بہت سے اخلاق ہیں اُن میں سے ایک عظیم الشان خلق مہمان نوازی کا خلق ہے۔ اِس خلق کو بھی آنحضرت ﷺ نے اپنے قول و فعل سے ہمارے لئے واضح فرما دیا ہے اور ایسا اُسوۂ چھوڑا جو ہمیشہ ہمارے لئے مشعلِ راہ رہے گا۔

قرآن کریم میں ہمیں انبیاء کرام علیہم السلام کے جن حالات و واقعات سے آگاہ کیا گیا ہے اُن میں مہمان نوازی کا خلق نمایاں ہو کر اُبھرتا ہے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب اُن کے پاس کچھ اجنبی معزز مہمان آئے تو اُن کی تواضع کے لئے بھنے ہوئے بچھڑے کا گوشت پیش فرما دیا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ اِس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

”کیا تجھ تک ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر پہنچی ہے؟ جب وہ اُس کے پاس آئے تو اُنہوں نے کہا سلام! اُس نے بھی کہا سلام! (اور جی میں کہا) اجنبی لوگ (معلوم ہوتے ہیں)۔ وہ جلدی سے اپنے گھر والوں کی طرف گیا اور ایک موٹا تازہ (بھنا ہوا) بچھڑا لے آیا۔“ (سورۃ الذاریات 51:25-27)

مہمان نوازی کے بارے میں آنحضرت ﷺ کا اُسوۂ حسنہ پیش خدمت ہے۔

آنحضرت ﷺ پر غارِ حرا میں جب پہلی وحی نازل ہوئی تو آپؐ گھبرائے ہوئے اِس حالت میں گھر آئے کہ آپؐ کا جسم کانپ رہا تھا اور گھبراہٹ کے مارے بخار نے آن لیا تھا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے بات سننے کے بعد آپؐ کو تسلی دیتے ہوئے جن چند اخلاق کریمہ کا ذکر فرمایا اُن میں ایک خلق مہمان نوازی اور تکریم ضیف کا بھی تھا۔ چنانچہ حضرت خدیجہؓ نے آپؐ کو تسلی دیتے ہوئے کہا:

”ہرگز ہرگز آپ کو کوئی گزند نہیں پہنچے گا۔ آپ تسلی رکھیں اور خوش ہو جائیں۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی بھی رسوا نہ کرے گا۔ اللہ کی قسم! آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، سچ بولتے ہیں، دوسروں کے بوجھ اُٹھاتے ہیں، ضرورت مندوں اور محتاجوں کی مدد فرماتے ہیں، مہمان کی مہمان نوازی اور تکریم کرتے ہیں اور آفاتِ سماوی کے نازل ہونے پر نیز حق کی خاطر لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔“

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ ”اقرء باسم ربک..... حدیث نمبر 4953)

آنحضرت ﷺ نے انسان کے ذمہ جو حقوق بیان فرمائے ہیں اُن میں مہمان کے حق کو بھی بیان فرمایا۔ چنانچہ عمرو بن عاصؓ کے صاحبزادے عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے ہاں آنحضرت ﷺ تشریف لائے۔ کہا کہ تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے اور تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الصوم، باب حق الضیف فی الصوم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرے۔

آنحضرت ﷺ کے اُسوہ سے ہمیں یہ بھی سبق ملتا ہے کہ آپؐ کی مہمان نوازی صرف مسلمانوں تک محدود نہ تھی بلکہ آپ کی مہمان نوازی کا دائرہ سب کے لئے وسیع تھا جس میں مومن و کافر کی بھی کوئی تمیز نہ تھی۔ اور آپؐ کی مہمان نوازی کا خلق ہی کئی کفار کو ایمان کی سعادت نصیب کرنے کا موجب ہو گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بار ایک کافر حضرت رسول اللہ ﷺ کے ہاں مہمان ٹھہرا۔ آپؐ نے اُس کے لئے ایک بکری کا دودھ دوہ کر لانے کے لئے فرمایا جو اُس کافر نے پی لیا۔ پھر دوسری اور تیسری یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ اگلی صبح اُس نے اسلام قبول کر لیا۔ آنحضرت ﷺ نے اُس کے لئے ایک بکری کا دودھ دوہنے کا ارشاد فرمایا جو اُس نے پی لیا۔ پھر آپؐ نے دوسری بکری کا دودھ لانے کا فرمایا تو وہ پورا دودھ ختم نہ کر سکا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مومن ایک آنت میں کھاتا ہے جب کہ کافر سات آنتوں کو بھرتا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل۔ مسند باقی المکثرین من الصحابۃ)

آنحضور ﷺ کی مہمان نوازی اپنے غریب صحابہ کے لئے کیا تھی اور کس قدر آپؐ اُن کا خیال رکھتے تھے حدیث میں مذکور درج ذیل واقعہ اِس امر پر روشنی ڈالتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ اُس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ ابتدائی ایام میں بھوک کی وجہ سے میں اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا یا زمین سے لگاتا تا کہ کچھ سہارا ملے۔ ایک دن میں ایسی جگہ پر بیٹھ گیا جہاں سے لوگ گزرتے تھے۔ میرے پاس سے حضرت ابوبکر صدیقؓ گزرے۔ میں نے اُن سے ایک آیت کا مطلب پوچھا۔ میری غرض یہ تھی کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں لیکن وہ آیت کا مطلب بیان کر کے گزر گئے۔ پھر حضرت عمرؓ کا گزر ہوا اور میں نے اُن سے بھی اُس آیت کا مطلب پوچھا۔ غرض یہی تھی کہ وہ کھانا کھلائیں لیکن وہ بھی آیت کا معنی بتا کر چلے گئے۔ پھر میرے پاس سے آنحضرت ﷺ گزرے تو آپؐ نے تبسم فرمایا۔ میری حالت دیکھی اور میرے دل کی کیفیت کو بھانپ لیا۔ آپؐ نے بڑے مشفقانہ انداز میں فرمایا: اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! حاضر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا میرے ساتھ آؤ۔ میں آپ کے پیچھے پیچھے ہولیا۔ جب آپؐ گھر پہنچے اور اندر جانے لگے تو میں نے بھی اندر آنے کی اجازت مانگی۔ میں آپؐ کی اجازت سے اندر آگیا۔ آپؐ نے دودھ کا ایک پیالہ پایا۔ آپؐ نے پوچھا یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ گھر والوں نے بتایا کہ فلاں شخص یا فلاں عورت تحفتاً دے گئی ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ابو ہریرہ! صفہ میں رہنے والے سب لوگوں کو بلا لاؤ۔ یہ لوگ

اسلام کے مہمان تھے اور اُن کا نہ کوئی گھر بار تھا نہ کاروبار۔ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس صدقہ کا مال آتا تو اُن کے پاس بھیج دیتے اور خود کچھ نہ کھاتے۔ اور اگر کہیں سے تحفہ آتا تو آپ صفہ والوں کے پاس بھی بھیجتے اور خود بھی کھاتے۔ بہر حال رسول کریم ﷺ کا یہ فرمان کہ میں اُن کو بلا لاؤں مجھے ناگوار گزرا کہ ایک پیالہ دودھ ہے یہ اہل صفہ میں کس کس کے کام آئے گا، میں اس کا زیادہ ضرورت مند تھا تا کہ پی کر کچھ تقویت حاصل کرتا۔ پھر جب اہل صفہ آ جائیں اور مجھے ہی رسول اللہ ﷺ اُن کو پلانے کے لئے فرمائیں تو یہ اور بھی برا ہوگا۔ بہر حال رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی تعمیل کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ چنانچہ میں اہل صفہ کو بلا لایا۔ جب سب آ گئے اور اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے تو رسول کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ اُن کو باری باری پیالہ پکڑاتے جاؤ (میں نے دل میں خیال کیا مجھ تک تو اب یہ دودھ پہنچنے سے رہا)۔ بہر حال میں یہ پیالہ لے کر ہر آدمی کے پاس جاتا۔ جب وہ سیر ہو جاتا تو دوسرے کے پاس اور جب وہ سیر ہو جاتا تو تیسرے کے پاس، یہاں تک کہ آخر میں میں نے پیالہ آنحضرت ﷺ کو دیا کہ سب کے سب سیر ہو کر پی چکے ہیں۔ پیالہ میں نے آپؐ کے ہاتھ پر رکھا۔ آپؐ نے میری طرف دیکھا اور تبسم فرمایا پھر کہا: اے ابو ہریرہ! میں نے کہا یا رسول اللہ! فرمائیے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا اب تو صرف ہم دونوں رہ گئے ہیں، بیٹھو اور خوب پیئو۔ میں پھر پینے لگا۔ چنانچہ جب بھی میں پیالے سے منہ ہٹاتا تو آپؐ فرماتے ابو ہریرہ اور پیئو۔ جب اچھی طرح سیر ہو گیا تو عرض کیا جس ذات نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے اس کی قسم اب تو بالکل گنجائش نہیں۔ چنانچہ میں نے پیالہ آپ کو دے دیا۔ آپؐ نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور پھر بسم اللہ پڑھ کر دودھ نوش فرمایا۔ (صحیح بخاری۔ کتاب الرقاق، باب کیف کان عیش النبی صلی اللہ علیہ و سلم و اصحابہ و تخلیھم من الدنیا)

آنحضور ﷺ کی تربیت کے نتیجہ میں آپؐ کے صحابہؓ میں بھی مہمان نوازی کے خلق کی شان بڑی نمایاں نظر آتی ہے۔ ایک انصاری صحابی کی مہمان نوازی کا واقعہ جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا بھی اظہار ہوا، یوں مذکور ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسافر آنحضرت ﷺ کے پاس آیا۔ آپؐ نے گھر کہلا بھیجا کہ مہمان کے لئے کھانا بھجواؤ۔ جواب آیا کہ پانی کے سوا آج گھر میں کچھ نہیں ہے۔ اِس پر آنحضرت ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ اس مہمان کے کھانے کا بندوبست کون کرے گا؟ ایک انصاری نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں انتظام کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ گھر گیا اور اپنی بیوی سے کہا آنحضرت ﷺ کے مہمان کی خاطر مدارات کا اہتمام کرو۔ بیوی نے جواباً کہا کہ آج گھر میں تو صرف بچوں کے کھانے کے لئے ہے۔ انصاری نے کہا اچھا تو کھانا تیار کرو، پھر چراغ جلاؤ اور جب بچوں کے کھانے کا وقت آئے تو اُن کو تھپ تھپا کر اور بہلا کر سلا دو۔ چنانچہ عورت نے کھانا تیار کیا، چراغ جلایا اور بچوں کو (بھوکا ہی) سلا دیا۔ پھر چراغ درست کرنے کے بہانے اُٹھی اور جا کر چراغ بجھا دیا اور پھر دونوں مہمان کے ساتھ بیٹھے بظاہر کھانا کھانے کی آوازیں نکالتے اور چٹخارے لیتے رہے تا کہ مہمان سمجھے کہ میزبان بھی میرے ساتھ بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں۔ اِس طرح مہمان نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور وہ خود بھوکے سو رہے۔ صبح جب وہ انصاری رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے ہنس کر فرمایا کہ تمہاری رات کی تدبیر سے تو اللہ تعالیٰ بھی ہنسا۔ اِسی موقع پر یہ آیت نازل ہوئی ''یہ پاک باطن اور ایثار پیشہ مخلص مومن اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں جب کہ وہ خود ضرورت مند اور بھوکے ہوتے ہیں اور جو نفس کے بخل سے بچائے گئے وہی کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔''

(صحیح بخاری۔ کتاب المناقب، باب یوثرون علی انفسھم ولو کانا بھم خصاصۃ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ سے بھی ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک مہمان نوازی کی کتنی زیادہ اہمیت تھی۔ آپؑ کے ارشادات اور سیرت کے واقعات سے اِس بارے میں ہمیں پتہ چلتا ہے۔

قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مہمان نوازی کا یہ عالم تھا کہ شروع میں جب مہمانوں کی زیادہ کثرت نہیں تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحت بھی نسبتاً بہتر تھی تو آپؑ اکثر مہمانوں کے ساتھ اپنے مکان کے مردانہ حصہ میں اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے اور کھانے کے دوران ہر قسم کی بے تکلفانہ گفتگو کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ گویا ظاہری کھانے کے ساتھ علمی اور روحانی کھانے کا دسترخوان بھی بچھ جاتا تھا۔ ایسے موقعوں پر آپؑ عموماً ہر مہمان کا خود ذاتی طور پر خیال رکھتے تھے اور اِس بات کی نگرانی فرماتے تھے کہ اگر کبھی دسترخوان پر ایک سے زیادہ کھانے ہوں تو ہر شخص کے سامنے دسترخوان کی ہر چیز پہنچ جائے۔ عموماً ہر مہمان کے متعلق دریافت فرماتے رہتے تھے کہ کسی خاص چیز مثلاً دودھ یا چائے یا لسّی یا پان کی عادت تو نہیں اور پھر حتی الوسع ہر ایک کے لئے اُس کی عادت کے موافق چیز مہیا کرتے تھے۔ بعض اوقات اگر آپ کو معلوم ہوتا کہ کسی مہمان کو اچار کا شوق ہے اور اچار دسترخوان پر نہیں ہوتا تھا تو خود کھانا کھاتے کھاتے اُٹھ کر اندرون خانہ تشریف لے جاتے اور اندر سے اچار لا کر ایسے مہمان کے سامنے رکھ دیتے تھے۔ اور چونکہ آپؑ بہت تھوڑا کھانے کی وجہ سے جلد شکم سیر ہو جاتے تھے اس لئے سیر ہونے کے بعد بھی آپ روٹی کے چھوٹے چھوٹے ذرّے اُٹھا کر منہ میں ڈالتے رہتے تھے تا کہ کوئی مہمان اس خیال سے کہ آپ نے کھانا چھوڑ دیا ہے دسترخوان سے بھوکا ہی نہ اُٹھ جائے۔

(سیرت طیبہ۔ صفحہ 113)

حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ:

''حضرت صاحب مہمانوں کی خاطر داری کا بہت اہتمام رکھا کرتے تھے۔ جب تک تھوڑے مہمان ہوا کرتے تھے آپؑ خود اُن کے کھانے اور رہائش وغیرہ کا انتظام کیا کرتے تھے۔ جب مہمان زیادہ ہونے لگے تو خدام حافظ حامد علی صاحبؓ، میاں نجم الدین صاحبؓ وغیرہ کو تاکید فرماتے رہتے تھے کہ دیکھو مہمانوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ اُن کی تمام ضروریات، خورد نوش و رہائش کا خیال رکھا کرو۔ بعض کو تم شناخت کرتے ہو اور بعض کو نہیں۔ اِس لئے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر اُن کی تواضع کرو۔ سردی کے ایّام میں فرمایا کرتے کہ مہمانوں کو چائے پلاؤ۔ اُن سب کی خوب خدمت کرو۔ اگر کسی کو علیحدہ کمرے یا مکان کی ضرورت ہو تو اس کا انتظام کر دو۔ اگر کسی کو سردی کا خوف ہو تو لکڑی یا کوئلہ کا انتظام کر دو۔''

(ذکر حبیبؑ از حضرت مفتی محمد صادق صاحب، صفحہ 195)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں:

ایک شب کا ذکر ہے کہ کچھ مہمان آئے جن کے واسطے جگہ کے انتظام کے لئے حضرت اماں جان حیران ہو رہی تھیں کہ سارا مکان تو پہلے ہی کشتی کی طرح پُر ہے اب اِن کو کہاں ٹھہرایا جائے۔ اُس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اکرام ضیف کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بیوی صاحبہ کو پرندوں کا ایک قصہ سنایا۔ چونکہ میں بالکل ملحقہ کمرے میں تھا اور کواڑوں کی ساخت پرانے طرز کی تھی جن کی اندر کی آواز بآسانی دوسری طرف پہنچتی رہتی ہے

اس واسطے میں نے اس سارے قصہ کو سنا۔

"فرمایا: دیکھو! ایک دفعہ جنگل میں ایک مسافر کو شام ہوگئی۔ رات اندھیری تھی۔ قریب کوئی بستی اُسے دکھائی نہ دی اور وہ ناچار ایک درخت کے نیچے رات گزارنے کے واسطے بیٹھ رہا۔ اُس درخت کے اُوپر ایک پرندے کا آشیانہ تھا۔ پرندہ اپنی مادہ کے ساتھ باتیں کرنے لگا کہ دیکھو یہ مسافر جو ہمارے آشیانے کے نیچے زمین پر آبیٹھا ہے یہ آج رات ہمارا مہمان ہے اور ہمارا فرض ہے کہ اس کی مہمان نوازی کریں۔ مادہ نے اس کے ساتھ اتفاق کیا اور ہر دو نے مشورہ کر کے یہ قرار پایا کہ ٹھنڈی رات ہے اور اس ہمارے مہمان کو آگ تاپنے کی ضرورت ہے اور تو کچھ ہمارے پاس نہیں ہم اپنا آشیانہ ہی توڑ کر نیچے پھینک دیں تا کہ وہ ان لکڑیوں کو جلا کر آگ تاپ لے۔ چنانچہ اُنہوں نے ایسا ہی کیا اور سارا آشیانہ تنکا تنکا کر کے نیچے پھینک دیا۔ اس کو مسافر نے غنیمت جانا اور اُن سب لکڑیوں کو تنکوں کو جمع کر کے آگ جلائی اور تاپنے لگا۔ تب درختوں پر اس پرندوں کے جوڑے نے پھر مشورہ کیا کہ آگ ہم نے اپنے مہمان کو بہم پہنچائی اور اس کے واسطے سینکنے کا سامان مہیا کیا۔ اب ہمیں چاہئے کہ اسے کچھ کھانے کو بھی دیں۔ اور تو ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہم خود ہی اس آگ میں جا گریں اور مسافر ہمیں بھون کر ہمارا گوشت کھالے۔ چنانچہ اُن پرندوں نے ایسا ہی کیا اور مہمان نوازی کا حق ادا کیا۔" (ذکرِ حبیب۔صفحہ 86-87)

چنانچہ حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں:

"ایک دفعہ دو شخص منی پور آسام سے قادیان آئے اور مہمان خانہ کے پاس پہنچ کر لنگر خانہ کے خادموں کو اپنا سامان اتارنے اور چارپائی بچھانے کو کہا لیکن ان خدام کو اس طرف فوری توجہ نہ ہوئی اور وہ ان مہمانوں کو یہ کہہ کر دوسری طرف چلے گئے کہ آپ یکہ سے سامان اتاریں چارپائی بھی آجائے گی۔ اُن تھکے ماندے مہمانوں کو یہ جواب ناگوار گزرا اور وہ رنجیدہ ہو کر اُسی وقت بٹالہ کی طرف واپس روانہ ہو گئے۔ مگر جب حضرت صاحبؑ کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو آپ نہایت جلدی ایسی حالت میں کہ جوتا پہننا بھی مشکل ہو گیا۔ اُن کے پیچھے بٹالہ کے رستہ پر تیز تیز قدم اُٹھاتے ہوئے چل پڑے۔ چند خدام بھی ساتھ ہو لئے۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ روایت کرتے ہیں کہ میں بھی ساتھ ہو لیا۔ حضرت صاحب اُس وقت اتنی تیزی کے ساتھ اُن کے پیچھے گئے کہ قادیان سے اڑھائی میل پر نہر کے پُل کے پاس اُنہیں جالیا اور بڑی محبت اور معذرت کے ساتھ اصرار کیا کہ واپس چلیں اور فرمایا آپ کے واپس چلے جانے سے مجھے بہت تکلیف ہوئی ہے۔ آپ یکہ پر سوار ہو جائیں میں آپ کے ساتھ پیدل چلوں گا مگر وہ احترام اور شرمندگی کی وجہ سے سوار نہ ہوئے اور آپؑ اُنہیں اپنے ساتھ لے کر قادیان واپس آگئے اور مہمان خانہ میں پہنچ کر اُن کا سامان اُتارنے کے لئے آپ نے اپنا ہاتھ یکہ کی طرف بڑھایا مگر خدام نے آگے بڑھ کر سامان اتار لیا۔ اس کے بعد حضرت صاحب اُن کے پاس بیٹھ کر محبت اور دلداری کی گفتگو فرماتے رہے اور کھانا وغیرہ کے متعلق بھی پوچھا کہ آپ کیا کھانا پسند کرتے ہیں اور کسی خاص کھانے کی عادت تو نہیں؟ اور جب تک کھانا نہ آیا آپ ان کے پاس بیٹھے ہوئے بڑی شفقت کے ساتھ باتیں کرتے رہے۔ دوسرے دن جب یہ مہمان واپس روانہ ہونے لگے تو آپ نے دودھ کے دو گلاس منگوا کر اُن کے سامنے بڑی محبت سے پیش کئے اور پھر دو اڑھائی میل پیدل چل کر بٹالہ کے رستے والی نہر تک چھوڑنے کے لئے اُن کے ساتھ گئے اور اپنے سامنے یکہ پر سوار کرا کے واپس تشریف لائے۔" (اصحاب احمد۔جلد چہارم،صفحہ 112-113)

اسی عظیم خُلق کے نتیجہ میں لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بنیاد رکھی گئی۔

اسی طرح حضرت ڈاکٹر محمد مفتی صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دوستوں کی بہت خدمت کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ میں حضور کی ملاقات کے لئے قادیان آیا۔ میں نے مسجد مبارک میں حضور سے ملاقات کی۔ باتیں کرتے رہے۔ فرمانے لگے "مفتی صاحب آپ کو بھوک لگی ہوگی میں آپ کے لئے کھانا لاتا ہوں۔" میں نے سمجھا اندر سے کسی خادمہ کے ہاتھ کھانا بھیج دیں گے۔ حضور ایک کھڑکی میں سے تشریف لایا کرتے تھے جو کہ مسجد کی طرف کھلتی تھی۔ چند منٹ کے بعد وہ کھڑکی کھلی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ حضور خود مجمع اُٹھائے ہوئے ہیں جس میں سالن اور روٹی رکھی ہوئی تھی، آئے۔ بے اختیار میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ تو اس پر حضورؑ نے فرمایا "مفتی صاحب! آپ روتے کیوں ہیں۔ ہم تو اپنے دوستوں کی اس لئے خدمت کرتے ہیں تا کہ وہ بھی اپنے دوستوں کی خدمت کریں۔ اور ہم تو لوگوں کی خدمت کے لئے آئے ہیں۔ آپ اس قدر پریشان کیوں ہوتے ہیں۔" میں نے کہا کہ دیکھو یہ خدا کا پاک مسیح میرے جیسے نابکار کی خدمت کرتا ہے۔ کس قدر حیرت کا مقام ہے۔ اصل میں (برگزیدہ) دنیا کی خدمت کے لئے آتے ہیں۔ وہ دنیا کے لئے ایک نمونہ ہوتے ہیں تا کہ لوگ ان کے اُسوہ سے سبق حاصل کریں۔ (اخبار الحکم 14 نومبر 1936ء، صفحہ 3)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ مہمان نوازی کے خلق کے بارے میں خطبہ جمعہ 22 جولائی 2005ء میں احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"مہمان نوازی انبیاء کے خُلق میں سے ایک اعلیٰ خُلق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذکر میں اس کو یوں بیان فرمایا ہے کہ جب آپ کے پاس معزز مہمان آئے تو سب سے پہلا کام جو آپ نے کیا وہ یہ تھا کہ فَرَاغَ اِلٰٓی اَھْلِہٖ ...... (الذاریات 51:27) یعنی وہ جلدی سے اپنے گھر والوں کی طرف گیا اور ایک موٹا تازہ بھنا ہوا بچھڑا لے آیا۔ تو آپ نے مہمانوں سے یہ نہیں پوچھا کہ دور سے آئے ہو یا نزدیک سے آئے ہو، یا بھوک لگی ہے یا نہیں لگی، کھانا کھاؤ گے یا نہیں کھاؤ گے، بلکہ فوری طور پر گھر کے اندر گئے اور کھانا تیار کروا کر لے آئے۔ تو یہ خُلق ہے جو اللہ والوں کا مہمانوں کے ساتھ ہوتا ہے اور ہمارے نبی کریم ﷺ جن کو اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں کا جامع اور افضل الرسل فرمایا ہے ان میں تو یہ خُلق ایسا قائم تھا جس کی مثال نہیں۔ مختلف قسم کی نیکیوں میں سے ایک نیکی مہمان نوازی بھی ہے جو بندے کو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے اور اس کی رضا حاصل کرنے کا باعث بنتی ہے۔"

(خطبات مسرور۔جلد 3، صفحہ 429)

پس ان تمام ارشادات و واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں مہمان نوازی کے خُلق کی کتنی زیادہ اہمیت ہے۔ آج ہمیں اس خُلق کو اپنانے اور اس کو زندہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان تمام باتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ماحول میں نفاست کا اظہار ہونا چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جلسہ گاہ اور اس کے ماحول میں نفاست کا اظہار ہونا چاہئے اس طرف توجہ کریں۔ کسی قسم کا بھی گند نہیں ہونا چاہئے، ایک بھی لفافہ، پلیٹ، کپ، گلاس وغیرہ کہیں پڑا نظر نہ آئے صفائی کا یہ شعبہ بڑا فعال ہونا چاہئے۔ صفائی کا معیار اعلیٰ ہونا چاہئے، صفائی مہمانوں پر اور دیکھنے والوں پر بہت اثر پیدا کرتی ہے۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن 17 جون 2005ء)

جلسہ سالانہ کے دن قریب آگئے ہیں

جلسہ سالانہ کی بنیاد سیّدنا امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک ہاتھوں سے 1891ء میں رکھی گئی۔ آپ نے اس جلسہ کے آغاز کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اسی کی طرف سے ملنے والی راہنمائی کے نتیجہ میں فرمایا اور اسی وقت یہ بھی اعلان فرما دیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے جاری ہونے والا ایک انتظام ہے جو دنیا میں پھیلتا چلا جائے گا اور اس کا فیض ساری دنیا کو اپنے احاطہ میں لے لے گا۔

1891ء کے پہلے جلسہ میں صرف 75 مخلصین جماعت نے شرکت کی۔ کیسے فدا کار اور خوش نصیب تھے وہ شرکاء جلسہ جن کے اسمائے گرامی ہمیشہ ہمیش کے لئے تاریخ احمدیت کا حصہ بن گئے۔ جلسہ سالانہ سال بہ سال ترقی کرتا گیا اور اس کا دامن فیض وسعت پذیر ہوتا رہا۔ ہندوستان کی تقسیم کے بعد پاکستان اور ہندوستان دونوں ملکوں میں مرکزی جلسے بڑی شان سے ہونے لگے اور پھر دنیا کے باقی ملکوں میں بھی ان جلسوں کی داغ بیل پڑی اور اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ جلسہ دنیا کے کم و بیش ایک سو سے زائد ممالک میں ہر سال منعقد ہوتا ہے۔

جلسہ سالانہ کیا ہے؟ رحمت کا ایک بادل ہے جو ساری دنیا پر چھا گیا ہے اور اس بادل سے اترنے والی روحانی بارشیں قریہ قریہ اور بستی بستی بندگان خدا کے دلوں کو علوم و معرفت سے سیراب کرتی چلی جاتی ہیں۔

الحمدللہ کہ اب اس جلسہ سالانہ کے دن بہت قریب آگئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اس کی تائید و نصرت اور حفاظت کے سایہ میں یہ جلسہ سالانہ جو جماعت احمدیہ کینیڈا کا بیالیسواں جلسہ سالانہ ہے امسال بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار مورخہ 6 تا 8 جولائی 2018ء ایئرپورٹ کے قریب انٹرنیشنل سینٹر، مسی ساگا میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ۔

یہ جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کینیڈا کا ایک نہایت ایمان افروز روحانی جلسہ ہوتا ہے۔

یہ دنیاوی میلوں اور اجتماعوں کی کیفیت کے برعکس نہایت مؤثر روحانی تاثیرات کا حامل ہوتا ہے۔ حصول علم و معرفت اور قرب مولیٰ کی راہوں کے متلاشی، عشاقِ اسلام و احمدیت، بیرون ممالک اور کینیڈا کے دور دراز شہروں سے اس نیک ارادہ سے اس جلسہ میں شمولیت کے لئے آتے ہیں کہ ہمیں صحبت صالحین سے مستفید ہونے کا موقع ملے گا اور ہم روحانی اعتبار سے ایک نئی زندگی لے کر اور اپنے سینوں میں خدمت اسلام کا عزم صمیم لے کر اپنے گھروں کو واپس لوٹیں گے۔ یہی وہ اعلیٰ مقاصد ہیں جن کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے مخلصین کے لئے نہایت درد سے بیش قیمت مقبول دعائیں کیں۔ خدا کرے کہ ان دعاؤں کا فیض جلسہ میں شامل ہونے والوں کو ہمیشہ پہنچتا رہے۔ آمین۔

اس روحانی جلسہ کے ماحول کا اندازہ اس بات سے بخوبی کیا جا سکتا ہے کہ یہ دعاؤں، ذکرِ الٰہی اور مومنانہ محبت و اخوت کے پاکیزہ ماحول میں منعقد ہوتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے آئینہ دار اس جلسہ سالانہ میں روزانہ نماز تہجد اور نمازوں کا باجماعت اہتمام کیا جاتا ہے۔ روزانہ درس القرآن اور درس الحدیث پیش کیا جاتا ہے۔

کینیڈا کے دور دراز شہروں اور بیرون ممالک سے آئے ہوئے ہزار ہا مخلصین کو باہم متعارف ہونے اور باہمی محبانہ تعلقاتِ اخوت استوار کرنے کا موقع ملتا ہے۔ مختلف رنگ و نسل اور قومیتوں کے لوگ پہلی بار بھی اس محبت اور وارفتگی کے عالم میں ملتے ہیں کہ گویا لمبے عرصہ کے بعد دو بھائی ایک دوسرے سے مل رہے ہوں۔ اور ایسا کیوں نہ ہو؟ احمدیت کی برکت سے دیس بدیس کے اجنبی اور ناواقف لوگ رشتہ اخوت میں منسلک ہو چکے ہیں اور جلسہ سالانہ کے دن ان روحانی بھائیوں اور بہنوں کے باہم ملنے اور رشتۂ اخوت کو مضبوط تر کرنے کے دن ہوتے ہیں۔

پھر جلسہ کے دنوں میں نئے احمدیوں کو دیکھنے اور ملنے کا موقع ملتا ہے۔ نیز دوران سال رخصت ہو جانے والے بھائیوں اور بہنوں کے لئے دعائے مغفرت کا بھی موقع ملتا ہے۔ الغرض بے شمار روحانی اور علمی فوائد ہیں جو شرکائے جلسہ کو ان تین بابرکت دنوں میں نصیب ہوتے ہیں۔

جلسہ سالانہ کے ایام میں علماء سلسلہ کے نہایت علمی، تحقیقی، تربیتی اور تبلیغی خطابات ہوتے ہیں اور سارا وقت دعاؤں، عبادات اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں بسر ہوتا ہے۔ ان ایمان افروز خطابات سے سامعین کو بیش قیمت نکاتِ معرفت سے اپنے دامن بھرنے کی توفیق ملتی ہے۔ ذہنوں کو جلاء اور دل کو پُر جوش ولولہ نصیب ہوتا ہے۔

یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرکز سے ازراہِ شفقت مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب مفتی سلسلہ اور مکرم سید طاہر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اشاعت (ایم ٹی اے پاکستان) کو جلسہ سالانہ کینیڈا میں شرکت کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اس جلسہ میں درج ذیل موضوعات پر علمائے سلسلہ خطاب فرمائیں گے۔

- ☆ بدعات اور بدرسوم کے خلاف جہاد
- ☆ برکاتِ نظامِ جماعت: جان و مال اور عزت کی قربانی کے تناظر میں
- ☆ خلافت: اتحادِ انسانیت کا ایک ذریعہ
- ☆ نماز اور دعا کی برکات
- ☆ صحابہؓ رسول کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
- ☆ آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
- ☆ کیا ہمارے اموال اور ہماری اولاد محض ایک آزمائش نہیں ہیں؟
- ☆ دورِ حاضر کے بڑھتے ہوئے معاشرتی مسائل اور ان کا حل
- ☆ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عدلِ کامل کا اعلیٰ معیار
- ☆ مسیح موعودؑ کی صداقت کا ایک عظیم الشان آسمانی نشان 1882 کا ستارہ ذوالسنین

(باقی صفحہ 34)

سولھویں اور آخری قسط

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا 2016ء

کیلگری میں پیس سمپوزیم کے بارہ میں بعض معزز مہمانوں کے تاثرات، کینیڈا کے Indigous باشندوں کی تنظیم کے وفد سے ملاقات، واقفین نو بچوں اور بچیوں کے ساتھ مجلس سوال و جواب، اہم اور زریں نصائح، تقریب آمین، انفرادی ملاقاتیں، کیلگری سے روانگی اور لندن میں ورودِ مسعود

مکرم مولانا عبدالماجد طاہر صاحب، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کینیڈا 2016ء کا دورہ نہایت کامیاب و کامران، ایمان افروز واقعات، شاندار فتوحات اور عظیم الشان نشانات سے معمور، بے شمار برکات اور دُور رس نتائج کا حامل رہا۔

یہ دورہ کئی حوالوں سے تاریخی اہمیت کا حامل تھا۔ ایک تو جماعت احمدیہ کینیڈا نے جماعت کے پچاس سال مکمل ہونے کی مناسبت سے بعض تقریبات کا اہتمام کیا تھا۔ دوسرے تین مساجد کا افتتاح ہونا تھا۔ تیسرے ملک شام سے دوصد کے قریب احمدی آئے ہوئے تھے۔ ان کی اکثریت نومبائعین کی تھی اور انہوں نے پہلے کبھی کسی خلیفہ کو نہ بالمشافہ دیکھا تھا اور نہ کبھی ملاقات کی تھی۔

اس بابرکت دورہ کی تفصیلی روداد مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن نے بڑی محنت سے سپردِ قلم فرمائی جو ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن میں قسط وار مسلسل چھپ چکی ہے۔ اور افادۂ عام کے لئے احمدیہ گزٹ کینیڈا میں اب اس دورہ کی آخری قسط ہدیہ قارئین کی جارہی ہے۔ (ایڈیٹر)

11 نومبر 2016ء بروز جمعۃ المبارک

(حصہ دوم)

کھانے کے اختتام پر بعض مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے ان مہمانوں سے گفتگو فرمائی۔ مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں۔

آج کی اس تقریب میں کینیڈا کے Indigenous باشندوں کی تنظیم First Nations کا 16 افراد پر مشتمل وفد بھی شامل ہوا۔

اس وفد کے ممبران نے میٹنگ روم میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقات کرنے والوں میں!

1. Mr. Alvin Manitopyes
Elder of the Cree and Saulteaux Nation

2. Mr. Jason GoodStriker
سابق نائب چیف برائے اسمبلی آف نیشن

3. Mr. Henry Holloway
Stony Nation کے ایلڈر اور سابق کونسلر

4. Mr. Gilbert Francis
Elders of Stony Nation

5. Lowa Beebe of First Nation
ریجنل چیف آف اسمبلی کے ایگزیکٹو اسسٹنٹ

6. Dan Crane
Tsuu Tina Nation کے چیف

7. Mr. Lee Crowchild
Tsuu Tina Nation کے ڈائریکٹر زفار پبلک ورکس

اور بعض دیگر ایلڈرز شامل تھے۔

اس وفد نے اپنے روایتی انداز میں حضور انور کو خوش آمدید کہا اور وفد کے لیڈر نے کہا کہ ہم خلیفۃ المسیح کو اپنی سرزمین پر خوش آمدید کہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی اور ان کے رہن سہن، رہائش، تعلیم کی سہولیات اور ذرائع آمد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ وفد کے ممبران نے بتایا کہ کینیڈا کی تاریخ میں پہلی بار ہماری قوم کے چند لوگ کینیڈا کی پارلیمنٹ میں آئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: میں جب دوبارہ آوں گا تو انشاء اللہ آپ کے علاقہ میں بھی آوں گا۔ اس پر وفد کے ممبران نے کہا ہمیں بہت خوشی ہوگی۔ ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

وفد کے ایک ممبر نے عرض کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب نے ہماری آنکھیں کھول دی ہیں۔

وفد کے ممبران نے عرض کیا کہ یہاں کینیڈا میں جماعت کے ممبران نے ہم سے رابطہ کیا۔ اپنا ہاتھ ہمارے لئے آگے بڑھایا تو اس سے ہم بہت خوش ہوئے ہیں۔

حضور انور کے استفسار پر وفد کے سربراہ نے بتایا کہ ہم اپنی قبائلی روایات پر بھی عمل کرتے ہیں اور مذہبی لحاظ سے عیسائیت پر عمل کرتے ہیں۔

اس وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات آٹھ بجے تک جاری رہی۔

بعد ازاں اس تقریب میں شامل ہونے والے بعض دوسرے مہمانوں نے بھی حضور انور سے ملاقات کی اور شرف مصافحہ حاصل کیا اور درخواست کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوائی۔

حضور انور نے از راہ شفقت ان مہمانوں سے گفتگو بھی فرمائی۔

آٹھ بج کر دس منٹ پر یہاں سے روانگی ہوئی اور آٹھ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت النور کیلگری تشریف لے آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مہمانوں کے تاثرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطاب نے اس تقریب میں شامل ہونے والے سب مہمانوں پر گہرا اثر چھوڑا۔ بعض

مہمانوں نے برملا اپنے دلی جذبات اور تاثرات کا اظہار کیا۔ یہاں ان مہمانوں میں سے بعض کے تاثرات پیش کئے جا رہے ہیں۔

☆ ایک مہمان Cole Smith جو کہ Jubilee 286 Legion کی نمائندگی کرتے ہیں انہوں نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر مجھے لگا کہ خلیفہ لوگوں کو متحد کرنے کے لئے کوشاں ہیں قطع نظر اس کے کہ کون کہاں سے آیا ہے اور اس کا مذہب کیا ہے۔ میرے خیال میں دنیا میں امن کے قیام کا یہی سب سے بہترین طریقہ ہے۔

☆ کیلگری شہر کے میئر ناہید نینشی (Naheed Nenshi) صاحب نے کہا: خلیفۃ المسیح کا آج کا خطاب معرکۃ الآراء تھا جس میں انہوں نے بڑی جرات کے ساتھ اسلام کی پُرامن تعلیم کو پیش کیا اور کہا کہ اسلام میں کسی بھی قسم کی شدت پسندی کی گنجائش نہیں۔ مسلمانوں کی نمائندگی میں ایسی بات سننا خوش آئند ہے۔

میں نے خلیفۃ المسیح کو بتایا کہ جماعت احمدیہ کا اپنی تعداد سے بہت بڑھ کر معاشرہ میں اثر و رسوخ ہے۔ آج کا پروگرام بہت شاندار تھا اور میں امید کرتا ہوں کہ جماعت کے لیے اگلے 50 سال اس سے بھی بہتر ہوں گے۔

☆ ایک مہمان Moe Aymri صاحب جو کہ سابق ممبر آف Legislative اسمبلی ہیں وہ بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں نے خلیفۃ المسیح کا آج پیغام سنا اور مجھے یہ کہنا پڑے گا کہ یہ بالکل صحیح پیغام ہے۔ یہی اصل اسلام ہے۔ میں بھی ایک مسلمان ہوں اور مجھے پتہ ہے کہ اسلام شدت پسندی کی تعلیم ہرگز نہیں دیتا۔ اور جو لوگ ایسے ہیں ان کا اسلام سے قطعاً کوئی واسطہ نہیں ہے۔

☆ ایک نجی کمپنی کے CEO کوری لینٹرمین (Corey Lanterman) بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مجھے خوشی ہے کہ میں نے اس پروگرام میں شرکت کی اور خلیفۃ المسیح کا خطاب سنا۔ کیونکہ میرے اسلام کے بارہ میں جو غلط تصورات تھے ان کی اصلاح ہوئی۔ لوگوں کو چاہئے کہ خلیفۃ المسیح کی آواز کو سنیں تا کہ انہیں پتہ چلے کہ اسلام ایک پُرامن مذہب ہے۔ اسی طرح سوشل میڈیا یا اور دیگر میڈیا میں بھی اس پیغام کو وسعت ملنے کی ضرورت ہے۔

☆ ایک مہمان Yogi Schultz اپنی اہلیہ کے ساتھ پروگرام میں شامل ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا: میں جماعت کی کاوشوں پر حیران ہوں کہ کس طرح اتنے شاندار پروگرام منعقد کرتی ہے جس سے خلیفہ کی آواز بااثر طور پر لوگوں تک پہنچتی ہے اور انتہا پسندی کا قلع قمع ہوتا ہے۔

ان کی اہلیہ نے کہا: موجودہ حالات اور میڈیا میں مختلف قسم کی منفی باتیں سننے کے بعد خلیفہ کا پرامن پیغام سنا تو بہت اچھا لگا۔ مجھے خوشی ہے کہ میں اس پروگرام میں شامل ہوئی۔

☆ ایک ممبر آف پارلیمنٹ درشن سنگھ صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرے خیال میں خلیفۃ المسیح نے جو پیغام دیا ہے اسے مزید پھیلانا چاہئے۔ اس پیغام کی آج سخت ضرورت ہے۔ جو کام خلیفۃ المسیح کر رہے ہیں اس کی دنیا کو بہت ضرورت ہے۔ انہوں نے اسلام کی اصل تعلیم بیان کرنے کے ساتھ بڑی جرات کے ساتھ حق کو حق کہا۔

☆ البرٹا کے منسٹر آف ہیومن سروسز اور Legislative Assembly کے ممبر عرفان صابر صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آج کا پروگرام نہایت خوبصورت اور بہت منظم تھا۔ خلیفۃ المسیح محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کا جو پیغام دنیا کو دے رہے ہیں یہ بہت ہی زبردست اور وقت کی ضرورت کے عین مطابق ہے۔ یہاں یہ دیکھ کر بھی اچھا لگا کہ زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی نمائندگی تھی۔

☆ کینیڈین ٹرانسپلانٹ آرگنائزیشن کے پروونشل ڈائریکٹر Shawna Reeve نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح کا پیغام بہت ہی خوبصورت اور وقت کی ضرورت کے مطابق تھا۔ مجھے اچھا لگا کہ ایک مختلف مذہب سے تعلق رکھنے کے باوجود مجھے اس پروگرام میں مدعو کیا گیا۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر میری سوچ بدل گئی ہے اور اب میں ایک مثبت سوچ کے ساتھ یہاں سے جا رہا ہوں۔

☆ ایک وکیل Fraser صاحب بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ موصوف نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح کا یہ پیغام یقیناً بہت ضروری تھا۔ کینیڈا کے رہنے والوں کے لئے یہ پیغام اس لئے بھی اہم ہے کہ ہم ایک ایسے ملک کے باسی ہیں جہاں مختلف قوموں اور مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ بستے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو سننا اور ایک دوسرے کو جاننا یقیناً ہمارے لئے بہتر ہے۔

☆ کینیڈا کے سابق وزیر اعظم سٹیفن ہارپر (Stephen Harper) بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ انہوں نے کہا: میں نے خلیفۃ المسیح کو متعدد مقامات پر خطاب کرتے ہوئے سنا ہے۔ اور انہوں نے ہمیشہ اسلام کا پرامن پیغام دنیا تک پہنچایا ہے اور آج شام بھی یہی کیا۔ یہ ایک عظیم الشان پیغام ہے جو ان کی جماعت کے تمام ممبران کا عکس بھی ہے۔

میرے خیال میں خلیفہ کے ریمارکس بہت ہی ضروری اور اہم ہیں اور ہر ایک کو ان کو سننے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ آج کے دور میں انتہا پسند عناصر اسلام کو بدنام کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور عام لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ یہی اصل اسلام ہے۔ اس لئے ایسے وقت میں خلیفۃ المسیح کا یہ خطاب نہایت ہی موزوں ہے۔ اسلام کا مطلب ہی امن ہے، اسلام کا مطلب اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق ہے۔

خلیفہ نے ان تمام مسائل پر اور دنیا کے دیگر مسائل خاص طور پر مشرق وسطی کے موضوع پر نہایت پُرحکمت روشنی ڈالی۔ یہ بہت ہی مشکل امر تھا لیکن انہوں نے بڑی ہی دانشمندی کے ساتھ اس پر بحث کی۔ میں ان تمام لوگوں کو اس بات کی تلقین کروں گا کہ اگر انہوں نے حضور کا خطاب نہیں سنا تو وہ ضرور اسے سنیں۔

☆ تقریب میں شامل ایک اور مہمان نے کہا: یہ ایک زبردست اور منظم پروگرام تھا۔ اس کے ذریعہ ہم نے بہت معلومات حاصل کیں۔ آج دنیا کو اس پیغام کی اشد ضرورت ہے اور میں جماعت احمدیہ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے یہ بابرکت کام کیا اور میری دعا ہے کہ اللہ اس جماعت کو آئندہ بھی ایسے اچھے کام کرنے کی توفیق دے۔

☆ تقریب میں شامل ایک اور مہمان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جب خلیفۃ المسیح مسجد کے افتتاح کے لئے تشریف لائے تو میری ان سے ملاقات ہوئی۔ بہت ہی کم لوگ ہوتے ہیں جنہیں مل کر ہم ایک اطمینان محسوس کرتے ہیں اور ایک خوبصورت احساس دل میں پیدا ہوتا ہے اور یہی میری کیفیت ہے اور اس سے زیادہ اپنے جذبات کو الفاظ میں ڈھالنا مشکل ہے۔

☆ کالج کے لیکچرار وقار راجہ صاحب اور ان کی اہلیہ شازیہ تسنیم صاحبہ بھی اس تقریب میں شامل ہوئیں۔ پروگرام کے بعد انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ہمیں اندازہ نہیں تھا کہ آج کا پروگرام اتنا زبردست ہوگا۔ جب خلیفۃ المسیح کا خطاب سنا تو ہم نے اپنے دلوں میں امن محسوس کیا۔ ان کا سارا پیغام امن پر مشتمل تھا۔ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ انہوں نے واقعتاً اسلام کی اصل تصویر پیش کی نہ کہ وہ تصویر جو داعش اور دیگر تنظیمیں بگاڑ کر پیش کرتے ہیں۔ خلیفہ نے پیغام دیا کہ

اسلام صرف اور صرف امن کا مذہب ہے۔

☆ ساؤتھ ایشین کمیونٹی کے سیکرٹری رسپال سنگھ صاحب نے کہا: میں نے قادیان میں اپنی تعلیم حاصل کی ہے۔ ہمارا کالج قادیان کی مسجد سے بہت قریب تھا۔ اور میں اس جماعت کو بہت قریب سے جانتا ہوں۔ اور یہ بہت ہی اچھی جماعت ہے۔ میں جب سے یہاں کیلگری آیا ہوں۔ ہمیشہ جماعت کے ساتھ ایک زندہ تعلق رکھا ہے۔ آج کا پروگرام بھی بہت عمدہ رہا۔

☆ Red Deer College کے CEO جو وارڈ (Joe Ward) بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں بہت خوش قسمت ہوں کہ میری خلیفۃ المسیح سے انفرادی ملاقات ہوئی۔ حضور ایک باکمال شخصیت اور لیڈر ہیں۔ میری عمر کا بیشتر حصہ پاکستان میں گزرا ہے۔ اس وجہ سے اسلام کا مجھے شروع سے ہی خاصہ تعارف تھا۔ خلیفۃ المسیح کا پیغام ہمارے کالج کے لئے بہت ضروری ہے جہاں دس ہزار طالب علم اور 1400 کے قریب کارکنان ہیں۔ ان سب کے لئے یہ پیغام انتہائی موثر ہے۔

☆ Eura West Investment کے صدر Sam Seebo صاحب نے کہا: میں انتہائی خوش قسمت ہوں کہ اس میں شامل ہوئی۔ اور میرا یہ یقین ہے ہم سب کو اللہ تعالیٰ کی اور اس کی مخلوق کی خدمت کرنی چاہئے۔ اور مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ اسی مقصد کے لئے کوشاں ہے۔

☆ کیلگری پولیس کے چیف Roger Chef صاحب نے کہا: یہ بہت ہی حوصلہ افزا بات ہے کہ آج کی خوفزدہ دنیا میں اتنا پرامن، پرامید اور دانشمندانہ پیغام سننے کو ملا۔ یہ ہماری روایات سے بہت مطابقت رکھتا ہے۔ اس لئے میں بہت خوش ہوں کہ آج کی رات میں نے بہت کچھ سیکھا۔

☆ سکھ کمیونٹی سے تعلق رکھنے والے ایک مہمان Sanjeev Khair نے کہا: میرے لئے یہ ایک انتہائی عاجز کردینے والا تجربہ تھا۔ خلیفۃ المسیح محض ایک مذہب کی راہنمائی اور نمائندگی نہیں کر رہے تھے بلکہ یہ تمام مذاہب کی نمائندگی کر رہے تھے۔ اور یہ بڑے اعزاز کی بات ہے۔ خلیفۃ المسیح نے واضح کردیا کہ بعض لوگ مذہبی کتابوں کی مختلف تشریحات کرتے ہیں لیکن کسی مذہب میں شدت پسندی کی تعلیم نہیں ملتی۔ جو لوگ بھی ایسا کرتے ہیں انہیں یا تو صحیح معلومات نہیں ہوتیں یا وہ غیرارادی طور پر یا وہ اپنی جہالت کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔

☆ سکھ کمیونٹی کے ایک دوست ایاب سنگھ صاحب نے کہا: میں نے قرآن پاک سے بہت سی اچھی چیزیں سیکھی ہیں۔ لیکن میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ مسلمان ممالک آپس میں کیوں لڑتے ہیں۔ جب اتنی واضح تعلیمات ہیں تو پھر جھگڑا کیسا؟ میری خواہش ہیکہ تمام مسلمان راہنما متحد ہوکر مشرق وسطیٰ میں قیام امن کی کوشش کریں۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت شاندار تھا۔ دنیا کو ایسی آواز کی شدت سے ضرورت ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ایسا نہیں ہے۔ کسی ایک گروپ کی وجہ سے اسلام کو اس کا ذمہ دار قرار نہیں دیا جاسکتا۔ بلکہ بہت سی اور قومیں بھی اس میں شامل ہیں۔ خلیفۃ المسیح نے بڑے اچھے رنگ میں اسلام کی پُرامن تعلیم کے بارہ میں بتایا کیونکہ میں نے بہت سے مخالف لوگوں سے اس کے برعکس سن رکھا تھا۔ اور میرا ذہن آج اسلام کے بارہ میں مزید کھلا ہے۔ امید ہے کہ یہ زینہ کی پہلی سیڑھی ثابت ہوگی اور محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں ایک شاندار پیغام ہے۔

☆ Royal Mountain Police کے چیف سپرنٹنڈنٹ Tony Hemry صاحب نے کہا: خلیفۃ المسیح کا خطاب سننا میرے لئے ایک اعزاز کی بات تھی۔ خلیفہ نے جو پیغام دیا وہ عقل کے مطابق تھا اور عالمگیر تھا۔ جیسا کہ خلیفہ نے خود بھی بتایا کہ پوری دنیا پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ کینیڈا کی عوام کے لئے بھی یہ پیغام بہت ضروری ہے کیونکہ اس سے ان کی غلط فہمیاں دور ہوں گی۔ مجھے تو پہلے سے ہی کسی حد تک تعارف تھا لیکن دوسروں تک بھی یہ پیغام پہنچنا بہت ضروری ہے۔ خلیفہ کا کسی اور کے ساتھ موازنہ کرنا حقیقتاً میرے لیے مشکل ہے۔ وہ ایک منفرد شخصیت ہیں۔

☆ تقریب میں شامل ایک اور مہمان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت موثر تھا اور انگریزی بہت عمدہ تھی۔ خلیفہ نے کافی اچھے نکات اٹھائے اور عالمی سطح کے حوالہ سے بھی روشنی ڈالی اور جو دنیا میں اس وقت اسلام یا انتہاپسندی کے حوالہ سے ہو رہا ہے اس بارے میں بھی بات کی۔ عام طور سے ایسی باتیں سامنے نہیں آتیں لیکن حضور نے کھل کر بات کی جو کہ بہت اچھا تھا۔ میرے خیال میں کینیڈین لوگوں کے لئے یہ پیغام سننا بہت ضروری ہے۔

☆ یونیورسٹی آف کیلگری کے Dean مسٹر Richard Cigertson صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفہ کا خطاب بہت ہی عمدہ تھا۔ اس طرح کے لیڈر کی موجودگی دنیا کے لئے باعث رحمت ہے۔

☆ یونیورسٹی آف کیلگری کی وائس چانسلر Elizabette Kennon نے کہا: خلیفہ کا خطاب بہت ہی شاندار تھا۔ ہماری آئندہ نسلیں جو ہمارے اداروں میں تیار ہو رہی ہیں ان کے لئے اس پیغام کا سننا بہت ضروری ہے۔ یہ پیغام وقت کا تقاضہ ہے۔

ہمارے پاس بہت سے مسلمان اور دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والے شاگرد بھی ہیں۔ اس لئے ایک دوسرے کی قدر کرنا، اور ایک دوسرے کو نہ صرف برداشت کرنا بلکہ ایک دوسرے سے اچھی باتیں لے کر معاشرہ تشکیل دینا بہت ضروری ہے۔ اس پیغام کی آواز مزید بلند ہونی چاہئے اور دنیا میں پھیلنا چاہئے۔ یہ آج کی دنیا کی ضرورت ہے!

☆ لیڈر آف دی البرٹا پارٹی اور کیلگری Elbow کی Legislative Assembly کے ممبر Gren Clark نے کہا: خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت ہی متاثر کن اور بروقت اور دنیا کے موجودہ حالات کے مطابق تھا۔ کیلگری اور کینیڈا کے لوگوں کو پتہ چلا ہے کہ اسلام ایک پُرامن مذہب ہے۔ اور یہ بات ہمیں دوسروں تک بھی پہنچانی چاہئے۔ یہ پیغام باقی کینیڈین تک بھی پہنچنا انتہائی ضروری ہے کہ اسلام ایک پُرامن مذہب ہے کیونکہ حقیقت یہی ہے۔ میری درخواست ہے کہ خلیفہ اپنے اس پیغام کو جاری رکھیں کیونکہ یہ محبت کو فروغ دینے اور نفرت کو مٹانے کا پیغام ہے۔

☆ یونیورسٹی آف کیلگری کے ایک پروفیسر بھی اپنی اہلیہ کے ساتھ اس تقریب میں شامل تھے۔ انہوں نے کہا: خلیفۃ المسیح کا پیغام امن کا پیغام تھا جو بہت ضروری ہے۔ ہم بنیادی طور پر ڈچ ہیں اور ہمارے ہاں کہاوت ہے کہ (Unknown is Unloved) یعنی جس چیز کا علم ہی نہیں اس سے محبت کیسے ہوسکتی ہے؟ یہی حال اسلام کا ہے۔ جب اسلام کی حقیقت کا پتہ چلتا ہے تو وہ اچھا لگنے لگتا ہے۔ ہمیں آج حضور کو سننے کا موقع ملا ہے۔ آج سے اسلام کو ہم بہتر سمجھیں گے اور اسلام سے پہلے سے زیادہ محبت کریں گے۔

☆ ایک عیسائی پادری بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ انہوں نے کہا: احمدیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور یہ پرامن پیغام پر مشتمل ہے۔ میرے خیال میں آج خلیفۃ المسیح نے اس کی اچھی تشریح کی۔ اور یہ بہت اچھا کام ہے جو کہ ایک دوسرے سے تعلقات پختہ کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ میرا جماعت کے لیے یہی پیغام ہے کہ اس کام کو جاری رکھیں اور باہر نکل کر بھی یہ پیغام پہنچائیں اور معاشرہ میں تعلقات کو بڑھائیں اور مضبوط تر کرتے چلے جائیں۔

☆ ایک مہمان خاتون Lila Sherin جو کہ

Legislative Assembly کی ممبر ہیں انہوں نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا: میرے لیے یہ بڑے اعزاز کی بات ہے کہ مجھے اس پروگرام میں شرکت کرنے کا موقع دیا گیا۔خلیفۃ المسیح نے جو وقت یہاں ہمارے ملک میں گزارا ہے اس کا ہمارے ملک پر بہت خوشکن اثر ہورہا ہے۔میرے لئے بہت خوشی کی بات ہے کہ مجھے ایک ایسے عقل منداور عاجز انسان سے ملنے کا موقع ملاجن کا پوری دنیا میں چرچا ہے جو اسلام کی اصل تعلیم کواجاگر کرنے میں کوشاں ہیں۔یہ ہے تو اسلام کا پیغام مگر ہر کلچراس کو اپنا سکتا ہے۔

☆ سابق ممبر آف البرٹا اسمبلی شیراز شفیق صاحب نے کہا: خلیفۃ المسیح کا پیغام عین وقت کا تقاضا ہے جبکہ دنیا میں دوریاں پیدا ہورہی ہیں۔لیکن جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جو دوریاں ختم کرتی ہے اور تعلقات بڑھاتی ہے جو اپنا ہاتھ آگے بڑھاتی ہے۔

خلیفہ نے آج جو پیغام دیا وہ انتہائی سادہ مگر انتہائی اہم تھا۔ہمیں ایک ایسا معاشرہ تشکیل دینا ہے جہاں امن پھیلے۔

☆ کیلگری کی Legislative Assembly کے ممبر Bob Gill صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت موثر تھا اور اپنے اندر ایک رُعب لئے ہوئے تھا جس میں انہوں نے اسلام کی اصل تصویر دکھائی۔خلیفہ کی شخصیت بہت ہی بارعب ہے اور جرأت مندانہ لیڈرشپ ہے جو کھل کے دنیا کو حقائق سے آگاہ کررہی ہے۔جس دن خلیفہ کیلگری تشریف لائے میں بھی انہیں لینے گیا ہوا تھا اور تب زندگی میں پہلی بار میری خلیفہ سے ملاقات ہوئی۔میں ان کی بارعب شخصیت کو دیکھ کر گنگ سا ہوگیا تھا۔

☆تقریب میں شامل کونسلر Andre Shabot صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آج کی یہ تقریب بہت اچھا تجربہ تھا۔میں تسلیم کرتا ہوں کہ آج سے پہلے مجھے نہ تو اسلام اور نہ ہی قرآن کا صحیح علم تھا۔خلیفہ نے آج مجھے بتایا کہ اصل اسلام کیا ہے اور ابتدائی مسلمانوں نے جنگ کیوں کی تھی؟ خلیفہ نے مجھ پر واضح کردیا ہے کہ اسلامی تعلیمات حکمت سے پُر ہیں۔

عیسائی تعلیمات کے مطابق تو ایک گال پر طمانچہ کھانے کے بعد دوسرا آگے کردینا چاہیے۔اس لئے میرا نہیں خیال کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر خواہ کتنا بھی ظلم ہوتا وہ دفاعی جنگ کرنے کی اجازت دیتے۔لیکن اسلام کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ سال تک مظالم برداشت کئے اور اس کے بعد قرآن کریم نے انہیں دفاعی جنگ کی اجازت دے دی۔اس سے میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ عیسائیت حد سے زیادہ پُرامن مذہب ہے لیکن اسلام انسانی فطرت سے مطابقت رکھنے والا مذہب ہے اور اس کی تعلیمات میں عیسائیت کی نسبت زیادہ حکمت نظر آتی ہے۔

میرا ذاتی خیال یہی ہے کہ ہر وقت مار کھانے کے لئے تیار رہنے میں کوئی حکمت نہیں۔ایک وقت ایسا آتا ہے جب انسان کو اپنا دفاع کرنا پڑتا ہے۔اگر کوئی مجھ پر ایک یا دو دفعہ حملہ کرے تو شاید میں اپنا دوسرا گال بھی پیش کردوں لیکن جب وہ مجھ پر تیسری بار حملہ آور ہوگا تو میں اس کے آگے کھڑا ہوجاوں گا اور اپنا دفاع کروں گا۔اور بنیادی طور پر یہی اسلامی تعلیم ہے۔

☆ ایک غیر احمدی مسلمان خاتون صائمہ صاحبہ نے کہا: میں نے اب تک کینیڈا میں جتنی بھی تقاریب میں شرکت کی ہے، ان میں سے آج کی تقریب سب سے زیادہ شاندار تھی۔آج کی یہ تقریب امن، برداشت، محبت اور وقار کا عکس پیش کررہی تھی۔کاش کہ مسلم کونسل کے ممبران بھی اس تقریب میں شامل ہوتے تاکہ انہیں احمدیت کے بارہ میں پتہ چلتا اور ان کا تعصب ختم ہوتا۔خلیفہ کا ہر لفظ اپنے اندر عجیب شان رکھتا تھا۔

☆ کیلگری پولیس کے ایک آفیسر Bob Richie نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا: خلیفہ کا یہ خطاب نہایت دلچسپ تھا۔خلیفہ نے بتایا کہ اسلام کس طرح ملٹی کلچرازم کو فروغ دیتا ہے۔ایک عظیم مسلمان لیڈر سے امن کا پیغام سن کر بہت ہی اچھا لگا۔ہماری سوسائٹی میں اسی چیز کی ضرورت ہے۔خلیفہ تمام لوگوں کو یکجا کررہے ہیں اور بین المذاہب ڈائیلاگ کو فروغ دے رہے ہیں۔خلیفہ کی باتیں سیدھی میرے دل کو جا کر لگیں بالخصوص جب انہوں نے عالمی تعلقات کے حوالہ سے بات کی اور بتایا کہ ان مسائل کا کیسے حل نکل سکتا ہے۔اور انہوں نے قرآن کریم کے حوالے دے کر ثابت کیا کہ اسلام امن کا مذہب ہے اور مسلمانوں کو ہر حال میں صلح کی طرف ہاتھ بڑھانے کی تعلیم دی گئی ہے خواہ دوسرے فریق کی نیت خراب ہی کیوں نہ ہو۔

☆ تقریب میں شامل ایک معمر دوست David Gaskin صاحب نے حضور انور کے خطاب کے حوالہ سے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ تو صرف امن اور امن کا ہی پیغام تھا۔خلیفہ نے یہ ثابت کردیا کہ اسلام سے خائف ہونا سراسر بیوقوفی ہے۔انہوں نے بتایا کہ قرآن کسی قسم کے تشدد کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ ہمیں انصاف کی تعلیم دیتا ہے۔خلیفہ نے یہ ثابت کردی کہ 98 فیصد مسلمان اچھے لوگ ہیں اور اسلامی تعلیمات کی پیروی کرتے ہیں مگر صرف 2 فیصد ایسے ہیں جو اسلامی تعلیمات کے خلاف کام کررہے ہیں۔اور اس چیز کو صرف اسلام کے ساتھ جوڑا نہیں جاسکتا بلکہ ہر مذہب میں 2 فیصد کے قریب ایسے لوگ ہوتے ہیں جو دوسروں کو برا بھلا کہتے ہیں۔شمالی آئرلینڈ کی تاریخ کو دیکھ سکتے ہیں جہاں کیتھولک اور پروٹسٹنٹ عیسائیوں نے کئی دہائیوں تک ایک دوسرے کی خونریزی کی۔کیا وہ عیسائیت کا قصور تھا؟

خلیفہ کے الفاظ حکمت سے پُر تھے۔مجھے خاص طور پر خلیفہ کی یہ بات بہت پسند آئی کہ سیاستدانوں کو تفریق ڈالنے کی بجائے لوگوں کو متحد کرنا چاہیے۔خلیفہ نے جس جنگ کے حوالہ سے خبردار کیا میں اب اس پر ضرور غور کروں گا۔

☆ کینیڈا کے indigenous لوگوں کے ایک راہنما Jason Goodstriker نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مجھے پہلے کبھی قرآن پڑھنے کا موقع نہیں ملا تھا اور جس طرح خلیفہ نے قرآن کریم کے حوالہ جات بتائے وہ مجھے بہت اچھے لگے۔مجھے احساس ہوا کہ قرآن کریم تو دانائی اور حکمت کی کتاب ہے جو وہی تعلیمات دیتی ہے جو ہم نے اپنے بڑوں سے سیکھی ہے۔گو کہ ہم لوگ دنیا کے ایک دوسرے حصہ سے ہیں لیکن ہم بھی وہی زبان بولتے ہیں جو آپ لوگ بولتے ہیں۔یعنی امن کی زبان۔

☆ کینیڈا کی indigenous کمیونٹی کے ایک ممبر Lee Crowchild نے کہا: مجھے بہت اچھا لگا کہ خلیفہ وقت نے نہایت ایمانداری اور جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسلام پر لگائے جانے والے اعتراض، کہ اسلام دہشت گردی کی تعلیم دیتا ہے، کا مقابلہ کیا۔مجھے یہ بھی بہت اچھا لگا کہ خلیفہ نے اسلامی صحیفہ سے حوالہ جات دے کر ثابت کیا کہ ایسے اعتراضات غلط ہیں۔پھر خلیفہ نے جس طرح مغربی ممالک کو کہا کہ وہ مشرق وسطیٰ میں ہتھیار مہیا کررہے ہیں وہ بھی بالکل سچ ہے۔خلیفہ نے اسلامی جنگوں کی حکمت بیان کرتے ہوئے ایک فقرہ کہا کہ "to stop hand of oppression" یہ فقرہ مجھے بہت پسند آیا۔میں اسے ہمیشہ یاد رکھوں گا۔

میں جانتا ہوں کہ آپ کے خلیفہ ظلم اور تشدد کا مطلب بڑی اچھی طرح سمجھتے ہیں۔اس لئے میں نے محسوس کیا کہ خلیفہ ہماری تکلیف کو بڑی اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔

☆ ایک مہمان Anila Lee Yeun صاحبہ نے کہا:

مجھے بہت اچھا لگا کہ خلیفہ نے کینیڈا کے سابق وزیر اعظم کے سامنے مغربی دنیا کو بتایا کہ انہیں انصاف کرنا چاہئے اور دنیا کے مسائل میں اپنے کردار پر غور کرنا چاہئے۔ خلیفہ وقت نے بالکل درست فرمایا کہ دنیا کے مسائل کا ذمہ دار کسی ایک فریق کو نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔

☆ کونسلر Shane Keating نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرا تعلق آئر لینڈ سے ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ تنازعات کی بہت سی وجوہات ہیں اور صرف مذہبی تعلیمات کو موردِ الزام نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔ خاص طور پر جو حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے اسلحہ کی تجارت کے حوالہ سے بات کی ہے کہ کس طرح یہ بہت ساری جنگوں کا باعث بن رہی ہے اور کتنی معصوم جانوں کا ضیاع ہو رہا ہے، یہ بہت اہم بات ہے۔

☆ Kelly صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: سچ بتاؤں تو میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ کس قدر اہم پروگرام میں شرکت کرنے جا رہی ہوں۔ میں صرف اپنی دوست کو خوش کرنے آئی تھی لیکن میں بہت ہی خوش ہوں کہ میں آ گئی۔ میں نے کبھی ایسا پروگرام نہیں دیکھا جس میں ہر طرف مثبت سوچ ہو اور جماعت احمدیہ کے امام کا پیغام بہت ہی اعلیٰ ہے۔ مجھ جیسے کم علم کو بھی یہ بات اچھی طرح سمجھ آ گئی ہے کہ اسلام ایسا مذہب ہے جو ہر قوم، نسل اور مذہب کو خوش آمدید کہتا ہے۔ چنانچہ ہمیں ہرگز اسلام سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ضرورت ہے تو اس بات کی کہ ہم مسلمانوں کو بہتر طور پر جاننے کی کوشش کریں۔

غیر مسلم سکالرز کے جو حوالہ جات پیش کئے گئے وہ مجھے بہت اچھے لگے ہیں کہ کس طرح انہوں نے اپنا نقطہ نظر پیش کرتے ہوئے اسلام کے پیغمبر کو امن پسند ثابت کیا ہے۔

☆ Carmen صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ: پُرحکمت اور آنکھیں کھول دینے والا پروگرام تھا۔ میں عموماً بہت باتیں کرتی ہوں لیکن مجھے الفاظ نہیں مل رہے کہ میں اپنے تاثرات بیان کرسکوں۔

خلیفہ نے مجھے بہت متاثر کیا ہے، جس طرح سب مہمانوں کو خوش آمدید کہا، سب کا شکریہ ادا کیا، یہ بہت دل موہ لینے والا انداز تھا۔ خلیفہ نے جو بہت ہی پر حکمت خطاب کیا اور بتایا کہ مسلمانوں کی طرف سے بھی غلطیاں ہو رہی ہیں اور اسی طرح غیر مسلم دنیا سے بھی غلطیاں ہو رہی ہیں اور یہ کہ ہمیں ایک دوسرے کی غلطیوں سے سیکھنا چاہئے نہ کہ ایک دوسرے پر الزام لگائیں۔ خلیفہ نے بتایا کہ کس طرح مسلمانوں کو مجبور کیا گیا کہ وہ جنگ کریں اور جنگ کے دوران بھی انہوں نے معصوم لوگوں مثلاً مذہبی علماء یا معصوم خواتین اور بچوں پر حملہ نہیں کیا۔ اور یہ بھی بیان کیا کہ کس طرح اقوامِ متحدہ کو جس طرح انسانیت کی حفاظت کرنی چاہئے تھی، وہ نہیں کر رہی۔ یہ باتیں بہت متاثر کُن تھیں۔

☆ Bryan Littlechief صاحب اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں: جس طرح خلیفۃ المسیح نے امن کے قیام پر اپنے خطاب کو مرکوز رکھا، یہ بہت ہی اچھا انداز تھا۔ میں اسلام کے بارے میں بہت کم جانتا تھا، ڈرتا تھا اور میڈیا میں منفی کوریج کی وجہ سے مخمصے کا شکار تھا۔ میں سوچا کرتا تھا کہ کیا قرآن واقعی فساد کی تعلیم دیتا ہے؟ آج بالآخر مجھے اپنے سوالات کا جواب مل گیا ہے۔ خلیفہ نے قرآنِ کریم کے حوالے پیش کئے اور ثابت کیا ہیکہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ پہلے میں جب بھی سفر کے دوران کسی مشرقِ وسطیٰ سے تعلق رکھنے والے فرد سے ملتا تو ڈرتا تھا کہ وہ دہشت گرد حملہ نہ کر دے، لیکن مجھے آج معلوم ہوا ہے کہ اسلامی تعلیم سے خوفزدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ خلیفہ نے جو پیغام دیا ہے، ہمیں اس پیغام کی بہت ضرورت ہے، کیونکہ دنیا میں بہت فساد پیدا ہو چکے ہیں۔ خلیفہ نے سب کو بتایا کہ ہمیں نفرت کا مقابلہ ہمدردی اور پیار سے کرنا ہے۔ خلیفہ بہت روحانی شخصیت ہیں۔

☆ Ehab Ali صاحب بیان کرتے ہیں: میں نَومسلم ہوں اور یہ پہلا موقع ہے کہ میں احمدیوں کے کسی پروگرام میں شرکت کرر ہا ہوں۔ مجھے آپ کے خلیفہ کی باتیں سن کر اور انہیں دیکھ کر بہت خوشی ہو رہی ہے کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ یہاں صرف احمدیوں کا دفاع کرنے نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کا دفاع کرنے آئے ہیں، اسلام کی تعلیمات کا دفاع کرنے آئے ہیں۔ لہٰذا یہ تمام مسلمانوں کے لئے خدمت ہے اور اس کے لئے میں خلیفہ کا احسان مند ہوں۔ خاص کر جس طرح خلیفہ نے قرآنِ کریم کی تعلیمات پیش کر کے ہمارے مذہب کا دفاع کیا ہے، یہ بہت ہی متاثر کن ہے، کیونکہ یہی کتاب ہماری مستند ترین کتاب ہے۔ آج مجھے قرآنِ کریم کی بہت سی آیات کی بہتر انداز میں سمجھ آئی ہے اور میں نے سیکھا ہے کہ یہ آیات کس طرح پیش کرنی ہیں۔ آپ کو ایسے پروگرام دنیا کے تمام حصوں میں کرنے چاہئیں۔

☆ Bravinder Singh Sahota صاحب بیان کرتے ہیں: میں خلیفۃ المسیح کے خطاب سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ مرزا مسرور احمد بہت ہی مخلص رہنما ہیں جو دنیا کے تنازعات کو کلیۃً ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اس حوالہ سے ان کے الفاظ سچائی پر مبنی ہیں اور دنیا کی موجودہ صورتحال کی اہم ترین ضرورت ہیں۔ دنیا میں بہت بے چینی ہے کہ اسلام پر امن مذہب ہے یا انتہا پسندی کو فروغ دیتا ہے؟ اور کسی ایسی شخصیت کی ضرورت تھی، جو ان سوالات کے جواب دے اور دنیا کو حقیقت بتائے۔ تمام عالمِ اسلام میں خلیفہ کے علاوہ کوئی بھی ان سوالات کے جواب دینے کو تیار نہیں۔ آپ نے نہایت وضاحت کے ساتھ بتایا کہ اسلام شدت پسندی کو فروغ نہیں دیتا بلکہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی بھر جھگڑے سے اجتناب کیا اور جب ظلم کی انتہا ہوگئی تو اُس وقت دفاع کے طور پر جنگ کی۔

مجھے اب اسلام کی اصل تعلیمات سے آگاہی حاصل ہوئی ہے اور خلیفہ جیسی عظیم شخصیت کو دنیا بھر میں قیامِ امن کے لئے کوششیں کرتے دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ مجھے خوشی ہوئی ہے کہ جس طرح آپ نے مسلمان انتہا پسندوں کی کھل کر مذمت کی ہے۔ خلیفہ کے الفاظ نہایت سیدھے سادے لیکن جرات اور حکمت سے بھرے ہوئے ہیں۔

کیلگری میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پروگراموں کی غیر معمولی کوریج ہوئی اور لکھوکھہا لوگوں تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا۔

کیلگری Calgary میں میڈیا کوریج

کیلگری میں دو مختلف پروگراموں کے ذریعہ میڈیا میں وسیع پیمانے پر کوریج ہوئی۔

پیس سمپوزیم میں درج ذیل میڈیا اداروں نے شمولیت کی اور کوریج دی۔

1۔ CBC News

2۔ Global News

3۔ NewsTalk 770 ریڈیو سٹیشن

4۔ اس کے علاوہ 7 دیگر ریڈیو سٹیشنز نے بھی کوریج کی۔

اس طرح پیس سمپوزیم کی کوریج کے ذریعہ مجموعی طور پر 1.5 ملین افراد تک پیغام پہنچا۔

پیس سمپوزیم کے علاوہ کیلگری میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک انٹرویو بھی ہوا اور ایک پریس کانفرنس کا بھی انعقاد ہوا جس میں درج ذیل میڈیا کے نمائندگان شامل ہوئے۔

1۔ Canadian Press

2۔ The Calgary Herald

3- The Calgary Sun
4- Metro News
5- CBC News Calgary
6- CTV News Calgary
7- Global News
8- City TV
9- Radio Canada
10- CBC Radio Calgary
11- AM 660 News
12- RED FM

علاوہ ازیں AM 660 News ریڈیو اور City TV کے نمائندہ نے بھی حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔ اس طرح کیلگری میں اس انٹرویو اور پریس کانفرنس کے ذریعہ مجموعی طور پر 5 ملین لوگوں تک پیغام پہنچا۔

12 نومبر 2016ء بروز ہفتہ

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پونے سات بجے مسجد بیت النور میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پروگرام کے مطابق دس بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال لندن، مکرم عابد وحید خان صاحب انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس اور خاکسار عبدالماجد طاہر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دفتری ملاقات کی سعادت حاصل کی اور مختلف امور اور معاملات پر حضور انور نے ہدایات عطا فرمائیں۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج کے اس سیشن میں 53 خاندانوں کے 225 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان فیملیز کا تعلق درج ذیل چار جماعتوں سے تھا۔ ایڈمنٹن، Lloydminister، Fort McMurray اور وینکوور

ایڈمنٹن سے آنے والی فیملیز 325 کلومیٹر، لائیڈ منسٹر سے آنے والی فیملیز 570 کلومیٹر، Fort McMurray سے آنے والی 780 کلومیٹر اور وینکوور سے آنے والی فیملیز 950 کلومیٹر کا طویل فاصلہ طے کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بج کر پچاس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

اعلان نکاح و خطبہ نکاح

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پانچ نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

1۔ عزیزہ عدیلہ نعیم چوہدری بنت مکرم نعیم بشیر چوہدری صاحب کا نکاح عزیزم ریحان احمد وحید ابن مکرم نعیم احمد وڑائچ صاحب مربی انچارج ہالینڈ کے ساتھ طے پایا۔

2۔ عزیزہ فریحہ مومن صاحبہ بنت مکرم عبدالشاد مومن صاحب کا نکاح عزیزم عادل محمد ابن مکرم ادریس محمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

3۔ عزیزہ افشاں محمود چوہدری بنت مکرم خالد محمود چوہدری صاحب کا نکاح عزیزم آصف احمد ابن مکرم مصباح الدین احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

4۔ عزیزہ سارہ ملک بنت مکرم شکر اللہ ملک صاحب کا نکاح عزیزم مصور احمد ابن مکرم سرفراز خان صاحب کے ساتھ طے پایا۔

5۔ عزیزہ عائشہ منور صاحبہ بنت مکرم منور احمد صاحب کا نکاح عزیزم فہد اقبال چٹھہ ابن مکرم اقبال احمد چٹھہ کے ساتھ طے پایا۔

ان نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور نے فرمایا:

یہ نکاح جو میں نے اعلان کئے ہیں یا تو دونوں واقفِ نو ہیں یا ایک فریق ان میں سے واقفِ نو ہے۔ عموماً جیسے یہ آیات تلاوت کی جاتی ہیں ان میں سے ہر نئے شادی کرنے والے جوڑے کے لئے یہ ہدایت ہے کہ ایک دوسرے کے رشتے کا خیال رکھو۔ ایک دوسرے پر اپنا اعتماد بحال کرو، ہمیشہ سچائی پر قائم رہو اور اپنے کل کو بھی دیکھو کیسی ہے؟ پس یہ باتیں ہر قائم ہونے والے رشتہ کو یاد رکھنی چاہئیں۔ اگر اعتماد قائم کریں گے تو رشتے قائم رہنے والے ہوں گے۔ جو سچائی پر قائم ہوں گے اور قول سدید سچائی ہے۔ کوئی بات ایک دوسرے سے چھپانی نہیں ہے۔ رحمی رشتے ہیں، لڑکے کو اپنی ہونے والی بیوی یا بیوی کے رحمی رشتوں کا خیال رکھنا ہوگا۔ ان کا ادب و احترام کرنا ہوگا اور لڑکی کو بھی اپنے سسرالی رشتوں کا ادب و احترام کرنا ہوگا۔ تب ہی رشتے قائم رہتے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صرف دنیا پر نظر نہ رکھو بلکہ اپنی کل کو بھی دیکھو۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا حساب لینا ہے۔ ہمیشہ اس دنیا میں نہیں رہنا۔ آگے کی بھی زندگی ہے اور تقویٰ پر چلتے ہوئے آئندہ کی زندگی کا خیال رکھو اور تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنی آئندہ نسلوں اور بچوں کی کل کو سنوارو۔ ان کو دین پر قائم کرو۔ ان کو دنیاوی تعلیم و تربیت کے ساتھ دینی تعلیم و تربیت بھی دو تب ہی کامیاب شادیاں ہوں گی اور آئندہ نسلیں بھی کامیابی سے پروان چڑھیں گی۔ جو دین کی خادم ہوں گی اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث بنیں گی۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کو دنیاوی نعمتیں بھی عطا فرمائے گا۔ پس ہر قائم ہونے والے رشتہ کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔ اللہ کرے کہ ان خاندانوں میں قائم ہونے والے یہ رشتے ہر لحاظ سے بابرکت ہوں اور ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے والے ہوں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فریقین کو شرف مصافحہ بخشا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پانچ بج کر پچاس منٹ پر اپنے دفتر تشریف لائے اور مدرسہ حفظ القرآن میں تعلیم حاصل کرنے والے ایک طالب علم عزیزم ناصف مبشر سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا۔

تصاویر

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کی لابی میں تشریف لے آئے جہاں کیلگری ریجن کی مجالس عاملہ اور جماعتی عہدیداران اور کارکنان نے درج ذیل تیرہ گروپس کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

مجلس عاملہ جماعت Edmonton ویسٹ

مجلس عاملہ جماعت Edmonton ایسٹ

مجلس عاملہ جماعت وینکوور (Vancouver) اور صدران حلقہ

مجلس عاملہ جماعت کیلگری اور صدران حلقہ

مجلس عاملہ انصار اللہ ایڈمنٹن ایسٹ

مجلس عاملہ انصار اللہ ایڈمنٹن ویسٹ

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کیلگری ریجن

مجلس عاملہ انصار اللہ کیلگری ریجن

مجلس عاملہ جماعت Airedrie

مجلس عاملہ جماعت Chestermere

مجلس عاملہ جماعت Fort McMurray

Calgary Tour Team

کیلگری قافلہ ڈرائیورز اور حفاظت خاص ٹیم

تصاویر کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے۔ جہاں چھ بج کر بیس منٹ پر واقفاتِ نَو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

واقفاتِ نَو کی کلاس

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ فائزہ فاروق صاحبہ نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ ثمینہ جاوید صاحبہ نے پیش کیا۔

☆ اس کے بعد عزیزہ ساجعہ صدف صاحبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث مبارکہ پیش کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے۔

☆ بعد ازاں عزیزہ سدرہ صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

"صوفیاء نے لکھا ہے کہ جو شخص کسی شیخ یا رسول اور نبی کے بعد خلیفہ ہونے والا ہوتا ہے تو سب سے پہلے خدا کی طرف سے اس کے دل میں حق ڈالا جاتا ہے۔ جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا تعالیٰ کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا از سر نو اس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح و استحکام ہوتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا۔ اس میں بھی یہی بھید تھا کہ آپ کو خوب علم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرمادے گا۔ کیونکہ یہ خدا کا ہی کام ہے اور خدا کے انتخاب میں نقص نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس کام کے واسطے خلیفہ بنایا اور سب سے اول حق انہی کے دل میں ڈالا۔" (ملفوظات۔ جلد پنجم صفحہ 524-525)

☆ اس کے بعد عزیزہ عائشہ صدف صاحبہ نے درج ذیل نظم خوش الحانی سے پڑھی۔

خلیفہ کے ہم ہیں خلیفہ ہمارا
وہ دل ہے ہمارا آقا ہمارا

بعد ازاں عزیزہ فائزہ ماہم، ماریہ عثمان اور مہوش آفتاب نے درج ذیل عنوان پر ایک پریزینٹیشن دی۔ خلافت احمدیہ اور افراد جماعت کے درمیان محبت، ایک بے مثال روحانی تعلق۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفات نَو کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے واقفاتِ نَو سے دریافت فرمایا کہ حضور انور نے جلسہ کینیڈا کے موقع پر جو عورتوں سے خطاب فرمایا تھا اس کے پوائنٹس کسی کو یاد ہیں؟ آپ لوگ یہاں سے مہنگا ٹکٹ خرید کر جلسہ میں گئی تھیں تو کچھ تو یاد ہونا چاہئے۔

اس پر ایک واقفہ نَو نے عرض کیا: حضور نے فرمایا تھا کہ اگر ہر عورت اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے والی ہو تو وہ اپنی بچوں کی اچھی تربیت کرنے والی بھی ہوتی ہے۔ جب کوئی عورت اپنے بچوں کی اچھی تربیت کرے گی تو ہر لڑکا اچھا بیٹا، اچھا باپ اور اچھا خاوند ہوگا۔ اسی طرح ہر لڑکی اچھی بیٹی، اچھی بہو، اچھی ساس، اچھی نند بنے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اور اس طرح پھر امن قائم ہو جائے گا۔ گھروں کے اندر جھگڑے نہیں ہوں گے۔

☆ اس کے بعد ایک واقفہ نَو نے سوال کیا کہ حضور انور کی سب سے پسندیدہ Sushi کونسی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے کبھی نام نہیں دیکھے لیکن سوشی Sushi کی تقریباً ساری قسمیں ہی کھا لیتا ہوں۔

☆ ایک طالبہ نے سوال کیا کہ میاں بیوی کے رشتہ میں privacy کی کیا حدود ہیں؟ چوری چھپے ایک دوسرے کی باتیں سننا اور ایک دوسرے کی چیزوں کی تلاشی لینا وغیرہ ٹھیک ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ چیزیں غلط ہیں۔ اصل چیز اعتماد ہے۔ نکاح کے خطبہ میں جو آیات پڑھی جاتی ہیں ان میں دوسری یا تیسری ہدایت یہی ہے کہ سچائی پہ قائم رہو۔ سچائی سے مراد قولِ سدید ہے یعنی ایسا قول جس میں کسی بھی قسم کی بات کو Twist کرنے والی چیز نہ ہو۔ اگر قولِ سدید آجائے تو پھر کسی قسم کا کوئی تجسس نہیں رہتا اور نہ ہی کسی کی تلاشی لینے کی ضرورت پڑتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ویسے بھی اگر رشتوں کے درمیان اعتماد نہیں ہے تو رشتے قائم نہیں رہ سکتے۔ میاں بیوی کا رشتہ اعتماد کا رشتہ ہوتا ہے۔ ایک دوسرے پر confidence ہونا چاہئے۔ اصل چیز ہی اعتماد ہے اور اگر دونوں طرف سے اس کا خیال رکھا جا رہا ہو تو پھر سب ٹھیک ہے۔ تلاشی لینے یا اس قسم کی چیزیں اسی وقت پیدا ہوتی ہیں جب اعتماد نہ رہے۔ اور جب رشتوں میں اعتماد نہ رہے تو پھر دراڑیں پڑ جاتی ہیں اور جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے میں اکثر جوڑوں کو ہمیشہ کہا کرتا ہوں تم میاں بیوی ایک دوسرے کے لئے اپنی آنکھ اور زبان اور کان بند کرلو۔ اگر تمہیں کوئی خیال بھی آئے تو تم نے دوسرے کی برائیاں نہیں تلاش کرنی۔ اگر برا خیال ذہن میں آئے تو اپنی آنکھ بند کرلو اور اچھائی دیکھنے کے لئے آنکھ کھول لو۔ اگر تمہیں اپنے خاوند کی کوئی بات بری لگے اور تم اس پر کوئی comment کرنا چاہتی ہو تو بہتر ہے خاموش ہو جاو۔ اسی طرح اگر میاں بھی خاموش ہو جائے تو بہتر ہے۔ اگر کوئی اچھی بات ہو تو دونوں ایک دوسرے کی اچھی باتوں کو appreciate کرو اور ان کی تعریف کرو۔ بعض دفعہ لوگ کسی بری بات کو بڑھا چڑھا کر آگے بیان کرتے ہیں۔ اگر کوئی تمہارے خاوند کے خلاف ایسی بات کرے جس کے ذریعہ وہ تمہیں تمہارے خاوند کے خلاف کر رہا ہو تو ایسی صورت میں کان بند کرلو اور اسے کہہ دو کہ میں یہ بات نہیں سنوں گی۔ اسی طرح اگر کوئی خاوند سے اس کی بیوی کے بارہ میں بات کرے تو اسے نہیں سننی چاہئے۔

☆ اس کے بعد ایک واقفہ نَو نے سوال کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز روزانہ کتنی مرتبہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ویسے تو مختلف وقتوں میں اپنے کاموں کے لئے کئی مرتبہ قرآن شریف کو دیکھنا پڑھتا ہے۔ لیکن صبح میں کم از کم آٹھ نو رکوع ضرور پڑھ لیتا ہوں۔ فجر کی نماز سے پہلے بھی اور فجر کی نماز کے بعد بھی۔

☆ اس کے بعد ایک واقفہ نے پوچھا کہ اگر تیسری جنگِ عظیم ہوتی ہے تو اس کے کینیڈا پر کیا اثرات ہوں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کا اثر تو ساری دنیا پر ہوگا۔ ظاہر ہے کینیڈا بھی اس میں involved ہوگا۔ آج کل تم لوگ جو poppy لگائے پھرتے ہو یہ اسی وجہ سے ہے کہ دوسری جنگِ عظیم میں کینیڈا کے کئی ہزار آدمی مارے گئے تھے حالانکہ کینیڈا براہِ راست اس میں involve نہیں تھا۔ تو اب

جو جنگ ہوگی اس میں سارے ملک involved ہیں۔ آپ لوگوں نے عراق میں بھی فوجی بھیجے۔ پھر سعودی عرب سے جو اسلحہ کی deal ہوئی ہے اس میں بھی کینیڈا نے کئی بلین ڈالر کے ہتھیار اور ammunition بھیجا۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس میں کینیڈا بھی involved ہے۔ کینیڈا چاہے جتنا بھی دور ہے لیکن جنگ کا کچھ نہ کچھ اثر تو اس پر بھی ہوگا۔ لیکن یہ دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو عقل دے اور کوئی بھی ملک ایٹم بم کا استعمال نہ کرے۔ ورنہ اگلی نسلیں crippled ہو جائیں گی جو بڑی خطرناک چیز ہے۔

☆ ایک واقفہ نَو نے سوال کیا کہ میں بہت چھوٹی تھی جب ہماری فیملی ملاقات ہوئی تھی۔ دوبارہ ملاقات کس طرح ہوسکتی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب ماشاء اللہ جماعت اتنی بڑھ گئی ہے۔ تم نے تو چھوٹی عمر میں ملاقات کر لی تھی لیکن بہت سارے لوگ ہیں جنہوں نے کبھی بھی نہیں کی۔ ان کو بہرحال پہلے چانس ملے گا۔

☆ اس کے بعد ایک واقفہ نَو نے عرض کیا کہ میں وقفِ نَو کی تحریک میں شامل ہوں اور ایک مربی کی بیوی بھی ہوں۔ اس لئے مجھ پر نفس کا جہاد لازم ہے۔ لیکن بعض اوقات ایسی کیفیت طاری ہو جاتی ہے کہ نفسانی خواہشات کو دبانے کی کوشش تو کرتے ہیں لیکن نہ چاہتے ہوئے بھی وہ خواہشات غالب ہو جاتی ہیں۔ تو ایسا کیا کرنا چاہئے کہ ہم آسانی سے ان خواہشات کو دبا سکیں تا کہ وہ ہم پہ غالب نہ آئیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلی بات تو یہ ہے کہ اللہ ہر وقت یاد رہنا چاہئے۔ پھر ہر وقت ذہن میں رکھو کہ تم نے وقف کیا ہوا ہے۔ واقف زندگی کی بیوی بھی وقف ہوتی ہے۔ تم تو واقفہ نَو بھی ہو اس لئے تمہارا تو دوہرا وقف ہے۔ ایک واقفہ نَو کی حیثیت سے وقف اور دوسرا واقف زندگی کی بیوی کی حیثیت سے ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر اگر ایسی خواہشات آتی ہیں جو دنیاوی قسم کی ہوں جیسے دنیا کے پاس پیسہ ہے اور ہمارے پاس نہیں ہے۔ فلاں تو فلاں چیز خرید سکتا ہے اور ہم نہیں خرید سکتے۔ فلاں بڑے گھر میں رہتا ہے اور میں چھوٹے گھر میں رہتی ہوں۔ اس طرح بہت ساری خواہشات ہوتی ہیں تو اس وقت استغفار پڑھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو۔ استغفار کشائش پیدا کر دیتا ہے اور دوسرا قناعت بھی پیدا کر دیتا ہے۔ یہ میں اپنے تجربہ سے کہہ رہا ہوں۔ میں گھانا میں رہا ہوں اور وہاں جیسے حالات کہیں بھی نہیں تھے۔ تم لوگوں کا الاؤنس تو مہینہ چل جاتا ہے لیکن ہمارا الاؤنس پندرہ دنوں میں ختم ہو جاتا تھا۔ پھر ہمیں پتا ہے ہم کس طرح گزارا کرتے تھے۔ میں نے کبھی کہیں سے پیسے نہیں منگوائے نہ گھر سے اور نہ کہیں اور سے۔ جس طرح بھی ہوا گزارا کر لیا اور میری بیوی بچوں نے بھی ساتھ دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تو پہلی چیز یہی ہے کہ اس قسم کے خیال ہی نہیں آنے چاہئیں۔ ہمیشہ یہ ذہن میں رکھو کہ میں نے وقف کیا ہے اور واقفِ زندگی تو سپاہی ہوتا ہے۔ جب کوئی سپاہی یا فوجی میدانِ جنگ میں جاتا ہے تو یہ نہیں سوچتا کہ لوگ تو گھروں میں آرام کر رہے ہیں اور میں یہاں گولی کے سامنے کھڑا ہوں اور لڑائی کر رہا ہوں اور مجھے گولی بھی لگ سکتی ہے اور میں مر بھی سکتا ہوں۔ پس اسی طرح واقف زندگی کو بھی نہیں سوچنا چاہئے اور اس کا سب سے بڑا ہتھیار یہ ہے کہ نمازوں اور عبادتوں کے علاوہ استغفار کیا کرے۔ جب بھی اس قسم کے خیالات آئیں تو استغفار شروع کر دو۔ اس سے حالات بھی بہتر ہو جاتے ہیں اور قناعت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔

☆ اس کے بعد ایک واقفہ نَو نے سوال کیا کہ کیا حضور انور Climate Change پہ believe کرتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ساری دنیا کا climate change تو ہو رہا ہے لیکن یہ climate change اتنا خطرناک نہیں جتنا یہ extremists اور terrorists خطرناک ہو گئے ہیں۔ اب جب دنیا کی آبادی بڑھتی ہے تو لوگ deforestation کرتے ہیں یعنی جنگل کاٹتے ہیں۔ یہاں کیلگری میں بھی بہت ساری نئی development ہوئی ہے کیونکہ لوگوں کی آبادی بڑھ رہی ہے۔ آبادی بڑھنے کی وجہ سے صرف درخت نہیں کٹ رہے بلکہ کاریں بھی زیادہ چل رہی ہیں جس کی وجہ سے کاربن emission زیادہ ہوتی ہے۔ پھر آپ لوگوں کے گھروں میں گیس چلتی ہے وہ بھی ماحول کو pollute کر رہی ہے۔ تو یہ ساری چیزیں climate پر اثر تو ڈال رہی ہیں اور خطرناک بھی ہیں لیکن اتنی خطرناک نہیں جتنے terrorist خطرناک ہیں۔

☆ ایک واقفہ نَو نے عرض کیا کہ جتنی بھی شادی شدہ واقفات ہیں آپ ان کے لئے کچھ نصیحت فرمائیں کہ وہ کس طرح اپنی گھریلو ذمہ داریوں اور اپنے وقف میں balance create کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو تو واقفینِ زندگی کی بیویاں ہیں وہ تو خود بھی وقف ہیں۔ دوسرا میاں بیوی کے تعلقات کی بات ہے تو میں نے اس کی نصیحت کر دی ہے۔

تیسری بات یہ کہ جو واقفاتِ نَو غیر واقفینِ نَو کی بیویاں ہیں انہیں کیا کرنا چاہئے؟ تو اس حوالہ سے یاد رکھیں کہ چاہے آپ کی شادی واقفِ نَو سے ہوئی ہے یا کسی ایسے آدمی سے جو دنیا کے کام کر رہا ہے آپ کو ہمیشہ یہ احساس ہونا چاہئے کہ ہم وقفِ نَو ہیں اور ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے۔ یہ تو ایک عام احمدی کے لیے بیعت کا تقاضا ہے کہ اس نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے۔ اس لئے اگر کوئی دینی کام ملتا ہے تو اس کو کرنا چاہئے۔ اگر کوئی نہیں ملتا تو خود راستے explore کریں کہ ہم کس طرح دین کی خدمت کر سکتے ہیں۔ آپ اب پڑھی لکھی ہیں تو اخباروں میں article لکھیں۔ اسلام کے متعلق لوگوں کے جو شکوک ہیں انہیں ختم کریں۔ جماعتی رسالوں میں article لکھیں۔ اپنے رسالوں میں تربیت کے بارہ میں مضمون لکھیں۔ اسلام کے بارے میں دنیا کو بتائیں۔ اگر وقت ہو تو لٹریچر تقسیم کریں۔ اپنے دوستوں کا دائرہ بڑھائیں اور ان کو اسلام کے بارے میں بتائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: باقی گھر کے کام کرنے کے علاوہ گھر میں بیٹھ کر اپنا دینی علم بڑھاتی رہیں۔ لیکن یہ نہیں کرنا کہ خاوند گھر آئے تو کھانا بھی نہ پکا ہو۔ بچے سکول سے آئیں تو ان کو کہہ دیا کہ جاؤ فریج میں سے کیلا یا سیب نکال کر کھا لو یا ٹوسٹ پر مکھن لگا کر کھا لو۔ بیوی کا کام ہے کہ جب خاوند گھر میں آئے تو گھر بھی صاف ستھرا ہو اور کھانا بھی پکا ہو۔ بچے سکول سے گھر آئیں تو ان کو پتہ ہو کہ ماں کے پاس جائیں گے تو ہمیں محبت بھی ملے گی، پیار بھی ملے گا اور بھوکے سکول سے آئے ہیں تو ماں نے اچھا کھانا پکایا ہوگا۔ تو یہ ساری چیزیں balance کرنی ہیں۔ گھر کا ماحول ڈسٹرب نہیں ہونا چاہئے۔ اگر کسی اور کام کے لئے وقت نہیں ملتا تو کم از کم گھر بیٹھ کر اپنے دینی علم کو بڑھائیں۔ قرآن کریم پڑھیں، تفسیر پڑھیں، دینی کتابیں پڑھیں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں پڑھیں۔ اگر اردو نہیں آتی تو جو کتابیں انگلش میں ہیں وہ پڑھیں۔ تو یہ ساری چیزیں آئندہ بچوں کی تربیت میں کام آئیں گی۔

لیکن یہ بہانے نہیں ہونے چاہئیں کہ صبح سے شام تک لجنہ کی میٹنگز ہو رہی تھیں اس لئے باقی کام نہیں کر سکے۔ لجنہ میٹنگز میں گپیں زیادہ مارتی ہیں اور کام تھوڑے کرتی ہیں۔ اور لجنہ کو بھی چاہئے کہ اگر میٹنگ کے لئے ایک گھنٹہ مقرر کیا ہے تو وہی رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں باقی

تنظیموں کو بھی کہتا ہوں کہ اب تو مسجدیں بن چکی ہیں اور بڑے بڑے سنٹر ہیں۔ اس لئے اگر خدام، انصار اور لجنہ ایک ہی دن میں ایک وقت پر میٹنگ کرلیں تو آپ کے آنے جانے کا خرچ بھی کم ہو جائے گا۔ اگر دور سے آنا ہے تو وقت بھی بچ جائے گا اور پٹرول کا خرچ بھی کم ہو جائے گا۔ اور خاوند بھی نہیں چڑے گا کہ تم نے کیا مصیبت ڈالی ہوئی ہے ہر ہفتہ اجلاس ہو جاتا ہے۔ یا بیوی خاوند سے کہے گی کہ تم نے کیا مصیبت ڈالی ہے ہر روز خدام الاحمدیہ تمہیں بلا لیتی ہے۔ تو یہ ساری چیزیں آپ لوگوں نے حالات کے مطابق خود adjust کرنی ہیں تاکہ آپ لوگوں کے گھر بھی نہ خراب ہوں اور ساتھ ساتھ دین کی خدمت بھی ہوتی رہے۔

☆ ایک واقفہ نَو نے سوال کیا کہ اگر نماز میں صرف عورتیں ہوں اور امام بھول جائے تو عورت کو صرف تالی بجانے کی اجازت ہے لیکن امام کو اگر پھر بھی یاد نہ آرہا ہو تو کیا عورت بتا سکتی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں صرف ایک ہی امام ہے اور ساری عورتیں ہی ہیں تو پھر وہ خاص حالات بن گئے۔ ان حالات میں اجازت ہے۔ اگر گھر میں آپ کا بھائی نماز پڑھا رہا ہے یا ابا پڑھا رہے ہیں یا ماموں یا چچا پڑھا رہے ہیں اور پیچھے ساری عورتیں ہیں تو پھر اگر وہ بھول جائیں تو یاد کروا سکتے ہیں۔

☆ ایک واقفہ نَو نے سوال کیا کہ اگر کسی بات پر ساس سسر اور husband دونوں different opinion رکھتے ہوں تو کس کی بات سننی چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر کوئی ایسا مسئلہ ہے کہ گھر میں جھگڑا پیدا ہونے کا ڈر ہو تو پھر ہر لڑکی نے اپنے خاوند کی بات سننی ہے۔ آپ نے اپنے خاوندوں سے شادی کی ہے اس لئے اس کی بات سنو۔ لیکن ساس سسر سے بدتمیزی سے بات نہیں کرنی۔ ان کو غصہ چڑھے اور وہ ڈانٹیں تو کان بند کر لو۔ لیکن عورت کو خاوند کی بات سننی چاہئے اور پھر جب معاملہ ذرا ٹھنڈا ہو جائے تو پھر آرام سے، پیار سے خاوند کو سمجھاؤ کہ اگر ہم ماں باپ کی بات بھی مان لیتے تو کوئی حرج نہیں تھا۔

☆ ایک واقفہ نَو نے سوال کیا کہ اگر ایک گھر میں دو واقفینِ نَو لڑکے ہوں اور ان میں سے ایک مربی اور دوسرا مربی نہیں ہے تو کیا وہ جو مربی نہیں ہے اسے کہنا چاہئے کہ مربی زیادہ successful ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر دونوں واقفِ نَو ہیں اور ایک مربی بن گیا ہے اور دوسرا کم پڑھا ہوا ہے۔ یا اس نے پڑھائی ختم کر کے کوئی skill سیکھ لی، یا پلمبر بن گیا یا الیکٹریشن بن گیا تو اس صورت میں اس کو اس قسم کی باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔ یہ غلط چیز ہے۔ ہر ایک کا اپنا دماغ ہوتا ہے۔ ہاں اگر وہ نکما بن کر گھر میں بیٹھا ہوا ہے تو پھر ماں باپ کو ضرور کہنا چاہئے کہ جاؤ اور کچھ کام کرو۔ لیکن اگر کام کر رہا ہے یا اس نے کوئی ہنر سیکھ لیا ہے تو پھر اس کو کچھ کہنا غلط ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وقفِ نَو کے لحاظ سے دونوں برابر ہیں۔ لیکن اس وقت برابر تھے جب ماں باپ نے وقف کیا تھا۔ لیکن جو مربی بن گیا اس کا قدم آگے بڑھ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو جو صلاحیتیں دی تھیں وہ ان کو استعمال کر کے پڑھائی مکمل کر کے فیلڈ میں آ گیا۔ لیکن دوسرے نے grade 10 بھی پاس نہیں کیا تو وہ وقفِ نَو کی حیثیت سے برابر ہے لیکن جماعت کے کام کے لحاظ سے برابر نہیں ہے۔ باقی جہاں تک یہ بات ہے کہ ایک پیچھے رہ گیا اور دوسرا اوپر چلا گیا تو کیا سارے انسان برابر ہوتے ہیں؟ بحیثیت انسان تو برابر ہوتے ہیں لیکن ان میں سے ایک employer ہوتا ہے اور دوسرا employee ہوتا ہے۔ دونوں برابر تو نہیں ہوتے۔ ہیں تو دونوں انسان لیکن ایک اپنی صلاحیت اور قابلیت کی وجہ سے آگے بڑھ گیا اور industry چلا رہا ہے اور دوسرا مزدور رہ گیا۔

واقفاتِ نَو کی یہ کلاس سات بج کر بیس منٹ تک جاری رہی۔

اس کے بعد سات بج کر پچیس منٹ پر واقفینِ نَو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

12 نومبر 2016ء بروز ہفتہ

(حصہ دوم)

واقفینِ نَو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ کلاس

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم سید ذکی احمد جنود نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزم مدثر احمد نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم سائیب احمد چوہدری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ کا عربی متن پیش کیا۔ جس کا درج ذیل اردو ترجمہ عزیزم لبید احمد نے پیش کیا۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذکرِ الٰہی کرنے والے اور ذکرِ الٰہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔ یعنی جو ذکر الٰہی کرتا ہے وہ زندہ ہے اور جو نہیں کرتا وہ مردہ ہے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الدعوات، باب فضل ذکر اللہ تعالیٰ)

صحیح مسلم کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ گھر جن میں خدا تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے اور وہ گھر جن میں خدا تعالیٰ کا ذکر نہیں ہوتا ان کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الصلوٰۃ، باب استحباب الصلوٰۃ)

اس کے بعد عزیزم علی شاہان بٹ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

پیش کیا۔

☆ بعد ازاں عزیزم اوصاف احمد دانیال نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

زبانی اقرار کے ساتھ عملی تصدیق لازمی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرو اور یہی اسلام ہے اور یہی وہ غرض ہے جس کے لئے مجھے بھیجا گیا ہے۔۔۔ اسلام کا منشاء یہ ہے کہ بہت سے ابراہیم بنائے۔ پس تم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ ابراہیم بنو۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ولی پرست نہ بنو۔ بلکہ ولی بنو اور پیر پرست نہ بنو بلکہ پیر بنو۔

(ملفوظات۔ جلد دوم، صفحہ 138و139)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

"میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس راحت اور لذت سے حظ اُٹھایا ہے۔ یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔ پس میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں اور اس وقف کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ جوش عطا فرمایا ہے کہ اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جاوے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں ہے بلکہ تکلیف اور دُکھ ہوگا تب بھی میں اسلام کی خدمت سے رُک نہیں سکتا۔"

(ملفوظات۔ جلد اول، صفحہ 370)

☆ اس اقتباس کے پڑھے جانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کلاس میں موجود عمر کے لحاظ سے بڑے لڑکوں سے دریافت فرمایا کہ کسی کو اس کی سمجھ آئی ہے کہ حضرت اقدس مسیح

موعود علیہ السلام نے کیا فرمایا ہے؟

اس پر ایک لڑکے نے عرض کیا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس اقتباس میں فرماتے ہیں کہ آپ کو اپنی زندگی خدا تعالیٰ کے لئے وقف کرنی چاہئے۔ اور جو لوگ وقف کرتے ہیں ان کے پیچھے اس طرح نہیں پڑنا چاہیے کہ یہ بہت بڑے ولی اللہ ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ جو فقرہ ہے ولی پرست نہ بنو، ولی بنو۔ پیر پرست نہ بنو، پیر بنو۔ اس کا کیا مطلب ہے؟

اس پر لڑکے نے عرض کیا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ آپ ایسے لوگوں کے پیچھے پڑیں اور ان کے وسیلے سے خدا کو پانے کی کوشش کریں آپ خود کوشش کر کے وہ درجہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اور خدا سے آپ کا براہِ راست تعلق ہونا چاہئے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ٹھیک ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ میں تکبر پیدا ہو جائے کہ میں ولی بن گیا ہوں اور بہت اونچا ہو گیا ہوں اور اب لوگ میرے پاس آیا کریں اور دعا کروایا کریں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے اندر وہ خصوصیات پیدا کریں جو ولیوں میں ہوتی ہیں، جو نیک لوگوں میں ہوتی ہیں۔ اور ان کی خصوصیات کیا ہیں؟ وہی جو پہلے بیان ہوئیں۔ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خصوصیات اور آپ علیہ السلام کی خصوصیات کا قرآن مجید میں ذکر ہے اِبۡرٰهِیۡمَ الَّذِیۡ وَفّٰۤی۔ کہ وہ بڑے وفادار تھے۔ انہوں نے خدا تعالیٰ سے وفا کی اور اتنی وفا کی کہ اپنے بیٹے کو بھی قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اپنی بیوی کو جنگل میں چھوڑنے کو تیار ہو گئے۔ تو یہ وفاؤں کے معیار ہیں!

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس لئے ایک واقفِ نو اور واقف زندگی کو یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ میں فلاں جگہ جاؤں یا مجھے فلاں جگہ بھیجا جائے۔ اس کو مکمل طور پر اپنی وفا کا اظہار کرنا چاہئے کہ جماعت اور خلیفہ وقت مجھے جہاں بھیجیں گے میں وہاں چلا جاؤں گا اور جن حالات میں بھی رہنا پڑے میں وہاں رہوں گا۔ اور جن حالات میں بھی گزارا کرنا پڑے میں کروں گا۔ اس بات کا میں نے اپنے خطبہ میں بھی ذکر کیا تھا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ پیسے ملیں گے تو وقف رکھوں گا، نہیں ملیں گے تو نہیں رکھوں گا۔ بعض دفعہ واقفین زندگی کو ایسی جگہوں میں بھیجنا پڑتا ہے مثلاً افریقن ممالک میں یا غریب ملکوں میں جہاں بڑی مشکل سے گزارہ ہوتا ہے۔ لیکن ایک وقفِ نَو کا یہ کام ہے کہ وہ ہر خدمت کے لئے اپنے آپ کو تیار کرے۔

☆ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آپ میں سے کتنے ایسے ہیں جو اپنی پڑھائی کے بعد بھی اپنے وقف کو جاری رکھنا چاہتے ہیں؟ اس پر کلاس میں موجود تمام واقفینِ نَو نے اپنے ہاتھ بلند کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دوبارہ استفسار فرمایا کہ جہاں بھی جماعت بھیجے گی کیا آپ لوگ وہاں جانے کے لئے تیار ہو؟

اس پر تمام واقفینِ نَو نے اثبات میں جواب دیا۔

☆ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس ولی پرست نہ بنو۔ ولی بنو۔ پیر پرست نہ بنو، پیر بنو کے حوالہ سے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ بجائے اس کے کہ آپ لوگوں کے پاس دعا کروانے جاؤ آپ کا خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق اتنا ہونا چاہئے کہ خود بھی اپنے لئے دعائیں کر سکیں۔ اپنی عبادتوں کے معیار بھی بڑھاؤ اور نیک لوگوں کی خصوصیات کو اپنے اندر بڑھاؤ۔

☆ اس کے بعد ایک واقفِ نَو نے سوال کیا کہ یورپ اور کینیڈا وغیرہ میں جو self assisted death کی اجازت ہے اس کے بارہ میں ہمارا کیا نظریہ ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس کو یورپ میں mercy killing کہتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جتنی زندگی دی ہے چاہے وہ تکلیف دہ زندگی ہو وہ گزارنی چاہئے۔ ان ممالک میں اب وہ قدریں نہیں رہیں اس لئے ایسی باتیں سامنے آتی ہیں۔ جب بچے دیکھتے ہیں کہ ماں باپ اب بوڑھے ہو گئے ہیں اور بیمار ہو گئے ہیں تو وہ ان کو اٹھا کر old people houses میں پھینک آتے ہیں۔ اور ایسی جگہوں کا حال یہ ہے کہ ہیومن رائٹس والوں نے جب جا کر ایسی جگہوں کے جائزے لئے ہیں تو مختلف آرٹیکلز میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ایسے اداروں کا اسٹاف بوڑھوں سے بڑی بری طرح سے برتاؤ کر رہا ہوتا ہے۔ بعض ایسے مریض جو تکلیف میں ہوتے ہیں اور تکلیف کی وجہ سے جب شور مچاتے ہیں تو بعض جگہ ایسے کیسز بھی ملے ہیں کہ ان اداروں کے سٹاف نے ایسے مریضوں کے منہ کے اوپر تولیہ رکھ دیا تا کہ آوازیں نہ آئیں۔ اور جو attendant ہوتے ہیں وہ رات کو ان کی دیکھ بھال کرنے کی بجائے آپس میں تاش کھیلتے رہتے ہیں۔ تو جب اس طرح کی صورت حال ہوتی ہے اور تکلیف برداشت نہیں ہوتی، خاص طور پر کینسر کے مریضوں سے یا دوسری ایسی بیماریاں جو زیادہ تکلیف دہ ہیں تو mercy-killing کروا لیتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ یورپ میں بھی بعض جگہوں پر ہے مثلاً آسٹریا میں لوگ ایسا ٹیکہ لگوا کر یا دوسرے طریق سے اپنے آپ کو مروا لیتے ہیں۔ لیکن سارے ملکوں میں نہیں ہے۔ بہر حال یہ غلط طریقہ ہے۔ جب تک زندگی ہو گزارنی چاہئے اور بچوں کو بھی ماں باپ کا خیال رکھنا چاہئے تا کہ ان کے احساسات و جذبات مجروح نہ ہوں کہ وہ اپنے آپ کو مارنا چاہیں بلکہ بڑوں کی دعائیں لینی چاہئیں۔ اور اگر یہ قدریں قائم ہو جائیں تو میرا نہیں خیال کہ پھر بوڑھے اس طرف رخ کریں گے۔ بہت سی جگہوں پر ہمارے خدام جاتے ہیں اور وہ بتاتے ہیں کہ بوڑھے کہتے ہیں کہ ہمیں تو کوئی پوچھتا بھی نہیں۔ کئی کئی مہینے ان کے رشتہ دار انہیں پوچھنے نہیں آتے۔ اور ہمارے لوگ جب جاتے ہیں تو وہ لوگ بڑے خوش ہوتے ہیں۔ اس لیے آپ لوگ بھی خدام الاحمدیہ کے شعبہ خدمت خلق کے تحت جایا کریں۔ انصار اللہ اور لجنہ کو بھی میں نے کہا ہوا ہے کہ جایا کریں اور لوگوں کے دل بہلایا کریں۔

☆ اس کے بعد ایک واقفِ نَو نے سوال کیا کہ جس طرح ریجائنا میں مسجد محمود 100 فیصد رضا کارانہ طور پر بنائی گئی ہے کیا مستقبل میں بھی ایسی مساجد بنائی جائیں گی؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ ساری مسجد سو فیصد رضا کارانہ طور پر بنی ہے۔ بعض ایسے کام تھے جو پروفیشنلز کے کرنے والے تھے۔ اس لیے باہر سے بھی پیسے دے کر کام کروایا گیا۔ لیکن اس کا اکثر حصّہ رضا کاروں کے ذریعہ بنا ہے۔ آئندہ بھی جہاں چھوٹی مسجدیں بنی ہیں اور جہاں غریب جماعتیں ہیں وہاں لوگ دوسری جگہوں سے جا کر والنٹیئر کر سکتے ہیں۔ اب تو یہاں بہت سارے نئے ریفیوجیز اور immigrants آ گئے ہیں جن کے پاس جاب وغیرہ بھی نہیں ہے اور فی الحال ان کا گزارہ اس طرح ہی ہو رہا ہے۔ اگر وہ اپنا وقت دیں اور ان جگہوں پر جا کر کام کریں تو اچھی بات ہے۔ یہ تو یہاں کی لوکل انتظامیہ کا کام ہے کہ ایسے لوگ تلاش کریں۔ ایک روح پیدا کرنی چاہئے کہ سو فیصد تو نہیں لیکن جس حد تک رضا کارانہ کام ہو سکتا ہے وہ کیا جائے۔ دنیا میں اور جگہ بھی ہوتا ہے۔ یو کے

میں بھی ہوتا ہے، جرمنی میں بھی ہوتا ہے۔ اور ملکوں میں بھی لوگ والنٹیئر کرتے ہیں۔ اگر والنٹیئر کرلیں تو اچھا ہے سستی بن جائے گی۔ اب ریجائنا کی مسجد محمود کے بارہ میں ٹھیکیدار کہتے تھے کہ ساڑھے تین سے چار ملین تک خرچ ہوجانا تھا۔ جب کہ 1.6 ملین میں سارا کام ہوگیا ہے۔ صرف میٹریل خریدا ہے اور کچھ کاموں کے لئے پروفیشنلز کو پیسے دیئے۔ تو اس طرح قریباً 1/3 پیسے بچ گئے۔

☆ ایک خادم نے سوال کیا کہ حضور انور تبرک کے طور پر انگوٹھی یا کوئی اور چیز دیتے ہیں اس تبرک کی کیا حقیقت ہوتی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تو اپنے اپنے اعتقاد کی بات ہے۔ جن کو اعتقاد ہوتا ہے وہ لے لیتے ہیں اور جن کو اعتقاد نہیں ہے وہ نہ لیں۔ یہ کوئی ضروری اور لازمی چیز تو نہیں ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ تبرک ایک تعلق کا اظہار ہوتا ہے۔ مجھ سے کوئی تبرک مانگے تو کوشش کرتا ہوں کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انگوٹھی کے ساتھ لگا کر اسے تبرک کردوں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ بھی الہام ہوا ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ تو وہ برکت آپ علیہ السلام کی انگوٹھی میں بھی ہے۔ اس الہام کا ایک مطلب ظاہری طور پر بھی ہے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر عمل کیا جائے اور وہ برکات حاصل کی جائیں جو آپ علیہ السلام کی تعلیم میں ہیں۔ لیکن ظاہری طور پر بھی پورا کرنے کے لیے کیا جاسکتا ہے۔ اس لیے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض کپڑوں کے ٹکڑے ہیں یا اسی طرح دوسری چیزیں ہیں ان سے ظاہری طور پر بھی تبرک کیا جاتا ہے۔

☆ ایک خادم نے سوال کیا کہ وقف نو اور وقفِ زندگی میں کیا فرق ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلی بات تو یہ ہے کہ وقف نو جب اپنی تعلیم مکمل کرکے اپنے آپ کو پیش کردیتا ہے تو وہ وقفِ زندگی بن جاتا ہے۔ وقف کا مطلب ہے کہ دین کی خاطر اپنے آپ کو پیش کردینا۔ اور اس کے بعد اپنی کوئی مرضی نہیں رکھنی۔ اپنے آپ کو جماعت کے سپرد کردینا ہے۔ اور وقف نو وہ ہیں جن کو ماں باپ یا خاص طور پر مائیں پیدائش سے پہلے ہی وقف کردیتی ہیں۔ اور جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو پھر وہ بتاتی ہیں کہ ہمارا بچہ پیدا ہوگیا ہے اور وہ اس اسکیم میں شامل ہوجاتے ہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جاری کی تھی کہ مائیں پیدائش سے پہلے اپنے بچے پیش کریں۔ وقف نو اس تحریک کا نام رکھا گیا۔ اور جب کوئی واقف نَو بڑا ہوکر اپنی پڑھائی مکمل کرکے اپنے آپ کو پیش کردیتا ہے تو وقف زندگی بن جاتا ہے۔

دوسرے وقف زندگی وہ ہیں جن کو بچپن میں پیش نہیں کیا گیا لیکن بڑے ہوکر خود انہوں نے اپنے آپ کو وقف کیا اور جماعت کو پیش کردیا۔ جس طرح میں نے کیا یا اور بہت سے سارے لوگ کرتے ہیں۔ اُس وقت وقف نو کی تحریک تو نہیں تھی۔ لیکن میں نے جماعت کے لئے زندگی وقف کی تھی کہ جماعت جو چاہے مجھ سے کام لے لے۔ تو جب جماعت کا کام کرتے ہیں تو وقف زندگی ہوجاتے ہیں۔

☆ ایک واقفِ نَو نے سوال کیا کہ اللہ سب سے زیادہ معاف کرنے والا ہے۔ یہاں تک کہ ایک آدمی نے سو قتل کیے اس کو بھی اللہ نے معاف کردیا۔ اور قرآن کریم میں لکھا ہے کہ اگر کوئی ایک انسان کو قتل کرے تو گویا اس نے ساری انسانیت کو قتل کردیا۔ تو اگر اللہ تعالیٰ اس قدر معاف کرنے والا ہے تو پھر لوگ دوزخ میں کیونکر جائیں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی سے اندازہ کرلو کہ اللہ تعالیٰ اتنا معاف کرنے والا ہے لیکن اس کے باوجود لوگ دوزخ میں چلے جاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اتنے زیادہ حد سے بڑھے ہوئے ہوتے ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حصہ ہی نہیں ملتا۔ لیکن یہ بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر چیز پہ حاوی ہے۔ یعنی بہت وسیع ہے۔ ہر چیز پر پھیلی ہوئی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ ایک وقت آئے گا جب دوزخ بالکل خالی ہوجائے گی اور سارے جنت میں چلے جائیں گے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم پہلے گناہ کریں اور پھر ضرور دوزخ میں جائیں اور پھر جنت میں جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ نیکی کا راستہ ہے اور یہ برائی کا راستہ ہے۔ اگر نیکیاں کرتے رہوگے تو میری نعمت سے حصہ لیتے رہوگے۔ اور اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے کرنا ہے کہ کس نے جنت میں جانا ہے اور کس نے دوزخ میں جانا ہے۔ انسان اس کا فیصلہ نہیں کرسکتا۔ کہتے ہیں کہ دو شخص تھے اور ان میں سے ایک نمازیں نہیں پڑھتا تھا یا گناہ کرنے والا تھا اور صحیح طرح ایمان پر قائم نہیں تھا۔ دوسرا شخص اپنے آپ کو بڑا نمازی سمجھتا تھا۔ دونوں کی آپس میں گفتگو ہو رہی تھی۔ جو اپنے آپ کو بڑا نمازی سمجھتا تھا اس نے دوسرے سے کہا کہ تم تو ایسے ہو اور ویسے ہو۔ اس لئے تم دوزخ میں جاؤ گے اور میں بڑا نیک ہوں مَیں جنت میں جاؤں گا۔ اب یہ تو کسی کو نہیں پتہ کہ کس نے دوزخ میں جانا ہے کس نے جنت میں جانا ہے۔ کیونکہ یہ فیصلہ تو وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے کرنا ہے۔ خیر جب وہ دونوں فوت ہوگئے اور اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچے تو وہ شخص جو اپنے آپ کو نیک کہتا تھا اور دوسرے شخص کو کہتا تھا کہ تم دوزخ میں جاؤ گے اور تمہارے اندر فلاں فلاں برائیاں ہیں اس شخص کو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تم کون ہوتے ہو یہ فیصلہ کرنے والے کہ فلاں جنت میں جائے گا اور فلاں دوزخ میں؟ تمہیں اپنی نیکیوں پر زیادہ مان ہے اور تم سمجھتے ہو کہ میں بہت نیک آدمی ہوں تو اصل حقیقت یہ ہے کہ تمہارے اندر تکبر ہے۔ اور تکبر بہت بڑی برائی ہے۔ اس لئے اس گناہگار کو تو میں جنت میں ڈال رہا ہوں اور تمہیں میں جہنم میں ڈال رہا ہوں۔ اس لئے کوشش یہی ہونی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو راضی کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ اس کو کسی کی پرواہ نہیں ہے کہ کون دوزخ میں جاتا ہے کون جنت میں جاتا ہے۔ ہاں اس کی رحمت بہت وسیع ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو شخص اپنے آپ کو نیک سمجھتا تھا اس نے دوسرے کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی اور یہ فیصلہ کردیا کہ تم دوزخ میں جاؤ گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اُسے جنت میں ڈال دیا اور بظاہر نیک کام کرنے والا دوزخ میں۔ کیونکہ اس میں تکبر تھا۔ اس لئے کوشش یہی کرنی چاہئے کہ ہر وہ نیکی کی جائے جو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والی ہو اور جس میں عاجزی ہو۔ یہ فیصلہ مرنے کے بعد ہوگا کہ کون کہاں جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت بڑی وسیع ہے۔ تو اس وسیع رحمت کو تو کوئی چیلنج نہیں کرسکتا۔ تمہارا سوال یہ تھا کہ جب اللہ تعالیٰ کی رحمت اتنی وسیع ہے تو پھر لوگ دوزخ میں کیوں جاتے ہیں؟ تو اس کا جواب یہی ہے کہ لوگ جب گناہوں کی انتہا کردیتے ہیں تب دوزخ میں جاتے ہیں۔ لیکن یہ بھی اللہ کی رحمت ہی ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ دوزخ خالی ہوجائے گی۔ یہ حدیث میں آیا ہے ایک وقت آئے گا جب دوزخ خالی ہوجائے گی اور جنت بھر جائے گی۔

☆ ایک واقفِ نَو نے سوال کیا کہ کیا واقفین نَو کو پولیس میں جانے کی اجازت ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر تو ملک کو بہت زیادہ ضرورت ہے تو اجازت لے کر چلے جائیں۔ اگر واقفین نَو نے ایسی فیلڈ کی پڑھائی کی ہو تو میں اجازت دے دیا کرتا ہوں کہ چلے جاؤ۔ لیکن اگر وقف قائم رکھنا چاہتے ہو تو پھر اس عہد کے ساتھ جاؤ کہ جب بھی ہماری ضرورت ہوگی تو ہم پولیس یا

جس شعبہ میں بھی کام کر رہے ہوں گے وہاں سے استعفیٰ دے کر جماعت کی خدمت کے لیے آجائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دوسرا یہ کہ پولیس میں جا کر پولیس والے نہیں بن جانا یعنی ان کی طرح حرکتیں نہیں کرنے لگ جانا۔ اُن کے ماحول میں نہیں ڈھل جانا۔ بلکہ پولیس میں رہ کر بھی اپنی پانچوں نمازوں کی حفاظت کرنی ہے۔ پانچ نمازیں پوری طرح پڑھنی ہیں۔ قرآن کریم کی تلاوت کرنی ہے۔ اس کا پوری طرح ترجمہ سیکھنا ہے۔ دین کی کتابیں پڑھنی ہیں۔ اپنے دینی علم کو بڑھانا ہے۔ اور اپنے جمعے اور عیدیں سوائے اس کے کہ کسی غیر معمولی حالات میں ملکی مفاد کی خاطر ڈیوٹی لگادی جاتی ہے کبھی ضائع نہیں کرنیں۔ تو اگر یہ سب کر سکتے ہو تو پھر اجازت لے کر پولیس میں جاسکتے ہو۔ بغیر اجازت کے نہیں۔

☆ اس کے بعد ایک واقفِ نَو نے سوال کیا کہ لاہوری جماعت کس طرح علیحدہ ہوئی تھی؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد جو اس زمانہ کے بزرگ تھے جن میں مولوی محمد علی صاحب، خواجہ کمال الدین صاحب اور صدر الدین صاحب وغیرہ اور اس طرح کے بہت سارے لوگ شامل تھے ان لوگوں کا یہ نظریہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد ساری طاقت انجمن احمدیہ کے پاس آجانی چاہئے۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اس وقت حالات کو کنٹرول کیا اور انہیں سمجھایا کہ خلافت کا نظام ہی چلے گا۔ خیر اُن حالات میں تو ان لوگوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی بزرگی کی وجہ سے تسلیم کر لیا۔ غالب خیال یہی ہے۔ لیکن جب 1914ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا انتخاب ہوا۔ اس وقت دوبارہ اِن لوگوں نے کہا کہ انجمن خلافت کے اوپر حاوی ہے اور خلیفہ وقت انجمن کے ماتحت ہے۔ یہ اسی طرح ہے جیسے کسی ملک کی نیشنل عاملہ اٹھ کر کہہ دے کہ خلیفہ وقت ہمارے ماتحت ہے۔ سو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیت میں بڑا واضح لکھا ہوا ہے کہ میرے بعد خلافت کا نظام جاری ہوگا۔ ہر نبی کے بعد خلافت کا نظام جاری ہوتا ہے اور خلیفہ وقت خدا کی طرف سے مقرر کیا جاتا ہے۔ اور وہی نظام کو چلائے گا۔ اس پر وہ لوگ چھوڑ کر علیحدہ ہوگئے۔ مولوی محمد علی صاحب ان کے لیڈر تھے اور باقی سب ان کے ساتھ چلے گئے۔ اس زمانہ کے جتنے بڑے بڑے علماء تھے وہ چلے گئے اور انجمن کا خزانہ بھی ساتھ لے گئے۔ لیکن جو عام لوگ تھے انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی اور خلافت کا نظام جاری ہوگیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ قادیان میں رہے اور یہ لوگ علیحدہ ہو کر لاہور چلے گئے کہ ہم خلافت کو نہیں مانتے۔ انہوں نے وہاں جا کر انجمن احمدیہ قائم کر لی اور اپنا علیحدہ ایک گروہ بنالیا۔ اس کو لاہوری گروہ بھی کہتے ہیں۔ پیغامی بھی کہتے ہیں۔ تو اس طرح یہ لاہوری جماعت قائم ہوئی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لیکن آہستہ آہستہ جماعت احمدیہ خلافت کے تحت بڑھتی رہی اور اب بڑھتے بڑھتے دنیا میں کہیں سے کہیں پہنچ گئی ہے۔ اب جماعت احمدیہ کروڑوں میں ہے اور 209 ملکوں میں پھیل چکی ہے۔ اور دوسری طرف وہ لوگ آہستہ آہستہ ختم ہوتے جارہے ہیں حالانکہ وہ سارے امراء تھے۔ بلکہ بہت سارے لاہوریوں میں سے بھی ایسے ہیں جو بیعت کر کے اب جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔ ان کی کچھ تعداد فجی میں ہے اور اس طرح بعض دیگر ملکوں میں بھی ہیں لیکن چند ایک لوگ رہ گئے ہیں۔ پاکستان میں بھی بہت تھوڑے ہیں۔ جب میں فجی اور نیوزی لینڈ گیا تھا اس وقت بھی ان میں سے بہت ساروں نے بیعت کی تھی۔ کئی ایسے بھی تھے جن کے بیوی بچوں نے بیعت کر لی تھی لیکن خاوند نے نہیں کی۔ مگر خاوند بھی جماعت کے خلاف نہیں ہے۔ تو آہستہ آہستہ ان کی تعداد کم ہوتے ہوتے نہ ہونے کے برابر رہ گئی ہے۔ اور جماعت احمدیہ بڑھتی چلی جارہی ہے۔

☆ ایک واقفِ نَو لڑکے نے سوال کیا کہ واقفین نَو کا آرٹس میں تعلیم حاصل کرنا کیسا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہاں پڑھ لو۔ کوئی حرج نہیں۔ پہلے بتادو کہ میں یہ پڑھنا چاہتا ہوں۔

☆ ایک واقفِ نَو نے سوال کیا کہ جب میں کسی ٹیسٹ میں پاس ہونے کی دعا کرتا ہوں تو پاس ہو جاتا ہوں۔ اس طرح پتہ لگ جاتا ہے کہ دعا قبول ہوگئی ہے۔ نماز کے بعد کیسے پتہ چلتا ہے کہ دعا قبول ہوئی یا نہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر تو تمہاری دعا دل سے نکلی ہے اور تم نے رو، کے مانگی ہے اور دعا کرنے کے بعد سجدہ سے سر اٹھاتے ہی تمہاری تسلی ہوگئی ہے اور تمہیں لگا کہ ہاں میری آواز اللہ کو پہنچ گئی تو اس کا مطلب ہے کہ تمہاری دعا قبول ہوگئی ہے۔ ٹیسٹ وغیرہ کے علاوہ اور بھی دعائیں ہوتی ہیں جن کا اللہ کو پتہ ہوتا ہے کہ کونسی تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اگر دو options ہیں تو اللہ تعالیٰ کو پتہ ہے کہ تمہارے لئے کونسی آپشن بہتر ہے۔ دعا کے بعد دل کو تسلی ہوجاتی ہے اس کا نتیجہ بہتر ہی نکلے گا۔ اللہ تعالیٰ خود ہی اچھا نتیجہ نکال دیتا ہے۔ پھر دعا کے دوران ہی دل کی تسلی ہوجاتی ہے اور ایک ایسی حالت آجاتی ہے کہ آپ کو احساس ہوجاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دعا سن لی ہے یا کم از کم اللہ تعالیٰ تک بات پہنچ گئی ہے اور وہ سن لے گا۔

☆ اس کے بعد ایک واقفِ نَو خادم نے سوال کیا کہ جسٹن ٹروڈو (وزیر اعظم کینیڈا) کی حضور سے ملاقات ہوئی تھی۔ اس حوالہ سے کچھ خلاصہ بیان فرمادیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خلاصہ تو پہلے ہی خبروں میں آچکا ہے۔ اُس نے یہی کہا تھا کہ ہم ایک دوسرے کو پرانے جاننے والے ہیں اور جماعت احمدیہ بڑے اچھے کام کر رہی ہے۔ ملک کی بڑی خدمت کر رہی ہے اور ہم اسے سراہتے ہیں۔ اور میرے متعلق بھی اس نے ایک دو لفظ کہے تھے۔ میں نے اس کا شکریہ ادا کر دیا تھا۔ اور اس کے بعد یہ بھی کہ 2010ء میں لاہور میں ہمارے بہت سے لوگ شہید ہوئے تھے ان کی فیملیز کو یہاں بلایا ہے۔ اسی طرح سیرین ریفیوجیز آرہے ہیں۔ اس حوالہ سے میں نے ان کا شکریہ ادا کیا تھا۔ اس کے علاوہ کچھ جنرل باتیں ہوئی تھیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب نماز کا وقت ہوگیا ہے۔ اس لئے آخری سوال ہے۔

☆ اس کے بعد ایک واقفِ نَو خادم نے کہا کہ میرا سول انجینئرنگ میں آخری سمسٹر ہے۔ جماعت کو اس فیلڈ میں سب سے زیادہ مدد کس ملک میں چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تم پہلے اپنی تعلیم مکمل کر کے تجربہ حاصل کرو۔ کسی کمپنی میں کام کرو اور پھر وقف کرو۔ اس کے بعد جماعت نے فیصلہ کرنا ہے کہ تمہیں کہاں بھیجنا ہے۔ یہ فیصلہ آپ نے نہیں کرنا کہ کس ملک میں جانا ہے۔ جہاں بھی ضرورت ہوگی وہاں بھیج دیں گے۔ اس لئے پہلے تعلیم مکمل کر کے کم از کم دو سال تجربہ حاصل کریں اور پھر اپنے آپ کو پیش کریں۔ اگر تعلیم مکمل کرنے کے بعد اس فیلڈ میں جاب نہیں ملتی تو کوئی odd جاب نہیں کرنی بلکہ مجھے بتانا ہے۔ میں تمہیں پھر کسی اور جگہ بھجوا دوں گا۔

واقفِ نَو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

ساتھ یہ کلاس آٹھ بج کر بیس منٹ پر ختم ہوئی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کلاس میں شامل ہونے والے بچوں اور نوجوانوں کو قلم عطا فرمائے اور ہر ایک کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

تقریب آمین

اس کے بعد پروگرام کے مطابق آمین کی تقریب کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل چالیس بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

روحان احمد خان، اسماعیل جاوید ملک، ایان احمد، انیق رانا، امثال احمد، علیم احمد، ایان ملک، عقیل احمد رانا، کبیر اشرف باجوہ، سمیر گوندل، جلیس احمد احسن، سعید احمد سہیل، عزیر احمد مانگٹ، تاشف ممتاز، ہاشم جاوید

سائرہ عاطف، فائزہ اقبال، قانتہ خلود، سبیکہ احمد، سندس بھٹی، نائلہ خان، عدنان رئیس، ماہا ظہور ورک، ماہ رخ داود، زوہا نائلہ ملک، خدیجہ منصور، دانین رفعت سید، امۃ العلوم، روشا ماہل، امینہ احمد، سلمٰی علشباہ ورک، بارعہ احمد، عائشہ حنان رانا، عدیلہ ملک، زنیرہ احمد، مہ نور ورک، فاتحہ اعجاز، نشا منان، مدیحہ بشیر مرزا، عزیزہ عطیہ بھٹی۔

تقریب آمین اور دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

13 جون 2016ء بروز اتوار

حضور انور کی لندن کے لئے روانگی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کیلگری سے لندن روانگی کا وقت قریب آ رہا تھا۔ ہزاروں کی تعداد میں کیلگری اور گردونواح کی جماعتوں کے احباب وخواتین اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے مسجد کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔

چھ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے بیرونی احاطہ میں تشریف لے آئے اور کچھ عرصہ اپنے عشاق کے درمیان کھڑے رہے، ایک طرف بچیاں الوداعی نظمیں پڑھ رہی تھیں تو دوسری طرف مرد احباب نعرے بلند کر رہے تھے۔ ہر ایک کی نظریں حضور انور کے چہرہ مبارک پر مرکوز تھیں۔ ان انتہائی مبارک اور بے انتہا برکتوں کے حامل لمحات سے ہر چھوٹا بڑا اور مرد و عورت سیراب ہو رہا تھا۔ حضور انور اپنے عشاق کے درمیان رونق افروز تھے اور انتہائی قریب تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کینیڈا کا یہ چھٹا دورہ تھا اور آج یہ پہلا موقع تھا کہ ان الوداعی لمحات کی بھی کوریج کے لئے کینیڈا کا الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا مسجد پہنچا ہوا تھا۔ اس سے قبل پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ روانگی کے لمحات کو بھی میڈیا نے کوریج دی ہو۔

اس موقع پر TV چینل CTV News اور TV چینل Global News ریڈیو چینل News Talk 770، اخبار Calgary Herald اور اخبار Calgary Sun کے صحافی اور نمائندے موجود تھے۔ جو اس موقع پر کوریج کر رہے تھے۔

اب جدائی کے لمحات قریب آ رہے تھے۔ الوداعی نغمات اور فلک شگاف نعروں کی جگہ رقت آمیز مناظر نے لے لی تھی۔ چھ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور کیلگری کے انٹرنیشنل ایئر پورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی مسجد سے روانہ ہوئی تو ہزاروں ہاتھ فضا میں بلند ہوئے۔ ہر طرف سے السلام علیکم اور خدا حافظ، فی امان اللہ کی آوازیں آ رہی تھیں۔ سبھی کے چہرے اداس تھے اور آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

اس روح پرور ماحول میں حضور انور کی گاڑی مسجد کے احاطہ سے آہستہ آہستہ چلتی ہوئی مین روڈ پر آ گئی۔ مقامی پولیس کا ایک دستہ قافلہ کو Escort کر رہا تھا۔ چھ بج کر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئر پورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔

حضور انور کی ایئر پورٹ پر آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈ کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو پروٹوکول آفیسر نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سپیشل لاونج میں تشریف لے آئے۔

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر کینیڈا اور نائب امیر کینیڈا ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو الوداع کہنے کے لئے لاونج میں ساتھ آئے اور بعد ازاں جہاز کے دروازہ تک چھوڑنے آئے۔

سات بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔ برٹش ایئرویز کی پرواز BA0102 رات آٹھ بج کر بیس منٹ پر کیلگری (کینیڈا) سے ہیتھرو ایئر پورٹ لندن (یوکے) کے لئے روانہ ہوئی اور آٹھ گھنٹے پانچ منٹ کی مسلسل پرواز کے بعد اگلے روز 14 نومبر بروز سوموار برطانیہ کے مقامی وقت کے مطابق دوپہر گیارہ بج کر پچیس منٹ پر جہاز ہیتھرو ایئر پورٹ پر اترا۔ (برطانیہ کا وقت کیلگری سے سات گھنٹے آگے ہے)۔ جہاز کے دروازہ پر پروٹوکول آفیسر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سپیشل لاونج میں تشریف لے آئے۔ جہاں مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے، مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ یوکے، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب وکالت تبشیر اور مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت خاص نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ امیگریشن افسر نے اسی لاونج میں آ کر پاسپورٹ دیکھے۔

مسجد فضل لندن میں ورود مسعود

یہاں ایئر پورٹ سے قریباً بارہ بجے روانہ ہو کر پونے ایک بجے مسجد فضل لندن میں ورود مسعود ہوا۔ جہاں احباب جماعت مرد وخواتین کی ایک بہت بڑی تعداد نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے۔ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مربی انچارج یوکے نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ مسجد کے بیرونی احاطہ میں ایک طرف خواتین اور بچیاں کھڑی تھیں اور دوسری طرف مرد احباب تھے۔ باہر سڑک پر بھی لوگوں کا ایک بڑا ہجوم تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بج کر بیس منٹ پر مسجد فضل لندن میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اس طرح آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کینیڈا کا یہ تاریخی اور عظیم الشان اور غیر معمولی اہمیت اور دوررس نتائج کا حامل دورہ اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور برکتوں کو سمیٹتے ہوئے عظیم الشان کامیابیوں اور کامرانیوں کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں جن خوش نصیب افراد کو اس تاریخی اہمیت کے حامل سفر پر جانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

(باقی صفحہ 35)

جلسہ یومِ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چند تقریبات

جلسہ مسیح موعود علیہ السلام وان امارت

23 مارچ 2018ء کو وان امارت کا جلسہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد بیت الاسلام میں مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کی صدارت میں منعقد ہوا۔ امسال اس جلسہ کے تمام انتظامات مجلس انصاراللہ کے ذمہ لگائے گئے تھے، جو کہ مکرم شیخ بشارت احمد صاحب ، ناظم اعلیٰ انصاراللہ وان کی سرکردگی میں بڑے احسن رنگ میں سرانجام دیئے گئے۔ خداتعالیٰ کے فضل سے جلسہ کامیاب رہا اور حاضری گیارہ سو سے زائد تھی۔

نماز مغرب وعشاء کے بعد جلسہ کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ ان آیات کریمہ کے اردو اور انگریزی تراجم پیش کئے گئے۔

اس کے بعد مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے جلسہ یوم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اغراض ومقاصد اور اہمیت کا مختصراً ذکر کیا اور جلسہ کے پروگرام کا مختصر تعارف پیش فرمایا۔

مختصر تعارف کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پاکیزہ کلام مع انگریزی ترجمہ پیش کیا گیا۔

اس کے بعد مکرم مولانا امتیاز احمد سرا صاحب مشنری وان نے انگریزی میں ’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کس طرح خداتعالیٰ کی وحدانیت کو دوبارہ دنیا میں قائم فرمایا‘ کے موضوع پر مدلل تقریر کی اور اپنے مخصوص انداز میں اس موضوع پر سیر حاصل بحث فرمائی۔ آپ نے حضورؑ کی تحریرات اور واقعات سے ثابت فرمایا کہ دنیا جس زندہ خدا کو بھول چکی تھی۔ جب کہ خداتعالیٰ اول وآخر سے موجود ہے اور اُسی طرح سے بولتا ہے، جس طرح وہ پہلے بولتا تھا اور مانگنے والوں کی حاجتیں پوری کرتا اور دعاؤں کو سنتا ہے جس طرح پہلے سنتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہ صرف خود اپنے رب سے مکالمہ اور مخاطبہ حاصل کیا بلکہ اپنے پیروکاروں کو بھی مالکِ حقیقی سے زندہ اور سچا تعلق پیدا کرنے کے طریقے سکھائے۔

ان کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فارسی منظوم کلام مع اردو وانگریزی ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب، نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ”حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ختم نبوت“ کے موضوع پر نہایت علمی اور تحقیقی تقریر کی۔ آپ نے مختلف حوالہ جات، ماضی کے بزرگان کے اعتقادات اور نبی کریم ﷺ کی احادیث کی روشنی میں اس موضوع کی تہہ تک پہنچ کر اس موضوع کی حقیقت کو واضح کیا۔ آپ نے ثابت کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد سے ہی ختمِ نبوت کا اصلی مفہوم کھل کر سامنے آیا اور اس طرح سے حضرت رسولِ کریم ﷺ کی شان اور زیادہ بلند وبالا ہوئی۔

اس کے بعد مرکزی ہدایت کے مطابق دو مختلف ویڈیوز دکھائی گئیں۔ پہلی وڈیو کینیڈا میں نئی تعمیر ہونے والی مساجد کی تازہ ترین صورت حال سے احباب جماعت کو آگاہی اور تحریک مساجد فنڈ تھی۔ دوسری وڈیو ہیومینٹی فرسٹ کے بارہ میں تھی، جس میں ماضی قریب میں ہونے والے کاموں کی تفصیل پیش کی گئی۔ ہیومینٹی فرسٹ دنیا کے آفت زدہ علاقوں میں بڑا وسیع پیمانے پر اعلیٰ کام کررہی ہے۔ احباب کو چاہئے کہ فلاحی کاموں میں ہیومینٹی فرسٹ کی مالی معاونت کریں۔

اس کے بعد مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے اختتامی صدارتی خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جب مسجد بیت الاسلام کا افتتاح ہوا تو یہ مسجد بہت بڑی لگتی تھی اور سارے ٹورانٹو کی جماعتوں کے اکٹھے اجلاسات ہوا کرتے تھے اور اس کے باوجود مسجد حاضرین سے بھرتی نہیں تھی۔ آج اللہ کے فضل سے صرف وان امارت کا جلسہ ہے اور مسجد حاضرین سے کھچا کھچ بھری ہوئی ہے۔ صرف یہ نشان ہی حضرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کے لئے کافی ہے۔

اس کے بعد محترم ڈاکٹر صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور چند اعلانات ہوئے۔ اس طرح یہ جلسہ رات پونے دس بجے بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ اور آخر میں حاضرین کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ (رپورٹ: مکرم محمد زبیر منگلا صاحب)

جلسہ مسیح موعود علیہ السلام پیس ویلیج امارت

24 مارچ 2018 کو پیس ویلیج امارت کے زیر انتظام مسجد بیت الاسلام میں جلسہ مسیح موعود علیہ السلام منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم عبدالعزیز خلیفہ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔ کل حاضری 1250 تھی۔ جلسہ شام سوا پانچ بجے شروع ہوا۔ جلسہ کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ ان آیات کریمہ کے اردو اور تراجم پیش کئے گئے۔

اس کے بعد مکرم عبدالعزیز خلیفہ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے جلسہ یوم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اغراض ومقاصد اور ہماری ذمہ داری کے موضوع پر صدارتی افتتاحی خطاب فرمایا۔

افتتاحی خطاب کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پاکیزہ کلام مع انگریزی پیش کیا گیا۔

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دس شرائط بیعت مع انگریزی ترجمہ پیش کی گئیں۔

اس کے بعد مکرم صباحت راجپوت صاحب نے انگریزی میں تقریر کی جس کا عنوان تھا:

The Promised Massiah (as) The Grant Fortress of Security of the age

اس کے بعد مرکزی ہدایت کے مطابق حسب معمول دو مختلف ویڈیوز دکھائی گئیں جن کا تعلق تحریک مساجد فنڈ اور ہیومینٹی فرسٹ سے تھا۔

ان ویڈیوز کے بعد جلسہ کی مرکزی تقریر مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیس ویلیج نے کی تھی جس کا عنوان تھا:

Revolution brought by Promised Massiah (as)

مکرم مولانا صاحب موصوف کی عالمانہ تقریر کے بعد چند اعلانات ہوئے۔

مکرم عبدالعزیز خلیفہ صاحب نے چند صدارتی اختتامی کلمات ارشاد فرمائے اور اجتماعی دعا کروئی اور اس کے ساتھ یہ جلسہ شام رات بجے اختتام پذیر ہوا۔ آخر میں حاضرین کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ (رپورٹ :مکرم اسد سعید صاحب)

جلسہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، نیو مارکیٹ

23 مارچ 2018ء کو مکرم کامران احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ نیو مارکٹ نے اس جلسہ کی صدارت کی اور بطور مہمانِ خصوصی مکرم مولانا ذوالفقار علی صاحب مربی سلسلہ نے شرکت فرمائی۔

پروگرام کا آغاز ٹھیک پونے آٹھ بجے شام جلسہ کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ ان آیات کریمہ کے اردو اور انگریزی ترجمے پیش کئے گئے۔

اس کے بعد درِثمین سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پاکیزہ کلام مع اردو اور انگریزی ترجمے پیش کیا گیا۔

مکرم احمد ساہی صاحب نے ’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘ کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کے بعد مرکزی ہدایت کے مطابق حسب معمول دو مختلف ویڈیوز دکھائی گئیں جن کا تعلق تحریک مساجد فنڈ اور ہیومینٹی فرسٹ سے تھا۔

ان ویڈیوز کے بعد مکرم منیر الحق شاہد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کا ایک ایمان افروز واقعہ پڑھ کر سنایا۔ بعدہ انہوں نے اس واقعہ کا منظوم کلام بھی پیش کیا جو مکرم عبد اسلام اختر صاحب نے لکھا تھا۔ اس نظم کا انگریزی ترجمہ پیش کیا گیا۔

پروگرام کے مہمانِ خصوصی مکرم مولانا ذوالفقار علی صاحب مربی سلسلہ نے خوبصورت انداز میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد، دعویٰ میسیحیت کی سچائی اور آپؑ کی نیک سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد ضروری اعلانات کئے گئے۔ اور پروگرام کے آخر میں مکرم کامران احمد صاحب صدر جماعت نیو مارکیٹ نے مکرم مولانا صاحب موصوف اور احبابِ جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ مکرم مربی صاحب سلسلہ نے دعا کروائی۔ اور نمازِ مغرب اور عشاء ادا کی گئیں۔

نمازوں کے بعد حاضرین کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

پونے دس بجے جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ کل حاضری 98 تھی۔ الحمدللہ (رپورٹ: جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ نیو مارکیٹ)

جلسہ یوم مسیح موعودؑ وان امارت کی چند جھلکیاں

جلسہ یوم مسیح موعودؑ پیس ولیج کی چند جھلکیاں

جلسہ یوم مسیح موعودؑ نیو مارکیٹ کی چند جھلکیاں

رمضان شریف کے مبارک ایام میں مالی قربانیوں کی تحریک

مکرم خالد محمود نعیم صاحب، نیشنل سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کینیڈا

صدقۃ الفطر کی شرح میں تبدیلی

☆ فدیہ کی شرح چھ کینیڈین ڈالر فی روزہ مقرر ہے۔

☆ کینیڈا میں فطرانہ کی شرح چار ڈالر فی کس ہے۔

نوٹ: کم مقتدرت والے افراد نصف شرح سے بھی ادا کر سکتے ہیں۔

☆ اسی طرح ہر کمانے والے کو کم از کم دس ڈالر فی کس عید فنڈ ادا کرنا چاہئے۔ عید فنڈ بھی نماز عید سے قبل ادا کرنا چاہئے۔

یاد رہے کہ فدیہ، فطرانہ اور عید فنڈ وغیرہ کا مقصد کم وسائل والے احباب کو اشیائے خوردونوش اور اخراجات عید اور پارچات وغیرہ ضروریات کے لئے رقم کی فراہمی ہے۔

اس لئے فدیہ، فطرانہ اور عید فنڈ وغیرہ رمضان المبارک شروع ہوتے ہی ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تا کہ مستحق احباب تک جلد از جلد پہنچ سکے۔

زکوٰۃ

اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کیا کرو گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے زکوٰۃ دے۔''

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 15)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے زکوٰۃ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''ایک اہم چندہ ہے جس کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ ایک نصاب ہے اور معین شرح ہے۔ عموماً اس کی طرف کم توجہ دی جاتی ہے۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 24 اگست 2004ء)

حضور انور نے خطبہ جمعہ 31 مارچ 2006ء میں فرمایا:

یہ بنیادی حکم ہے۔ جن پر زکوٰۃ واجب ہے اُن کو ضرور ادا کرنی چاہئے اور اس میں بھی کافی گنجائش ہے۔ بعض لوگوں کی رقمیں کئی کئی سال بنکوں میں پڑی رہتی ہیں اور ایک سال کے بعد بھی اگر رقم جمع ہے تو اُس پر بھی زکوٰۃ دینی چاہئے۔ پھر عورتوں کے زیورات ہیں اُن پر زکوٰۃ دینی چاہئے۔ ... یہ ایک بنیادی حکم ہے اس پر بہرحال توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 21 اپریل 2006ء)

زکوٰۃ کا نصاب

زکوٰۃ ایسی جمع شدہ رقوم پر ہے جن پر ایک سال ہو جائے۔

موجودہ حالات میں زکوٰۃ کا نصاب کینیڈا کے لئے ساڑھے چار ہزار ڈالر $ 4,500 ہے۔ اگر اتنی رقم یا اتنی مالیت کے زیورات یا قیمتی دھاتیں کسی کے پاس ایک سال تک رہی ہوں تو ان کی مالیت پر اڑھائی فی صد (2.5%) زکوٰۃ واجب ہے۔ سونے، چاندی وغیرہ قیمتی دھاتوں اور زیورات جو عام استعمال میں نہ ہوں، پر زکوٰۃ کی ادائیگی ضروری ہے۔

احباب اور خاص طور پر بہنوں سے درخواست ہے کہ اگر اُن پر زکوٰۃ واجب ہے تو وہ رمضان المبارک میں اپنی زکوٰۃ ادا کر دیں۔

جماعت احمدیہ میں مالی نظام

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں حیرت انگیز مالی نظام قائم ہے اور ان مالی قربانیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے اموال اور نفوس میں روز بروز غیر معمولی برکتیں عطا فرما رہا ہے۔ الحمدللہ۔

لازمی چندہ جات کی ادائیگی

لازمی چندوں کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 28 مئی 2004ء میں فرمایا:

''یہ بھی یاد رکھو کہ جو تم خرچ کرتے ہو اور جتنا تم بجٹ لکھواتے ہو اور جتنی تمہاری آمدن ہے یہ سب اللہ خوب جانتا ہے۔ اس لئے اس سے معاملہ ہمیشہ صاف رکھو۔ نیکی کا ثواب اللہ تعالیٰ سے حاصل کرنے کے لئے اپنی تشخیص صحیح کرواؤ اور ادائیگیاں بھی صحیح رکھو تا کہ تمہاری حالت بہتر ہو اور تم نیکیوں میں ترقی کر سکو۔''

(خطبات مسرور۔ جلد 22 صفحہ 357)

چندہ عام یا وصیت اور چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندہ جات ہیں۔ ان چندہ جات کی بابرکت تحریک خود سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاری فرمائی ہے۔

چندہ جلسہ سالانہ

بعض دوست چندہ جلسہ سالانہ ہر ماہ باقاعدگی سے ادا نہیں کرتے۔ یاد رہے کہ یہ حصہ آمد یا چندہ عام ادا کرنے والوں کے لئے سالانہ آمد کا 1/120 حصہ یا ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ ہوتا ہے۔

مالی سال کا اختتام

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ ہمارا مالی سال 30 جون کو ختم ہو رہا ہے اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد لازمی چندہ جات سو فی صد ادا فرما کر اپنے فرض سے سبکدوش اور عنداللہ ماجور ہوں۔

رمضان المبارک میں انفاق فی سبیل اللہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے۔ اور رمضان میں تو آپ کی سخاوت پہلے سے بھی بڑھ جایا کرتی تھی۔ اور آپؐ تیز ہواؤں سے بھی زیادہ جود و سخا کیا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب بدء الوحی، حدیث نمبر 5)

بقیہ از مہمان نوازی ایک عظیم الشان خلق

جلسہ کی انتظامیہ کے ساتھ تعاون

جلسہ کی انتظامیہ کے ساتھ بھی بھر پور تعاون کریں۔ حالات کی وجہ سے اگر بعض دفعہ داخلی راستوں پر چیکنگ وغیرہ میں وقت لگ جائے تو وہاں بھی برداشت کریں۔ حوصلے اور صبر سے کام لیں اور بے شمار یہ جو کام کرنے والے کارکنان اور کارکنات ہیں، مرد اور عورتیں ہیں، بچے بچیاں ہیں ان سے بھر پور تعاون کریں۔ یہ نہ دیکھیں کہ کون کس عمر کا ہے۔ یہ دیکھیں کہ جو اس کے ذمہ کام دیا گیا ہے وہ اس کو سرانجام دینے کے لئے آپ کو کوئی باتیں کہہ رہا ہے جس پر آپ نے عمل کرنا ہے۔ ان کے لئے دعائیں بھی بہت کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحیح رنگ میں کام کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 23 ستمبر 2016ء، صفحہ 8)

کارکنوں کی عزتِ نفس کا خیال رکھنا چاہئے

مہمانوں کو، جلسے میں شامل ہونے والوں کو اس طرف بھی توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ مہمانوں کی خدمات کے لئے مردوں میں بھی اور عورتوں میں بھی جو کارکنان مقرر کئے گئے ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے بطور کارکن جنہوں نے جلسے کے دنوں میں اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ ان میں کالجوں سکولوں اور یونیورسٹیوں کے طلبا کی بھی ایسی تعداد ہے، اور بہت بڑی تعداد ایسوں کی بھی ہے جو اپنے کاروبار کرتے ہیں یا نوکریاں کرتے ہیں۔ بعض بڑے معزز عہدوں پر بھی ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کا جو جذبہ ہے اس نے ایک سکول کے طالب علم کو، ایک مزدور کو، ایک کاروبار کرنے والے اور ایک معزز اور دنیاوی لحاظ سے اچھی پوزیشن پر کام کرنے والے کو ایک ہی سطح پر کھڑا کر دیا۔ اس لئے وہ مہمان جو بعض دفعہ کارکنوں کے ساتھ غلط رویہ دکھا جاتے ہیں انہیں اپنے جذبات پر کنٹرول رکھنا چاہئے اور کارکنوں کی عزت نفس کا خیال رکھنا چاہئے۔ بے شک کارکنوں کو یہی تلقین کی جاتی ہے کہ انہوں نے ہر صورت میں صبر اور حوصلے سے کام لینا ہے لیکن بشری تقاضے کے تحت بعض حالات میں بعض کارکن سخت جواب بھی دے دیتے ہیں۔ پس مہمانوں کا بھی کام ہے کہ کارکنوں کی عزت اور احترام کریں اور کوئی ایسا رویہ نہ دکھائیں جس سے بدمزگی پیدا ہونے کا امکان ہو۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 02 ستمبر 2016ء، صفحہ 6-7)

اپنے کارڈ کی حفاظت

اپنے کارڈ کی حفاظت اور اس کا صحیح استعمال ہر ایک کا فرض ہے۔ یہ نہیں کہ کوئی واقف کار ہے اس کو اپنا کارڈ دے دیا۔ جس جس جگہ بیٹھنے اور جانے کے لئے اس کارڈ کی access ہے وہیں استعمال ہوسکتا ہے اور اسی شخص کے لئے استعمال ہوسکتا ہے۔ اس لئے اپنے کارڈ کسی بھی اپنے دوست یا واقف کار یا قریبی کو نہیں دینے۔ جو جس کا کارڈ ہے وہ استعمال کرے۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 19 ستمبر 2014ء، صفحہ 7)

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے آقا امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تمام ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جلسہ سالانہ کی جملہ برکات اور فیوض سے مالا مال فرمائے۔

بقیہ از جلسہ سالانہ بارانِ رحمتِ ایزدی

پھر فرماتے ہیں:

''اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔ اور کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اِس جلسہ میں حاضر ہونے کی فکر رکھیں۔''

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 351-353)

یہ آسمانی مائدہ، آسمانی نشان کے طور پر ہے اور اس میں صدقِ دل سے شمولیت یقیناً موجبِ تقویتِ ایمان ہوگی۔ یہ وہ موقع ہے کہ جس کے شاملین کے لئے خدا کے پیارے مسیح نے بے حد الحاح اور درد کے ساتھ بہت دعائیں کیں ہیں۔ اگر کوئی شخص ان دعاؤں کی قبولیت پر یقین کر سکے اور ان کی قدر جان سکے تو ممکن نہیں کہ کوئی ذاتی مصروفیات کا بہانہ کر کے اس میں شمولیت سے پیچھے رہے۔ کوئی ذرا غور تو کرے خلوص اور محبت میں ڈوبے ہوئے دعاؤں کے، ان الفاظ پر حضرت مسیح الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے رب کے حضور کس درد سے عرض کرتے ہیں:

''ہر ایک صاحب جو اس لِلّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو۔ اور اُن کو اجرِ عظیم بخشے اور اُن پر رحم کریاے اور اُن کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہم و غم دُور فرماوے اور اُن کو ہر تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور اُن کی مرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اٹھاوے جن پر اُس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتامِ سفر اُن کے بعد اُن کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطا !!! اور رحیم اور مشکل کشا !!! یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما۔ کہ ہر ایک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔''

(مجموعہ اشتہارات، جلد 1، صفحہ 340۔342)

اے دوستو پیارو ! خدا کے مسیح کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس روحانی جلسہ میں جو 6 تا 8 جولائی 2018ء کو ٹورانٹو کینیڈا میں منعقد ہوگا انشاء اللہ العزیز، شامل ہونے کی سعادت پانے کی غرض سے تیاری کرو۔ خدا آپ کا حامی و نصیر ہو۔ آمین

بقیہ از جلسہ سالانہ کے دن قریب آ گئے ہیں

- ☆ توکل علی اللہ
- ☆ بروقت شادی: دورِ حاضر کے مسائل کے مقابل پر ایک حصار
- ☆ اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
- ☆ خلافت: احمدی خواتین کے لئے مشعل راہ
- ☆ تعلق باللہ
- ☆ ایک احمدی خاتون کے لئے اکیسویں صدی کا جہاد
صحابیاتؓ کے ایمان افروز واقعات
- ☆ تقریبات سر ظفر اللہ خاں ایوارڈ، تعلیمی اسناد و ایوارڈز اور علم انعامی و اسناد غیرہ
- ☆ معزز مہمانوں کے خطابات

الغرض یہ تین دن تبلیغی، روحانی اور علمی ترقی کے انمول ایّام ہیں ان سے احباب جماعت کو بھر پور فائدہ اٹھانا چاہئے۔

نیز آپ سے درخواست ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لائیں اور اپنے ساتھ غیر از جماعت دوستوں کو بھی بکثرت لائیں کیونکہ یہ تبلیغ کا سب سے نادر موقع ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس جلسہ سالانہ کو غیر معمولی کامیابی اور برکت عطا فرماتے ہوئے جماعت کی وسعت اور ترقی کا ایک تازہ نشان بنا دے۔ اور یہ بہتوں کی رشد و ہدایت کا موجب ہو۔ اور اس جلسہ کو ہر جہت سے ان سب مقاصد کو پورا کرنے والا بنا دے جن کی خاطر اس جلسہ سالانہ کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاری فرمایا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیش بہا مقبول دعاؤں سے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کو بہرہ ور فرمائے۔ آمین۔

بقیہ از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا 2016ء

ان کے اسماء بغرض ریکارڈ درج ہیں:

1۔حضرت سیدہ امۃ السبوح صاحبہ مدظلہا العالی (حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)۔2۔مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری۔3۔مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال لندن۔ 4۔مکرم عابد وحید خان صاحب انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس لندن۔5۔مکرم سید محمد احمد ناصر صاحب نائب افسر حفاظت خاص لندن۔6۔مکرم ناصر احمد سعید صاحب (شعبہ حفاظت)۔7۔مکرم سخاوت علی باجوہ صاحب (شعبہ حفاظت)۔ 8۔مکرم محسن اعوان صاحب (شعبہ حفاظت)۔9۔مکرم منور احمد خان صاحب (شعبہ حفاظت)۔ 10۔خاکسار عبدالماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)۔علاوہ ازیں یوکے سے مکرم ناصر احمد امینی صاحب اور مکرم سجاد احمد ملک صاحب نے بھی قافلہ کے ساتھ شامل ہونے کی سعادت پائی۔ یوایس اے سے مکرم طارق ہارون ملک صاحب (سٹاف ممبر ریویو آف ریلیجنز) نے بھی کینیڈا قیام کے دوران قافلہ میں شمولیت کا شرف پایا۔امریکہ سے ڈاکٹر مکرم تنویر احمد صاحب اس دورہ کینیڈا کے دوران بطور ڈاکٹر ڈیوٹی پر قافلہ کے ساتھ رہے۔اللہ تعالیٰ یہ سعادت ان سب کے لئے مبارک فرمائے۔

اس کے علاوہ MTA انٹرنیشنل لندن (یوکے) کے درج ذیل ممبران نے اس دورہ کے دوران، خطبات جمعہ، تقاریر، مساجد کی افتتاحی تقاریب، ریسپشن کی تقاریب، پارلیمنٹ کی تقریب، حضورانور کے انٹرویوز اور پریس کانفرنسز اور دیگر جملہ پروگراموں کی ریکارڈنگ اور وہاں سے Live ٹرانسمیشن کے لئے اس دورہ میں شمولیت کی سعادت پائی۔مکرم منیر احمد عودہ صاحب، مکرم عدنان زاہد صاحب، مکرم سلمان عباسی صاحب اور مکرم عطاء الاول عباسی صاحب۔مکرم عامر سفیر صاحب ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز (یوکے) بھی اپنے رسالے کے لئے ایک پروگرام کے تحت اس سفر میں ساتھ رہے۔مکرم محمد طاہر ندیم صاحب مربی سلسلہ (عربک ڈیسک یوکے) بھی عربی زبان میں تراجم اور عرب احمدیوں کے مختلف پروگراموں کے لئے اس دورہ میں ساتھ رہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سبھی احباب نے بڑی مستعدی اور خوش اسلوبی کے ساتھ اپنے مفوضہ فرائض سرانجام دیئے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن ۔31/ مارچ 2017ء، صفحہ 20، 8-12، 07/اپریل 2017ء، صفحہ 20،9-11)

جلسہ سالانہ کے موقع پر عفو درگزر کا سلوک کریں

جماعت احمدیہ انگلستان کے جلسہ سالانہ کے افتتاحی خطاب کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25 جولائی 2003ء کو بمقام اسلام آباد، ٹلفورڈ میں خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:

”میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ وسیع پیمانے پر عارضی انتظام ہونے کی وجہ سے بعض انتظامی کمیاں رہ جائیں گی۔ایسی صورت میں کارکنوں سے، اپنے بھائیوں سے عفو و درگزر کا سلوک کریں۔کوئی کارکن بھی جان بوجھ کر اپنی ڈیوٹی میں کوتاہی نہیں کرتا۔سب بڑے جذبہ اور بڑے شوق سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت پر مستعد ہیں۔اللہ تعالیٰ کی خاطر جب آپ عفو و درگزر کا سلوک کریں گے تو یہ بھی آپ کی نیکیوں میں شمار ہوگا اور یقیناً جلسہ کی برکات میں سے یہ بھی ایک برکت کے حصول کا ذریعہ ہوگا۔یہ اللہ تعالیٰ کے طریق کے خلاف ہے کہ اگر کوئی خدا کی خاطر کام کرے اور وہ اس کا اجر نہ دے۔اللہ کرے کہ اس جلسہ میں پہلے سے بڑھ کر ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھیں۔اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر اس کا بے انتہا شکر کریں اور اس کے شکرگزار بندے بن جائیں کہ جب بندہ اس کے دینے والے کا شکر کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات بہت دینے والی ہے تو وہ پہلے سے بڑھ کر اپنے فضل نازل فرماتا ہے۔بادشاہوں کے خزانے تو خالی ہو سکتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے خزانے کبھی خالی نہیں ہوتے۔ہر شکر کرنے پر پہلے سے بڑھ کر وہ اپنے وعدوں کے مطابق اپنے بندے کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے حصہ دیتا چلا جاتا ہے۔شکرگزاری کا ایک یہ بھی طریقہ ہے کہ جس مقصد کے لئے آپ آئے ہیں، جلسہ سننے کے لئے، جلسہ کے پروگراموں میں بھرپور حصہ لیں، بھرپور شمولیت اختیار کریں، اس سے فائدہ اٹھائیں اور ان تین دنوں میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنی زندگی بسر کریں، اپنے وقت کو صرف کریں۔اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل، لندن۔19 ستمبر 2003ء)

جماعت احمدیہ کینیڈا کا بیالیسواں جلسہ سالانہ 2018ء

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ کینیڈا کا بیالیسواں بابرکت جلسہ سالانہ بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار مورخہ 6، 7، 8 جولائی 2018ء ایئر پورٹ کے قریب انٹرنیشنل سینٹر، ٹورانٹو میں منعقد ہو رہا ہے۔

یہ جلسہ روحانی، علمی، تربیتی اور تبلیغی لحاظ سے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔دراصل یہ جلسہ سالانہ اس مرکزی جلسہ سالانہ کی ایک شاخ ہے جو سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 1891ء میں جاری فرمایا تھا۔چنانچہ حضورؑ نے 7 دسمبر 1892ء کو ایک اشتہار شائع کیا جس میں جلسہ سالانہ کی عظمت کو یوں بیان فرمایا:

”اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔“

(مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 341)

اس جلسہ سالانہ میں نماز تہجد اور پانچوں نمازیں باجماعت ادا کی جاتی ہیں اور علماء سلسلہ کے نہایت علمی، تربیتی اور تبلیغی خطابات ہوتے ہیں اور سارا وقت دعاؤں، عبادات اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں بسر ہوتا ہے۔الغرض یہ تین دن تبلیغی روحانی اور علمی ترقی کے انمول ایام ہیں ان سے احباب جماعت کو بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ سالانہ کو ہر پہلو سے بہت ہی بابرکت کرے اور ہر جہت سے کامیاب و کامراں فرمائے اور یہ بہتوں کی رشد و ہدایت کا موجب ہو۔

نیز آپ سے یہ بھی درخواست ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لائیں اور اپنے ساتھ غیر از جماعت دوستوں کو بھی بکثرت لائیں۔یہ تبلیغ کا سب سے نادر موقع ہے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جلسہ سالانہ میں شرکت کی توفیق عطا فرمائے اور جلسہ کی روحانی برکات و فیوض سے مالامال فرمائے۔آمین۔

رضوان مسعود میاں

افسر جلسہ سالانہ

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ مکرم نذر حسین صاحب

16 اپریل 2018ء کو مکرم نذر حسین صاحب، وان جماعت 81 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ 20 اپریل 2018ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بعدہ نیشنل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔

آپ نیک صالح، ہمدرد خیر خواہ، صوم وصلوٰۃ کے پابند، قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے والے دعا گو بزرگ تھے۔ خلافت سے والہانہ محبت اور عقیدت تھی۔

آپ نے پسماندگان میں چار بیٹے مکرم محمد احمد یاسین صاحب جرمنی۔ مکرم طاہر محمود صاحب وان، مکرم عامر محمود صاحب پاکستان، مکرم ناصر محمود صاحب تھائی لینڈ اور تین بیٹیاں مریم صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم ارشد محمود چیمہ صاحب پیس ولیج، محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ جرمنی، آسیہ صدیقہ صاحبہ پاکستان یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

20 اپریل 2018ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مکرم نذر حسین صاحب کی نماز جنازہ حاضر کے ساتھ درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ

محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم محمد یوسف خاں صاحب مرحوم ریٹائرڈ ڈپٹی سیکرٹری منسٹری آف ٹورازم اسلام آباد، 19 مارچ 2018ء کو لندن یوکے میں 90 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

22 مارچ 2018ء نماز ظہر وعصر سے قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود ازراہِ شفقت لواحقین کو ملاقات کا شرف بخشا اور مسجد فضل لندن کے احاطہ میں نماز جنازہ کی امامت فرمائی۔ اُسی روز بعد دوپہر بروک ووڈ ووکنگ کے قبرستان میں مرحومہ کی تدفین عمل میں آئی۔ قبر کی تیاری کے بعد محترم چوہدری ناصر احمد صاحب نائب امیر یوکے نے اجتماعی دُعا کروائی۔

آپ انتہائی پاکباز، تقویٰ شعار، باوفا اور پرہیز گار خاتون تھیں، تمام عمر اسلام احمدیت اور خلافت سے دل وجان سے وابستہ رہیں اور اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ انہی راہوں پر چلنے کی تحریک کرتی رہیں۔ وفات سے دوروز قبل بھی حضور انور سے خواب میں ملاقات کی۔ قرآن کریم سے آپ کو والہانہ عشق تھا۔ بہت سے احمدی اور غیر احمدی بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت پائی۔ آپ کا محبت بھرا انداز اور مزاج کا دھیما پن سب کے دل کو موہ لیتا تھا۔ مہمان نوازی میں بے حد خوشی محسوس کرتیں شاید اسی وجہ سے لجنہ اماء اللہ اسلام آباد میں کئی سال تک سیکرٹری ضیافت کی خدمات ادا کرنے کی سعادت پائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریک پر یورپ میں مساجد کی تعمیر کے لئے کم آمدنی اور محدود وسائل کے باوجود مالی تحریکات میں شامل ہوتی رہیں۔ بعد میں جب اللہ تعالیٰ نے فراخی عطا کی تو اُن تمام مساجد میں جا کر شکرانے کے نوافل ادا کئے۔

آپ کے لواحقین میں دو بیٹیاں محترمہ شمیم ظفر صاحبہ آسٹن امریکہ، محترمہ ڈاکٹر فریدہ سمیع صاحبہ گلفورڈ یوکے، تین بیٹے مکرم اکرم یوسف صاحب ٹورانٹو محترم ڈاکٹر اسلم یوسف صاحب ملتان محترم عبدالرؤف یوسف مانچسٹر یوکے یادگار چھوڑے ہیں۔

مرحومہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کے نمائندہ خصوصی مکرم محمد اکرم یوسف صاحب کی والدہ اور محترمہ امل یوسف صاحبہ اسسٹنٹ ایڈیٹر احمدیہ گزٹ کینیڈا کی دادی تھیں۔ ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحومہ کے تمام اعزاو اقارب سے دلی تعزیت پیش کرتا ہے۔

☆ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ

4 اپریل 2018ء کو محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ لندن یوکے میں 86 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ مکرم فاروق اعجاز صاحب وڈبرج کی والدہ تھیں۔

☆ مکرم مولانا قریشی فیروز محی الدین صاحب

10 اپریل 2018ء کو مکرم مولانا قریشی فیروز محی الدین صاحب سویڈن میں 93 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ واقف زندگی تھے سنگاپور، غانا اور نائیجیریا میں مبلغ سلسلہ رہے۔ جماعت میں مختلف خدمات کی توفیق ملی اور جماعتی رسائل وجرائد میں علمی، ادبی اور تبلیغی امور کے متعلق مضامین شائع ہوتے رہے۔

آپ نے پسماندگان میں پانچ بیٹے مکرم قریشی فائز محی الدین صاحب ٹورانٹو، مکرم قریشی فائق محی الدین صاحب برامپٹن، مکرم قریشی حافظ محی الدین صاحب جرمنی، مکرم قریشی فاروق محی الدین صاحب بریمپٹن، مکرم قریشی ظفر محی الدین صاحب بریمپٹن، دو بیٹیاں محترمہ آمنہ فائزہ ناصر صاحبہ ٹورانٹو اور محترمہ آنسہ مسعود صاحبہ بریمپٹن یادگار چھوڑی ہیں۔

27 اپریل 2018ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا امتیاز احمد سرا صاحب مشنری وان نے درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم محمد عثمان چینی صاحب

13 اپریل 2018ء کو مکرم محمد عثمان چینی صاحب لندن یوکے میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الفتوح میں خطبہ جمعہ کے دوران آپ کے اخلاص، تقویٰ وطہارت اور طویل خدمات کا تفصیل سے ذکر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ علم وفضل کے زیور سے آراستہ وپیراستہ تھے۔ نہایت دعا گو بزرگ، صاحب رؤیا اور صاحب کشف تھے۔

☆ محترمہ آمنہ خاتون صاحبہ

یکم فروری 2018ء کو محترمہ آمنہ خاتون صاحبہ بنگلہ دیش میں 84 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ بیت الاسلام مشن ہاؤس کے شعبہ ڈاک کے مخلص رضا کار مکرم نظام الحق صاحب پیس ولیج کی خوش دامن اور محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ کی والدہ تھیں۔

☆ مکرم نعمت اللہ جتوئی صاحب

17 مارچ 2018ء کو مکرم نعمت اللہ جتوئی صاحب کراچی میں 92 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ جماعت کے مختلف عہدوں پر خدمات بجا لانے کی توفیق ملی۔ خلافت سے والہانہ عقیدت و محبت تھی۔ مثالی مالی قربانی پیش کرنے والے ہمدرد، خیر خواہ اور بہت غریب پرور تھے۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم عبدالمنان جتوئی صاحب واٹرلو Kitchner کے والد تھے۔

☆ مکرم عزیز الحق رامہ صاحب

29 مارچ 2018ء کو مکرم عزیز الحق رامہ صاحب، نائب امیر منڈی بہاوالدین میں 65 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

آپ مخلص احمدی تھے۔ مختلف عہدوں پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ دو بیٹے مکرم حمید منیر رامہ صاحب اور مکرم عابد منیر رامہ صاحب پاکستان یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم، محترمہ مدیحہ رامہ صاحبہ وان کے والد تھے۔

☆ مکرم حمید احمد صاحب

20 اپریل 2018ء کو مکرم حمید احمد صاحب جرمنی میں 78 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ مخلص احمدی، سادہ طبیعت اور دعا گو بزرگ تھے۔ خلافت سے والہانہ محبت اور عقیدت تھی۔

آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم، مکرم مبشر احمد صاحب کیلگری، محترمہ طیبہ طاہرہ صاحبہ وان، محترمہ عارفہ صدیقہ صاحبہ وان کے والد تھے۔

☆ محترمہ سر جہاں بیگم صاحبہ

23 اپریل 2018ء کو محترمہ سر جہاں بیگم صاحبہ بنگلہ دیش میں 65 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ بیت الاسلام مشن ہاؤس کے شعبہ ڈاک کے مخلص رضا کار مکرم نظام الحق صاحب پیس ویلج کی اہلیہ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ کی ہمشیرہ تھیں۔

ادارہ مکرم نظام الحق صاحب سے ان کی خوش دامن اور ان کی نسبتی ہمشیرہ کی وفات کے موقع پر ان کے تمام اعزا و اقارب سے دلی تعزیت پیش کرتا ہے۔

☆ مکرم منور احمد صاحب

24 اپریل 2018ء کو مکرم منور احمد صاحب واہ کینٹ میں 58 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ مخلص احمدی، صوم و صلوٰۃ کے پابند، بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم پڑھایا کرتے تھے۔ خلافت سے والہانہ محبت اور عقیدت تھی۔ مرحوم، مکرم شاہد احمد ملک صاحب پیس ویلج کے بہنوئی تھے۔

☆ محترمہ مسرت جہاں مرزا صاحبہ

24 فروری 2018ء کو محترمہ مسرت جہاں مرزا صاحبہ اہلیہ مکرم اقبال احمد مرزا صاحب، ڈرہم جماعت 72 سال کی عمر میں وفات پا گئی تھیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اور 28 فروری کو Pine Ridge Memorial Garden, 541Taunton Road, Ajax میں دفن ہوئیں۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کی مغفرت فرمائے۔ اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے اور ان کے تمام لواحقین کو صبر جمیل اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔

رمضان کی معنی

رمض سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے اور دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینہ میں آیا اس لئے رمضان کہلایا۔ میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ عرب کے لئے یہ خصوصیت نہیں ہو سکتی۔ روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق و شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہو جاتے ہیں۔

(ملفوظات۔ جلد اول، صفحہ 209-210)

یہ جلسہ ہمارا

مکرم پروفیسر مبارک احمد عابدؔ صاحب

جلو میں اپنے اُلوہی بشارتیں لے کر
مسیحِ وقت کی فرمودہ برکتیں لے کر
یہ فضلِ ایزدی لاکھوں ارادتیں لے کر
سجی یہ بزمِ تمنّا سعادتیں لے کر

کہ ہم میں ہر کوئی اس بزم کا ہے دیوانہ
اسی کو کہتے ہیں ہم لوگ جلسہ سالانہ

خدائے پاک کے حسبِ وعید یہ جلسہ
مسیحِ پاک کی زرّیں نوید یہ جلسہ
ہمارے سب کے لئے گویا عید یہ جلسہ
دلوں کو صدق و صفا دے مزید یہ جلسہ

ہمارے جذبۂ ایمان کو تازگی بخشے
دل و نظر کو نئی ایک روشنی بخشے

یہ کینیڈا تری خوش بختی کا نشاں بھی ہے
جو یہ بہارِ چمن جلوہ زن یہاں بھی ہے
کوئی بھی مہماں ہے یا کوئی میزباں بھی ہے
اما مِ وقت کا ان سب پہ سائباں بھی ہے

وہ یعنی اُس کی دعاؤں کا سرمدیں سایہ
بہَ فیض مولائے کُل ہر کسی نے ہے پایا

یہ ایک موسمِ گُل ہے وفا شعاروں کا
یہ مے کدہ مئے عرفاں کے بادہ خواروں کا
یہ ایک ابرِ کرم شب نمی پھواروں کا
یہ کہکشاں کوئی جُھرمٹ ہے چاند تاروں کا

یونہی ستاروں سے ہر دم یہ جگمگاتا رہے
ہماری بزمِ تمنّا کو یہ سجاتا رہے